(د) اس عبارت کا موزوں عنوان لکھیں۔
جواب: امرود قدرت کا انمول تحفہ۔

۱۱۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور آخر پر دی گئی ہدایت کے مطابق اپنی رائے تحریر کریں۔

اکبر ایک غریب کسان تھا۔ اس کے پاس کاشت کاری کے لیے تھوڑی سی زمین تھی جس میں وہ پرانے طریقوں سے فصلیں کاشت کرتا تھا۔ اسی وجہ سے اس کی گندم وغیرہ کی پیداوار بہت کم ہوتی تھی۔ اس کے گھر کا گزارا بڑی مشکل سے ہوتا تھا۔ گھر میں دال روٹی کا خرچ اٹھانا اور بچوں کی پڑھائی کے اخراجات برداشت کرنا اس کے لیے بہت بڑے مسئلے بن گئے تھے۔ وہ بہت پریشان تھا کہ اپنی آمدن کو کیسے بڑھائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر آپ اکبر کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟ اپنے عمل اور اس کی وجوہات کے بارے میں آٹھ جملے لکھیں۔

جواب: اگر میں اکبر کی جگہ ہوتا تو میں محکمہ زراعت کے دفتر جاتا اور ان سے فصلیں کاشت کرنے کے جدید طریقے اور جدید زرعی آلات کے بارے میں مشورہ لیتا۔ گھر آکر اپنے ہمسائے یا کسی قریبی دوست سے کچھ رقم ادھار لے کر محکمہ زراعت کے دفتر سے اعلیٰ نسل کے بیج اور جدید زرعی آلات خریدتا۔ پھر دل لگا کر محنت کرتا اور اپنی تھوڑی سی زمین پر جدید طریقوں سے فصلیں کاشت کرتا۔ اس سے میری گندم کی پیداوار میں بھی اضافہ ہوتا۔ پہلے جہاں میں ایک فصل کاشت کرتا تھا اب جدید طریقوں سے سال میں دو سے تین فصلیں کاشت کرتا۔ فصلوں کی پیداوار سے حاصل ہونے والی آمدنی سے تھوڑا تھوڑا کر کے اپنا قرضہ ادا کرتا اور اپنے گھر کا گزر اوقات بھی اچھے طریقے سے کرتا۔

۱۲۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیے اور نیچے دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

سیب ایک خوش ذائقہ اور خوش رنگ پھل ہے۔ اس کی بے شمار اقسام ہیں۔ سیب کو ایک کرشماتی پھل بھی کہا جاتا ہے۔ سیب کا جوس پینے اور دل کے امراض کے ساتھ ساتھ ڈینگی جیسے مرض میں بھی بہت مفید ہے۔ سیب کھانے سے معدے اور جگر کے امراض ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کے چھلکوں کو سکھا کر اس کا قہوہ تیار ہوتا ہے جو دماغ کے لیے بہت مفید ہے۔ اس کا مقابلہ کسی بھی قیمتی دوا کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ سوات کے ایک گاؤں میں ۱۱۸ اقسام کے سیب پیدا ہوتے ہیں۔ اسے دوسرے ممالک کو برآمد بھی کیا جاتا ہے اور زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔ اس کا ابتدائی ملک مشرقی ترکی ہے۔ سیب کا درخت عام طور پر دنیا میں سرد اور برفانی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان کے شمالی علاقوں مری اور سوات میں سیبوں کے باغات ہیں۔ تازہ سیب میں ۸۴ فی صد پانی ہوتا ہے۔ سیب میں فاسفورس تمام پھلوں اور سبزیوں سے زیادہ پایا جاتا ہے۔

(الف) سیب کا جوس کن امراض میں مفید ہے؟
جواب: سیب کا جوس پینے اور دل کے امراض کے ساتھ ساتھ ڈینگی جیسے مرض میں بھی مفید ہے۔
(ب) سیب کے چھلکے کیسے استعمال میں لائے جاتے ہیں اور ان کا کیا فائدہ ہے؟
جواب: سیب کے چھلکوں کو سکھا کر اس کا قہوہ تیار کیا جاتا ہے۔ جو دماغ کے لیے بہت مفید ہوتا ہے۔
(ج) سیب کا ابتدائی ملک کون سا ہے اور یہ کس قسم کے علاقوں میں پایا جاتا ہے؟
جواب: سیب کا ابتدائی ملک مشرقی ترکی ہے اور سیب کا درخت سرد اور برفانی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔
(د) اس عبارت کا موزوں عنوان لکھیں۔
جواب: سیب ایک کرشماتی پھل۔

۱۳۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور آخر پر دی گئی ہدایت کے مطابق اپنی رائے تحریر کریں۔

حسن کے باپ کے پاس ایک چھوٹی سی بس تھی جسے وہ اندرون شہر چلا کر... تھا۔ بس کی صفائی ستھرائی کے اخراجات اٹھانے اور کنڈیکٹر کی تنخواہ دینے کے بعد... پاس بہت کم رقم بچتی تھی۔ اسی وجہ سے اس کے گھر کا گزارا بڑی مشکل سے ہوتا تھا۔ حسن... تمام مسائل سے آگاہ تھا اور پریشان بھی تھا کہ وہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ اپنے باپ کا ہاتھ... کیسے بٹائے تاکہ رقم کی زیادہ سے زیادہ بچت ہو سکے اور گھر کی تنگ دستی ختم ہو۔۔۔۔۔۔

اگر آپ حسن کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟ اس کے بارے میں آٹھ جملے لکھیں۔

جواب: اگر میں حسن کی جگہ ہوتا تو میں پڑھائی کے ساتھ پارٹ ٹائم ملازمت کر لیتا... مجھے جو رقم ملتی اس سے میں اپنی اور اپنے بہن بھائیوں کی پڑھائی کے اخراجات پورے کرتا... طرح ابو پر بھی اخراجات کا بوجھ کم ہو جاتا۔ وہ مالی پریشانیوں سے آزاد ہو کر پوری توجہ سے... کرتے اور ہمارے لیے زیادہ فکر مند نہ ہوتے۔ اس طرح ہمارے گھر کی غربت اور تنگ دستی... جاتی۔ پڑھائی کے ساتھ ساتھ کام کرنے سے مجھے عملی زندگی کا تجربہ بھی مل جاتا۔ ... کرنے کے بعد مجھے ملازمت کے لیے زیادہ پریشانی نہ ہوتی۔ محنت کرنے میں کوئی... حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا کام خود کرتے تھے اور کسی پر بوجھ نہ... فرماتے تھے۔ حدیث میں بھی ہے کہ "محنت سے کمانے والا اللہ کا دوست ہے۔"

۱۴۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیے اور نیچے دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

دعا دراصل انسانی امنگوں کی وہ ترجمان ہے جسے انسان براہ راست اپنے رب... کے روبرو پیش کرتا ہے۔ دعا اللہ اور بندے کے درمیان ایک مخصوص تعلق ہے جس میں... اپنے معبود سے اپنے دل کا حال بیان کرتا ہے، اپنی مشکل کا اظہار کرتا ہے اور اپنے گناہوں... کی معافی طلب کرتا ہے۔ دعا بندے اور اس کے خالق کے درمیان رابطہ ہوتی ہے... کوئی مخصوص زبان اور الفاظ نہیں ہوتے، صرف مانگنے والے کے دل کی آواز ہوتی ہے... جب یقین سے کی جائے تو انسان کا قلب مطمئن ہو جاتا ہے۔ بندے کو ایک ایسی تسکین... حاصل ہوتی ہے جس کو لذت کا نام بھی دیا جا سکتا ہے۔ روح دعا اور جوہر دعا یہ ہے کہ... میں اخلاص ہو، حضوری قلب ہو اور بدن کی ایک ایک نس معبود مطلق کی طرف حب... ہیبت الٰہی سے لرز رہی ہو اور آنکھیں اشک بار ہوں۔ اس کیفیت میں ڈوب کر جو دعا... جائے وہ ضرور شرف قبولیت سے سرفراز ہو گی۔

(الف) دعا میں انسان جن باتوں کا اظہار کرتا ہے، ان میں سے دو کے بارے میں...
جواب: دعا میں بندہ اپنے معبود سے اپنے دل کا حال بیان کرتا ہے اور اپنی مشکل کا اظہار کرتا ہے۔
(ب) دعا کے لیے کون سی زبان استعمال ہوتی ہے؟
جواب: دعا کی کوئی مخصوص زبان اور الفاظ نہیں ہوتے، صرف مانگنے والے کے دل کی آواز ہوتی ہے۔
(ج) یقین سے دعا مانگنے کے کیا نتائج ہیں؟
جواب: جب دعا یقین سے مانگی جائے تو انسان کا قلب (دل) مطمئن ہو جاتا ہے۔ ایک ایسی تسکین حاصل ہوتی ہے جس کو لذت کا نام دیا جا سکتا ہے۔
(د) اس عبارت کا موزوں عنوان لکھیں۔
جواب: دعا مانگنے کے آداب اور اہمیت۔

☆☆☆

# عربی

## جماعت ہشتم

## فہرست


| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| اَلْجُزْءُ الْاَوَّلُ | | |
| اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ | اَلزَّوْجَةُ الْوَفِيَّةُ اَلسَّيِّدَةُ خَدِيْجَةُ رضی اللہ عنہا (وفادار بیوی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا) | 194 |
| اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ | اَلسَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ (ہجری سال) | 196 |
| اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ | عَدْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عدل) | 199 |
| اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ | اَلْمُعَلِّمُ الْمُجَاهِدُ (مجاہد استاد) | 201 |
| اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ | اَلتُّرَاثُ الْحَضَارِيُّ الْاِسْلَامِيُّ اسلامی تہذیب کا ورثہ | 204 |
| اَلدَّرْسُ السَّادِسُ | مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ (مسلمان علماء) | 207 |
| اَلدَّرْسُ السَّابِعُ | نَظْرَةُ الْاِسْلَامِ لِلْخُمُوْرِ وَالْمُخَدِّرَاتِ (شراب اور منشیات کے بارے میں اسلام کا نظریہ) | 209 |
| اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ | الأَنَاشِيْدُ وَطَنِيَّةٌ (قومی گیت) | 212 |
| اَلْجُزْءُ الثَّانِيْ | | |

| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ | سُوْرَةُ يُوْسُفَ | 214 |
| اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ | سُوْرَةُ يُوْسُفَ | 215 |
| اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ عَشَرَ | سُوْرَةُ يُوْسُفَ | 215 |
| اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ عَشَرَ | سُوْرَةُ يُوْسُفَ | 216 |
| اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ عَشَرَ | سُوْرَةُ يُوْسُفَ | 216 |
| اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ | سُوْرَةُ يُوْسُفَ | 217 |
| اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ عَشَرَ | سُوْرَةُ يُوْسُفَ | 217 |
| اَلدَّرْسُ السَّادِسُ عَشَرَ | سُوْرَةُ يُوْسُفَ | 218 |
| اَلدَّرْسُ السَّابِعُ عَشَرَ | سُوْرَةُ يُوْسُفَ | 218 |
| اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ عَشَرَ | سُوْرَةُ يُوْسُفَ | 219 |
| اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ عَشَرَ | سُوْرَةُ يُوْسُفَ | 220 |
| اَلدَّرْسُ الْعِشْرُوْنَ | سُوْرَةُ يُوْسُفَ | 220 |
| اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ | سُوْرَةُ يٰسٓ | 221 |
| اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالْعِشْرُوْنَ | سُوْرَةُ يٰسٓ | 221 |
| اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ | سُوْرَةُ يٰسٓ | 222 |
| اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ | سُوْرَةُ يٰسٓ | 222 |
| اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ | سُوْرَةُ يٰسٓ | 223 |
| اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ | سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ | 223 |
| اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ | سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ | 224 |
| اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ | سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ | 225 |
| اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ | سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ | 226 |
| اَلدَّرْسُ الثَّلَاثُوْنَ | سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ | 226 |

# عربی (جماعت ہشتم)

## اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ (پہلا سبق)

## اَلزَّوْجَةُ الْوَفِيَّةُ السَّيِّدَةُ خَدِيْجَةُ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

### وفادار بیوی سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اَلسَّيِّدَةُ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ هِيَ الزَّوْجَةُ الْاُوْلٰى لِلرَّسُوْلِ مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَكَانَتْ أَسَنَّ مِنْهُ بِخَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، عَاشَتْ فِي مَكَّةَ وَنَشَأَتْ فِي بَيْتِ شَرَفٍ وَغِنًى فَقَدْ كَانَتْ أَشْرَفَ نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَأَكْثَرَهُنَّ مَالًا.

(ہماری) سردار (حضرت) خدیجہ رضی اللہ عنہا (جو) خویلد کی بیٹی ہیں آپ رضی اللہ عنہا رسول حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پہلی بیوی ہیں اور وہ آپ ﷺ سے پندرہ سال زیادہ عمر کی تھیں۔ انہوں نے (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا) مکہ میں زندگی گزاری اور ایک معزز اور مالدار گھر میں پرورش پائی۔ آپ رضی اللہ عنہا قریش کی عورتوں سے زیادہ باعزت اور ان سے زیادہ مالدار (خاتون) تھیں۔

سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) فِيْ تِجَارَةٍ لَهَا إِلٰى بِلَادِ الشَّامِ وَكَانَ مَعَهُ فِيْ تِلْكَ الرِّحْلَةِ غُلَامُهَا مَيْسَرَةُ الَّذِيْ رَأٰى مِنْ أَمَانَتِهِ وَبَرَكَاتِهِ الشَّيْءَ الْكَثِيْرَ وَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) لَهَا بِرِبْحٍ وَفِيْرٍ فَأُعْجِبَتْ بِهِ وَبِمَا سَمِعَتْهُ مِنْ أَخْبَارِهِ وَأَمَانَتِهِ تَزَوَّجَهَا الرَّسُوْلُ (ﷺ) وَهُوَ فِي الْخَامِسَةِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ عُمُرِهِ وَكَانَتْ هِيَ فِي الْأَرْبَعِيْنَ مِنْ عُمُرِهَا.

رسول اللہ ﷺ نے ان (خدیجہ رضی اللہ عنہا) کے لیے تجارت کی غرض سے ملکِ شام کی طرف سفر کیا اور اس سفر میں ان کے ساتھ ان (خدیجہ رضی اللہ عنہا) کا غلام میسرہ بھی تھا جس نے آپ (ﷺ) کی امانت داری اور بہت زیادہ برکات کو دیکھا۔ اور اللہ کے رسول ﷺ ان کے لیے بہت سا منافع لے کر لوٹے۔ پس وہ آپ ﷺ سے اور آپ کے متعلق سنی باتوں سے اور آپ کی امانت داری سے حیران ہوئیں۔ رسول ﷺ نے ان (خدیجہ رضی اللہ عنہا) سے شادی کی جبکہ اس وقت آپ ﷺ کی عمر پچیس سال تھی اور وہ (خدیجہ رضی اللہ عنہا) اپنی عمر کے چالیسویں سال میں تھیں۔

وَقَبْلَ الْبِعْثَةِ كَانَ يَخْلُوْ مُحَمَّدٌ (ﷺ) بِغَارِ حِرَاءَ لِيَتَعَبَّدَ فِيْهِ اللَّيَالِيَ الْعَدِيْدَةَ وَيَنْقَطِعُ لِلْعِبَادَةِ فِي الْغَارِ حَتّٰى نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَرَجَعَ إِلٰى خَدِيْجَةَ مُرْتَجِفًا وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ.

نبوت سے پہلے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ غارِ حرا میں خلوت (تنہائی) میں رہتے تھے آپ ﷺ اس میں ان گنت (بے شمار) راتیں عبادت کرتے اور آپ ﷺ غار میں عبادت کے لیے (دنیا سے) کٹ جاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی پس آپ ﷺ کانپتے ہوئے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہیں (وحی کی) خبر سنائی۔

وَلَمَّا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِالدَّعْوَةِ إِلَيْهِ وَتَبْلِيْغِ الرِّسَالَةِ، كَانَتْ خَدِيْجَةُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِهِ وَشَارَكَتْهُ فِيْ كُلِّ مَا لَاقَاهُ مِنْ عَنَتٍ وَإِيْذَاءٍ وَهِيَ صَابِرَةٌ مُؤْمِنَةٌ وَعَاشَتْ مَعَهُ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ سَنَةً، مِنْهَا عَشْرُ سَنَوَاتٍ بَعْدَ الْبِعْثَةِ.

اور جب اللہ تعالیٰ نے ان کو (ایک اللہ کی طرف) دعوت دینے اور رسالت کا پیغام پہنچانے کا حکم دیا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلے ان پر ایمان لائیں اور آپ ﷺ کا ساتھ دیا ہر رنج والم اور مصیبت میں جو آپ ﷺ کو پیش آئی اور آپ رضی اللہ عنہا صبر کرنے والی مومن خاتون تھیں۔ وہ آپ ﷺ کے ساتھ پچیس سال رہیں، جس میں سے دس سال (اعلان) نبوت کے بعد کے ہیں۔

سُمِّيَ الْعَامُ الَّذِيْ مَاتَتْ فِيْهِ خَدِيْجَةُ وَمَاتَ فِيْهِ أَبُوْ طَالِبٍ عَمُّ الرَّسُوْلِ ﷺ "عَامَ الْحُزْنِ" وَعَاشَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَفِيًّا لَهَا وَحَافِظًا لِحُسْنِ عِشْرَتِهَا وَكَانَ يَقُوْلُ عَنْهَا: "آمَنَتْ بِيْ حِيْنَ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ وَصَدَّقَتْنِيْ حِيْنَ كَذَّبَنِيَ النَّاسُ وَوَاسَتْنِيْ بِمَالِهَا إِذْ حَرَمَنِي النَّاسُ، وَرَزَقَنِيَ اللّٰهُ مِنْهَا الْوَلَدَ".

جس سال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوطالب رسول ﷺ کے چچا فوت ہوئے اس (سال) کو "غم کا سال" کا نام دیا گیا، آپ ﷺ نے ان کے ساتھ وفا کی اور ان کی حفاظت کرتے ہوئے اچھا سلوک کرتے رہے۔ اور آپ ﷺ ان کے متعلق کہتے تھے: "وہ (خدیجہ رضی اللہ عنہا) مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب لوگوں نے میرا انکار کیا اور اس نے میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو انہوں (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا) نے اپنے مال سے میری غم خواری کی جب لوگوں نے مجھے محروم کردیا، اور اللہ نے مجھے ان سے اولاد دی۔"

وَلَمَّا سُئِلَ (ﷺ) عَنْهَا بَعْدَ وَفَاتِهَا قَالَ: "أَبْصَرْتُهَا عَلٰى نَهْرٍ مِنَ الْجَنَّةِ فِيْ بَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ" رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَجَزَاهَا عَنِ الْمُؤْمِنَاتِ الصَّابِرَاتِ خَيْرَ الْجَزَاءِ.

اور جب حضور ﷺ سے ان کی وفات کے بعد ان کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے انہیں جنت کی نہر کے کنارے دیکھا ایک بانس کے (بنے ہوئے) گھر میں جس میں نہ کوئی شوروغل تھا اور نہ کوئی تکلیف۔" اللہ ان سے راضی ہو اور ایمان والیوں (اور) صبر کرنے والیوں کے ساتھ ان کو بہتر جزا دے۔

## اَلْكَلِمَاتُ الْجَدِيْدَةُ (جدید/نئے الفاظ)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| أَسَنُّ | زیادہ عمر والا | وَفِيْرٌ | بہت زیادہ |
| يَخْلُوْ | تنہائی میں ہوتا ہے | عَنَتٌ | رنج والم |
| صَخَبٌ | شوروغل | نَصَبٌ | بیماری، تکلیف |
| لَاقٰى | اس نے ملاقات کی | | |

## اَلتَّرَاكِيْبُ الْجَدِيْدَةُ (جدید تراکیب)

۱. سَافَرَ فِيْ تِجَارَةٍ لَهَا.
آپ ﷺ نے ان کے لیے تجارت کے سلسلے میں سفر کیا۔

۲. نَشَأَتْ فِيْ بَيْتِ شَرَفٍ وَغِنًى.
آپ نے عزت اور دولت والے گھرانے میں پرورش پائی۔

۳. يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءَ.
آپ ﷺ غارِ حرا میں تنہائی اختیار کرتے۔

۴. صَدَّقَتْنِيْ حِيْنَ كَذَّبَنِيَ النَّاسُ.
انہوں (خدیجہ رضی اللہ عنہا) نے میری اس وقت تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا۔

۵. لَا صَخَبَ فِيْهَا وَلَا نَصَبَ.
نہ تو اس میں شوروغل ہے اور نہ ہی رنج و تکلیف ہے۔



## اَلتَّدْرِيْبَاتُ (مشقیں)

## اَلتَّدْرِيْبُ الْاَوَّلُ (پہلی مشق)

☆ أَجِبْ عَمَّا يَأْتِيْ (درج ذیل کے جواب دیں)

س۱: مَتٰى تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) اَلسَّيِّدَةَ خَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا؟
(رسول اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کب شادی کی؟)

ج: تَزَوَّجَ الرَّسُوْلُ (ﷺ) اَلسَّيِّدَةَ خَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا وَهُوَ فِي الْخَامِسَةِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ عُمُرِهِ.
(رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو آپ ﷺ پچیس سال کی عمر کے تھے۔)

س۲: مَتٰى تَعَرَّفَتِ السَّيِّدَةُ خَدِيْجَةُ رضی اللہ عنہا عَلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟
(حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو کب پہچانا؟)

ج: تَعَرَّفَتْ هِيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ﷺ) حِيْنَ سَافَرَ فِيْ تِجَارَةٍ لَهَا إِلٰى بِلَادِ الشَّامِ.
(آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو اس وقت پہچانا جب آپ ﷺ نے ملک شام کی طرف ان کے لیے تجارت کے سلسلے میں سفر کیا)

س۳: كَمْ سَنَةً عَاشَتْ خَدِيْجَةُ رضی اللہ عنہا مَعَ النَّبِيِّ (ﷺ)؟
(نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کتنے سال زندگی گزاری؟)

ج: عَاشَ النَّبِيُّ (ﷺ) مَعَ السَّيِّدَةِ خَدِيْجَةَ (رضی اللہ عنہا) خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ سَنَةً.
(نبی ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ پچیس سال زندگی گزاری۔)

س۴: مَا هُوَ عَامُ الْحُزْنِ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ (ﷺ)
(نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں عام الحزن کیا تھا؟)

ج: عَامُ الْحُزْنِ هُوَ عَامٌ مَاتَتْ فِيْهِ خَدِيْجَةُ رضی اللہ عنہا وَمَاتَ فِيْهِ أَبُوْ طَالِبٍ.
عام الحزن (غم کا سال) وہ ہے جس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور اسی سال میں (آپ ﷺ کے چچا) حضرت ابوطالب فوت ہوئے۔

س۵: مَا صِفَاتُ الْوَفَاءِ الَّتِيْ وَصَفَ بِهَا النَّبِيُّ السَّيِّدَةَ خَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا؟
(حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفاداری کی وہ صفات کیا ہیں جن کو نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا)

ج: وَصَفَ النَّبِيُّ السَّيِّدَةَ خَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ
أٰمَنَتْ بِيْ حِيْنَ كَفَرَ النَّاسُ وَصَدَّقَتْنِيْ حِيْنَ كَذَّبَنِيَ النَّاسُ وَوَاسَتْنِيْ بِمَالِهَا إِذْ حَرَمَنِيَ النَّاسُ وَرَزَقَنِيَ اللّٰهُ مِنْهَا الْوَلَدَ
(نبی ﷺ) نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ان صفات کو بیان فرمایا:
"وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگوں نے میرا انکار کیا اور انھوں نے اس وقت میری تصدیق کی، جب لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا اور انھوں نے اپنے مال سے میری دل جوئی کی جب لوگوں نے مجھے محروم کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے اولاد عطا کی۔")

## اَلْمُرَكَّبُ الْعَدَدِيُّ (مرکب عددی یعنی عدد اور معدود)

۱: عَاشَتْ خَدِيْجَةُ رضی اللہ عنہا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ سَنَةً.
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پچیس (25) سال رہیں۔

۲: حَصَلَتِ الطَّالِبَةُ عَلٰى إِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ دَرَجَةً مِنَ الْمِائَةِ.
طالبہ نے 100 میں سے اکہتر (71) نمبر حاصل کیے۔

۳: فِي الْقَصِيْدَةِ سَبْعَةٌ وَخَمْسُوْنَ بَيْتًا.
قصیدے میں ستاون (57) اشعار ہیں۔

۴: فِي الْجَامِعَةِ مِائَةُ طَالِبَةٍ وَأَلْفُ طَالِبٍ.
یونیورسٹی میں سو (100) طالبات اور ہزار (1000) طالب علم ہیں۔

## اَلْقَاعِدَةُ (قاعدہ)

☆ اَلْعُقُوْدُ مُلْحَقَةٌ بِجَمْعِ الْمُذَكَّرِ السَّالِمِ مَاعَدَا عَشْرًا وَتُعْرَبُ إِعْرَابَهُ
(دس کے سوا تمام دہائیاں جمع مذکر سالم کے ساتھ ملحق ہوتی ہیں اور ان کے اعراب جمع مذکر سالم والے ہی ہوتے ہیں)

☆ اَلْمَعْدُوْدُ فِي الْمُرَكَّبِ الْعَدَدِيِّ مِنْ أَحَدَ عَشَرَ إِلٰى تِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ يَكُوْنُ مُفْرَدًا مَنْصُوْبًا.
(11 سے 99 تک مرکب عددی کا معدود واحد اور منصوب (زبر والا) ہوتا ہے۔)

☆ اَلْمِائَةُ تُسْتَخْدَمُ مُؤَنَّثًا وَالْأَلْفُ يُسْتَخْدَمُ مُذَكَّرًا.
سو (100) کو مؤنث استعمال کیا جاتا ہے اور ہزار (1000) کو مذکر

☆ اَلْمَعْدُوْدُ لِلْمِائَةِ وَالْأَلْفِ يَكُوْنُ مُفْرَدًا مَجْرُوْرًا.
سو (100) اور ہزار (1000) کا معدود مفرد اور مجرور (آخری حرف کے نیچے زیر) ہوتا ہے۔

## اَلتَّدْرِيْبُ الثَّانِيْ (دوسری مشق)

☆ اِمْلَأِ الْفَرَاغَ بِوَضْعِ الْعَدَدِ الْمُنَاسِبِ مِمَّا بَيْنَ الْقَوْسَيْنِ فِيْمَا يَلِيْ:
(قوسین میں دیے گئے اعداد کو خالی جگہوں میں مناسب طریقے سے استعمال کریں)

۱: فِي الْمَوْقِفِ ...... سَيَّارَةً. (خَمْسٌ. مِائَةٌ. ثَمَانٍ وَعِشْرُوْنَ)
۲: فِي السَّيَّارَةِ ...... مُسَافِرًا. (سِتَّةٌ وَثَلٰثُوْنَ. تِسْعَةٌ. أَلْفٌ)
۳: اِشْتَرَيْتُ الْحَقِيْبَةَ بِ ...... رُوْبِيَّةً. (سَبْعٌ. مِائَةٌ. خَمْسِيْنَ)
۴: فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ ...... دَقِيْقَةً. (سِتِّيْنَ. سِتُّوْنَ. مِائَةٌ)
۵: ثَمَنُ الْكُرْسِيِّ ...... رُوْبِيَّةً. (تِسْعٌ. ثَمَانُوْنَ. أَلْفٌ)

جوابات: ۱: ثَمَانٍ وَعِشْرُوْنَ ۲: سِتَّةٌ وَثَلٰثُوْنَ ۳: بِخَمْسِيْنَ ۴: سِتُّوْنَ ۵: ثَمَانُوْنَ

## اَلتَّدْرِيْبُ الثَّالِثُ (تیسری مشق)

☆ أَجِبْ عَنِ الْأَسْئِلَةِ مُسْتَعْمِلًا الْعَدَدَ الْمَكْتُوْبَ أَمَامَ كُلٍّ مِنْهَا بِالْحُرُوْفِ.
(لکھے گئے عدد کو حروف میں استعمال کرکے سوالات کے جوابات دیں)

س۱: كَمْ كَانَ عُمُرُ مُحَمَّدٍ (رسول اللہ ﷺ) عِنْدَ مَا تَزَوَّجَ خَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا؟ (۲۵)
حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی عمر کتنی تھی جب انھوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی؟

ج: كَانَ فِي الْخَامِسَةِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ عُمُرِهِ عِنْدَ مَا تَزَوَّجَ السَّيِّدَةَ خَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا)
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے وقت آپ ﷺ کی عمر پچیس سال تھی۔

س۲: كَمْ فَصْلًا فِي الْمَعْهَدِ لِلْمُسْتَوَى الْاِبْتِدَائِيِّ؟ (۵)
ادارے میں پرائمری لیول کی کتنی کلاسیں ہیں؟

ج: فِي الْمَعْهَدِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ لِلْمُسْتَوَى الْاِبْتِدَائِيِّ.
ادارے میں پرائمری لیول کی پانچ کلاسیں ہیں۔

س ۳: كَمْ حُجْرَةً فِي الْمَعْهَدِ؟ (۱۴)
ادارے میں کتنے کمرے ہیں؟
ج: فِي الْمَعْهَدِ أَرْبَعَ عَشَرَةَ حُجْرَةً. ادارے میں چودہ کمرے ہیں۔
س ۴: كَمْ أُسْتَاذًا جَدِيْدًا فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (۲)
سکول میں نئے استاد کتنے ہیں؟
ج: أُسْتَاذَانِ جَدِيْدَانِ. سکول میں دو نئے اُستاد ہیں۔
س ۵: مِنْ كَمْ طَالِبٍ يَتَكَوَّنُ الْمُسْتَوَى الدِّرَاسِيُّ الْوَاحِدُ؟ (۱۰۰)
ایک تعلیمی سیشن میں کتنے طلبہ ہوتے ہیں؟
ج: يَتَكَوَّنُ الْمُسْتَوَى الدِّرَاسِيُّ الْوَاحِدُ مِنْ مِائَةِ طَالِبٍ.
ایک تعلیمی سیشن میں 100 طالب علم ہوتے ہیں۔
س ۶: كَمْ طَالِبًا فِي الْجَامِعَةِ؟ (۱۰۰۰)
یونیورسٹی میں کتنے طلبہ ہیں؟
ج: فِي الْجَامِعَةِ أَلْفُ طَالِبٍ.
یونیورسٹی میں ایک ہزار (1000) طالب علم ہیں۔

## اَلتَّدْرِيْبُ الرَّابِعُ (چوتھی مشق)

☆ ضَعِ التَّمْيِيْزَ الْمُنَاسِبَ مَكَانَ النُّقَطِ فِيْمَا يَأْتِيْ:
حسب ذیل نقطوں کی جگہ مناسب تمیز لکھیں:

۱: لِعُمَرَ خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ كِتَابًا عمر کے لیے پچیس کتابیں ہیں۔
۲: عِنْدَ عَمْرٍو تِسْعَ عَشَرَةَ رُوْبِيَّةً عمرو کے پاس انیس روپے ہیں۔
۳: حَلَلْتُ مِائَةَ سُؤَالٍ میں نے سو (100) سوالات حل کیے۔
۴: فِي الْفَصْلِ إِحْدَى وَعِشْرُوْنَ طَالِبَةً
کلاس میں اکیس (۲۱) طالبات ہیں۔
۵: نَجَحَ فِي الْاِمْتِحَانِ اِثْنَانِ وَخَمْسُوْنَ طَالِبًا
امتحان میں باون (52) طلبہ نے کامیابی حاصل کی۔
۶: قَرَأْتُ مِنَ الْكِتَابِ أَلْفَ وَرَقٍ
میں نے کتاب سے ایک ہزار (1000) ورق پڑھے۔

## اَلتَّدْرِيْبُ الْخَامِسُ (پانچویں مشق)

تَعْبِيْرٌ تَحْرِيْرِيٌّ (تحریری مضمون)
اَلسَّيِّدَةُ خَدِيْجَةُ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا)
● غَنِيَّةٌ ● مُؤْمِنَةٌ ● صَابِرَةٌ ● وَفِيَّةٌ
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں مال دار، ایمان لانے والی، صبر کرنے والی، وفادار۔
اُكْتُبْ عَشَرَةَ أَسْطُرٍ عَنِ السَّيِّدَةِ خَدِيْجَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهَا) وَصِفَاتِهَا الَّتِيْ أَمَامَكَ.
سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی صفات پر دس سطریں لکھیں۔

جواب: ۱: كَانَتِ السَّيِّدَةُ خَدِيْجَةُ رضی اللہ عنہا اَلزَّوْجَةَ الْأُوْلٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ خاتم النبیین ﷺ كَانَتْ اِمْرَأَةً غَنِيَّةً فَهِيَ أَشْرَفُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ.
۲: كَانَتْ أَسَنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ خاتم النبیین ﷺ بِخَمْسِ عَشَرَةَ سَنَةً.
۳: كَانَتِ الزَّوْجَةَ الْوَفِيَّةَ.
۴: رَزَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ خاتم النبیین ﷺ مِنْهَا الْوَلَدَ.
۵: كَانَتْ هِيَ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ خاتم النبیین ﷺ.
۶: كَانَتْ صَابِرَةً فَشَارَكَتْ فِيْ كُلِّ مَالَاقَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ خاتم النبیین ﷺ مِنْ عَنَتٍ وَّ إِيْذَاءٍ.
۷: بَذَلَتِ السَّيِّدَةُ خَدِيْجَةُ رضی اللہ عنہا بِمَا لَهَا لِلْإِسْلَامِ.
۸: كَانَتْ عَاشَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ خاتم النبیین ﷺ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ سَنَةً
۹: سَمّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ خاتم النبیین ﷺ اَلْعَامَ الَّذِيْ مَاتَتْ فِيْهِ خَدِيْجَةُ رضی اللہ عنہا "عَامَ الْحُزْنِ".
۱۰: رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَجَزَاهَا عَنِ الْمُؤْمِنَاتِ الصَّابِرَاتِ خَيْرَ الْجَزَاءِ

## اَلتَّدْرِيْبُ السَّادِسُ (چھٹی مشق)

☆ تَرْجِمْ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ: عربی میں ترجمہ کرو:

1- سیدہ خدیجہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مکہ کے ایک شریف اور مالدار گھرانے کی خاتون تھیں۔
كَانَتِ السَّيِّدَةُ خَدِيْجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنْ بَيْتِ شَرَفٍ وَغِنًى بِمَكَّةَ.
2- رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سیدہ خدیجہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا کا مال لے کر تجارت کے لیے شام گئے۔
سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ خاتم النبیین ﷺ بِمَالِ تِجَارَةِ السَّيِّدَةِ خَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا إِلٰى بِلَادِ الشَّامِ.
3- حضرت خدیجہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نے چالیس سال کی عمر میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے شادی کی۔
تَزَوَّجَتِ السَّيِّدَةُ خَدِيْجَةُ رضی اللہ عنہا الرَّسُوْلَ خاتم النبیین ﷺ فِي الْأَرْبَعِيْنَ مِنْ عُمُرِهَا.
4- سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لائیں۔
آمَنَتِ السَّيِّدَةُ خَدِيْجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ خاتم النبیین ﷺ أَوَّلًا
5- سکول کی سو طالبات نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مضمون لکھا۔
كَتَبَتْ مِائَةُ طَالِبَةٍ مِنَ الْمَدْرَسَةِ مَوْضُوْعًا عَنِ السَّيِّدَةِ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

## اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ (دوسرا سبق)

# اَلسَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ (ہجری سال)

سَعِيْدٌ (لِصَدِيْقِهِ عَلِيٍّ): هَلْ تَعْرِفُ أَيَّامَ الْأُسْبُوْعِ؟
سعید (اپنے دوست علی سے پوچھتے ہوئے): کیا تم ہفتہ کے دنوں (کے نام) جانتے ہو؟
عَلِيٌّ: نَعَمْ: لَقَدْ تَعَلَّمْتُهَا مِنَ التَّقْوِيْمِ وَهِيَ سَبْعَةُ أَيَّامٍ.
علی: (جی ہاں، پس میں نے ان کو کیلنڈر (کی مدد) سے سیکھا اور وہ سات دن (ہوتے) ہیں۔
سَعِيْدٌ: مَاهُوَ أَوَّلُ أَيَّامِ الْأُسْبُوْعِ؟
سعید: ہفتے کا پہلا دن کون سا ہوتا ہے؟
عَلِيٌّ: أَوَّلُ أَيَّامِ الْأُسْبُوْعِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَبَقِيَّةُ الْأَيَّامِ هِيَ: يَوْمُ السَّبْتِ وَيَوْمُ الْأَحَدِ وَيَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمُ الثُّلَاثَاءِ وَ يَوْمُ الْأَرْبِعَاءِ وَيَوْمُ الْخَمِيْسِ.
علی: ہفتے کا پہلا دن جمعہ کا دن ہے اور باقی دن یہ ہیں: ہفتہ اور اتوار، پیر اور منگل اور بدھ اور جمعرات۔
سَعِيْدٌ: وَمَا هِيَ شُهُوْرُ السَّنَةِ الْهِجْرِيَّةِ؟
سعید: اور سال ہجری کے مہینے کون سے ہیں؟
عَلِيٌّ: هِيَ مُحَرَّمٌ، صَفَرٌ، رَبِيْعُ الْأَوَّلُ، رَبِيْعُ الثَّانِيْ، جُمَادَى الْأُوْلٰى، جُمَادَى الثَّانِيَةُ، رَجَبٌ، شَعْبَانُ، رَمَضَانُ، شَوَّالٌ، ذُوالْقَعْدَةِ، ذُوالْحِجَّةِ
علی: (سال ہجری کے مہینے) یہ ہیں محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الثانی جمادی الاول، جمادی الثانی، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ۔
سَعِيْدٌ: وَفِيْ أَيِّ شَهْرٍ وُلِدَ النَّبِيُّ خاتم النبیین ﷺ؟
سعید اور نبی (حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ) کس مہینے میں پیدا ہوئے؟
عَلِيٌّ: قَدْ وُلِدَ النَّبِيُّ (خاتم النبیین ﷺ) فِيْ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ وَفِيْهِ هَاجَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَفِيْهِ لَحِقَ بِالرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى.



علی: بے شک نبی (حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ) ربیع الاول میں پیدا ہوئے۔ اور اسی مہینے میں انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور اسی مہینے میں وہ رفیق اعلیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ) سے جا ملے۔
سَعِيْدٌ: وَمَتٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ؟ سعید اور قرآن کریم کب اتارا گیا؟
عَلِيٌّ: قَدْ نَزَلَ الْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَفِيْهِ يَصُوْمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَفِيْ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ شَوَّالٍ يَحْتَفِلُوْنَ بِعِيْدِ الْفِطْرِ كَمَا يَحْتَفِلُوْنَ بِعِيْدِ الْأَضْحٰى فِيْ ذِي الْحِجَّةِ.
علی: بے شک قرآن کریم رمضان کے مہینے میں نازل ہوا۔ اسی (مہینے) میں مسلمان روزے رکھتے ہیں اور شوال کے مہینے میں پہلے دن وہ عید الفطر مناتے ہیں جس طرح ذی الحج میں عید الاضحیٰ مناتے ہیں۔
سَعِيْدٌ: وَمَتٰى يَحُجُّ الْمُسْلِمُوْنَ؟
سعید: اور مسلمان حج کب (ادا) کرتے ہیں؟
عَلِيٌّ: اَلْمُسْلِمُوْنَ يَحُجُّوْنَ إِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ فِيْ شَهْرِ ذِي الْحِجَّةِ.
علی: مسلمان بیت اللہ شریف کا حج کرتے ہیں ذی الحج کے مہینا میں
سَعِيْدٌ: وَمَتٰى بَدَأَتِ السَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ؟
سعید: اور سال ہجری کب سے شروع ہوا؟
عَلِيٌّ: قَدْ بَدَأَتْ فِيْ عَهْدِ الْخَلِيْفَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَهُوَ أَوَّلُ مَنِ اسْتَخْدَمَ هٰذَا التَّارِيْخَ.
بے شک یہ سال خلیفہ (المومنین) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہوا پس آپ رضی اللہ عنہ ہی پہلے (شخص) ہیں جنہوں نے اس تاریخ کو استعمال کیا۔
سَعِيْدٌ: كَمْ مُدَّةُ الشَّهْرِ الْهِجْرِيِّ؟
سعید: ہجری مہینا کتنے دن کا ہوتا ہے؟
عَلِيٌّ: تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا وَ أَحْيَانًا ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا فَيَتَكَوَّنُ الشَّهْرُ الْقَمَرِيُّ مِنْ أَرْبَعَةِ أَسَابِيْعَ وَ بَعْضِ الْأَيَّامِ.
علی: (ہجری مہینہ میں) انتیس (۲۹) دن ہوتے ہیں اور کبھی تیس (۳۰) دن بھی ہوتے ہیں۔ پس قمری مہینا چار ہفتوں اور کچھ دنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
سَعِيْدٌ: وَيُؤَدِّي الْمُسْلِمُوْنَ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ!
سعید: اور مسلمان نماز جمعہ جامع مسجد میں پڑھتے ہیں۔
عَلِيٌّ: نَعَمْ! هٰذَا صَحِيْحٌ، وَ تَجَمُّعُ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ يَزِيْدُ عَلٰى عَدَدِهِمْ فِي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَيَزِيْدُ عَلَيْهِ عَدَدُهُمْ فِي الْعِيْدَيْنِ وَأَكْبَرُ تَجَمُّعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْحَجِّ عَلٰى صَعِيْدٍ وَاحِدٍ مِنْ عَرَفَاتٍ.
علی: جی ہاں! یہ بات صحیح ہے، نماز جمعہ میں تعداد کے اعتبار سے مسلمانوں کا اجتماع پانچ نمازوں سے زیادہ ہوتا ہے اور دونوں عیدوں میں ان کی تعداد اور زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع حج میں عرفات کے ایک بڑے میدان میں ہوتا ہے۔
سَعِيْدٌ: وَهَلْ تُعَطَّلُ الدَّوَائِرُ الْحُكُوْمِيَّةُ أَيَّامَ الْحَجِّ وَالْعِيْدَيْنِ؟
سعید: کیا سرکاری اداروں میں حج اور عیدین کی چھٹی ہوتی ہے؟
عَلِيٌّ: نَعَمْ! فِيْ هٰذِهِ الْمُنَاسَبَاتِ تُعَطَّلُ الدَّوَائِرُ الْحُكُوْمِيَّةُ فِي الْبِلَادِ الْإِسْلَامِيَّةِ.
علی: جی ہاں! ان موقعوں پر اسلامی ملکوں کے سرکاری ادارے بند ہو جاتے ہیں۔

## اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ الْجَدِيْدَةُ (نئے کلمات اور تراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| اَلسَّنَةُ | سال | صَعِيْدٌ وَاحِدٌ | ایک میدان |
| يَحْتَفِلُ | وہ مناتا ہے | اَلْمُنَاسَبَاتُ | مواقع |
| تَجَمُّعٌ | اجتماع | تَعَطُّلٌ | چھٹی |
| أَكْبَرُ تَجَمُّعٍ | سب سے بڑا اجتماع | اَلدَّوَائِرُ الْحُكُوْمِيَّةُ | سرکاری ادارے |

## اَلتَّدْرِيْبَاتُ (مشقیں)

## اَلتَّدْرِيْبُ الْأَوَّلُ (پہلی مشق)

☆ ضَعِ الْكَلِمَاتِ الْآتِيَةَ فِيْ جُمَلٍ مُفِيْدَةٍ:
درج ذیل کلمات کو مفید جملوں میں استعمال کریں۔
● اَلسَّنَةُ ● يَحْتَفِلُ ● تَجَمُّعٌ ● صَعِيْدٌ وَاحِدٌ
● اَلْمُنَاسَبَاتُ ● تُعَطَّلُ ● دَائِرَةٌ حُكُوْمِيَّةٌ

| کلمات | مفید جملے |
|---|---|
| اَلسَّنَةُ<br>سال | تَبْدَأُ السَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ بِشَهْرِ مُحَرَّمٍ<br>(ہجری سال محرم کے مہینے سے شروع ہوتا ہے) |
| يَحْتَفِلُ<br>مناتا ہے | يَحْتَفِلُ الْمُسْلِمُوْنَ بِعِيْدِ الْفِطْرِ فِيْ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ شَوَّالٍ<br>(مسلمان شوال کے پہلے دن عید الفطر مناتے ہیں) |
| تَجَمُّعٌ<br>اجتماع | يُؤَدِّي الْمُسْلِمُوْنَ صَلَاةَ الْعِيْدَيْنِ فِيْ تَجَمُّعٍ كَبِيْرٍ<br>(مسلمان دونوں عیدوں کی نماز بڑے اجتماع میں ادا کرتے ہیں) |
| صَعِيْدٌ وَاحِدٌ<br>ایک میدان | يَكُوْنُ أَكْبَرُ تَجَمُّعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْحَجِّ عَلٰى صَعِيْدٍ وَاحِدٍ.<br>(مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع حج کے دوران ایک ہی میدان میں ہوتا ہے) |
| اَلْمُنَاسَبَاتُ<br>مواقع | تُعَطَّلُ الدَّوَائِرُ الْحُكُوْمِيَّةُ فِي الْمُنَاسَبَاتِ الْحَجِّ وَالْعِيْدَيْنِ.<br>(حکومتی ادارے حج اور عیدوں کے مواقع پر بند ہوتے ہیں) |
| تُعَطَّلُ<br>چھٹی | تُعَطَّلُ الْمَدْرَسَةُ فِيْ يَوْمِ الْأَحَدِ.<br>(اتوار کے دن مدرسے میں چھٹی ہوتی ہے) |
| دَائِرَةٌ حُكُوْمِيَّةٌ<br>سرکاری ادارہ | مَدْرَسَتُنَا دَائِرَةٌ حُكُوْمِيَّةٌ.<br>(ہمارا مدرسہ سرکاری ادارہ ہے) |

## اَلتَّدْرِيْبُ الثَّانِيْ (دوسری مشق)

☆ اِخْتَرِ الْإِجَابَةَ الصَّحِيْحَةَ مِنَ الْإِجَابَاتِ الْمُتَعَدِّدَةِ الْآتِيَةِ:
حسب ذیل دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب چنیں:

۱. اَلشَّهْرُ الَّذِيْ يَجِبُ عَلَى النَّاسِ صَوْمُهُ: شَهْرُ رَجَبَ / شَهْرُ رَمَضَانَ / شَهْرُ مُحَرَّمٍ
(وہ مہینا جس کا روزہ لوگوں پر فرض ہے):
جواب: شَهْرُ رَمَضَانَ (رمضان کا مہینا)
۲. تَبْدَأُ السَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ بِشَهْرِ: مُحَرَّمٍ / شَعْبَانَ / ذِي الْقَعْدَةِ
ہجری سال کا آغاز جس مہینے میں ہوتا ہے:
جواب: مُحَرَّمٍ (محرم)
۳. يَتِمُّ الْحَجُّ فِيْ شَهْرِ: شَوَّالٍ / ذِي الْحِجَّةِ / صَفَرٍ
حج جس مہینے میں تمام ہوتا ہے
جواب: ذِي الْحِجَّةِ (ذی الحج میں)
۴. فِيْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ: نَزَلَ الْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ
(ربیع الاول کے مہینے میں) وُلِدَ النَّبِيُّ خاتم النبیین ﷺ
يَحْتَفِلُ الْمُسْلِمُوْنَ بِعِيْدِ الْفِطْرِ الْمُبَارَكِ
جواب: وُلِدَ النَّبِيُّ خاتم النبیین ﷺ (نبی خاتم النبیین ﷺ پیدا ہوئے)
۵. أَكْبَرُ تَجَمُّعٍ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ: يَوْمِ الْجُمُعَةِ / مُنَاسَبَةِ الْعِيْدَيْنِ
(مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے)

جواب: مُنَاسَبَةُ الحَجِّ (حج کے موقع پر)

## اَلتَّدْرِيْبُ الثَّالِثُ (تیسری مشق)

☆ هَاتِ أَسْئِلَةً لِلْأَجْوِبَةِ التَّالِيَةِ:
حسب ذیل جوابات کے سوالات بتائیں (ہر جواب سے پہلے موزوں سوال دیا جا رہا ہے۔)

س ۱. فِيْ أَيِّ شَهْرٍ تَبْدَأُ السَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ؟
کس مہینے میں ہجری سال کا آغاز ہوتا ہے؟
ج: تَبْدَأُ السَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ بِشَهْرِ مُحَرَّمٍ.
محرم کے مہینے میں ہجری سال کا آغاز ہوتا ہے۔

س ۲. أَيُّ الْخَلِيْفَةُ الْأَوَّلُ مَنِ اسْتَخْدَمَ التَّارِيْخَ الْهِجْرِيَّ؟
کس خلیفہ نے پہلے ہجری تاریخ کا استعمال کیا؟
ج: أَوَّلُ مَنِ اسْتَخْدَمَ التَّارِيْخَ الْهِجْرِيَّ الْخَلِيْفَةُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ)
پہلے وہ شخص جس نے ہجری تاریخ کا استعمال کیا وہ خلیفہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

س ۳. مَتٰى يَحْتَفِلُ الْمُسْلِمُوْنَ بِعِيْدِ الْمُبَارَكِ مِنْ شَهْرِ شَوَّالٍ؟
مسلمان ماہِ شوال کے کس دن عید مناتے ہیں؟
ج: يَحْتَفِلُ الْمُسْلِمُوْنَ بِعِيْدِ الْفِطْرِ الْمُبَارَكِ فِيْ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ شَوَّالٍ.
مسلمان ماہِ شوال کے پہلے دن عید الفطر مناتے ہیں۔

س ۴. فِيْ أَيِّ شَهْرٍ يَحُجُّ الْمُسْلِمُوْنَ؟
مسلمان کس مہینے میں حج کرتے ہیں؟
ج: فِيْ شَهْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَحُجُّ الْمُسْلِمُوْنَ إِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ.
مسلمان ذی الحجہ کے مہینے میں بیت اللہ شریف کا حج کرتے ہیں۔

س ۵. أَيْنَ تُعَطَّلُ الدَّوَائِرُ الْحُكُوْمِيَّةُ؟
سرکاری اداروں میں تعطیل کہاں ہوتی ہے؟
ج: تُعَطَّلُ الدَّوَائِرُ الْحُكُوْمِيَّةُ فِي الْبِلَادِ الْإِسْلَامِيَّةِ.
اسلامی ممالک میں حکومتی اداروں میں چھٹی ہوتی ہے۔

## اَلْجُمْلَةُ الْإِسْتِفْهَامِيَّةُ (سوالیہ جملہ)

اَلْأَمْثِلَةُ (مثالیں):

۱. أَ أَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا؟
کیا تمہاری تخلیق مشکل ہے یا آسمان کی جس کو اللہ نے بنایا؟
۲. يَسْئَلُوْنَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ؟ وہ پوچھتے ہیں جزا کا دن کب ہوگا؟
۳. هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ؟
جو لوگ جانتے ہیں اور جو لوگ نہیں جانتے ہیں کیا وہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟
۴. مَاذَا أَنْتُمْ فَاعِلُوْنَ؟ تم کیا کرنے والے ہو؟
۵. فِيْ أَيِّ مَكَانٍ تَسْكُنُ فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ؟
ان دنوں (آج کل) تو کس جگہ رہتا ہے؟
۶. كَمْ ثَمَنُ هٰذِهِ السَّاعَةِ؟ اس گھڑی کی کتنی قیمت ہے؟
۷. مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ؟ اللہ تعالیٰ کی مدد کب آئے گی؟
۸. يٰمَرْيَمُ أَنّٰى لَكِ هٰذَا؟ اے مریم! یہ تجھے کہاں سے ملتا ہے؟

## أَلْقَاعِدَةُ (قاعدہ)

۱. أَدَوَاتُ الْإِسْتِفْهَامِ هِيَ الْهَمْزَةُ وَهَلْ وَمَنْ وَمَا وَمَاذَا وَأَيٌّ. أَيَّةُ وَأَنّٰى وَأَيَّانَ وَكَمْ وَكَيْفَ وَبَعْضُ الظُّرُوْفِ مِثْلُ مَتٰى وَأَيْنَ.
حروف استفہام یہ ہیں هَلْ: (کیا)، أَ: (کیا)، مَنْ: (کون)، مَا: (کیا)، مَاذَا: (کیا)، أَيٌّ (کون)، (کون سا، کس)، أَنّٰى (کہاں)، أَيَّانَ (کب)، كَمْ (کتنا)، كَيْفَ (کیسے، کس طرح)
اور بعض ظروف (ظرف مکان، ظرف زمان) مثلاً مَتٰى (کب)، اور أَيْنَ (کہاں) وغیرہ

۲. مَا وَكَمْ وَكَيْفَ وَمَتٰى وَأَيْنَ تَصْلُحُ لِلدُّخُوْلِ عَلَى الْاِسْمِ الْمُفْرَدِ.
ما، کم، کیف، متی اور این کا واحد اسم پر داخل ہونا صحیح ہے۔

۳. اَلْهَمْزَةُ وَهَلْ وَمَاذَا وَكَيْفَ وَمَتٰى وَأَيْنَ تَدْخُلُ عَلَى الْجُمْلَتَيْنِ الْاِسْمِيَّةِ وَالْفِعْلِيَّةِ:
همزۃ، هل، ماذا، كيف، متى اور أين جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ دونوں ہی پر داخل ہوتے ہیں۔

۴. أَيٌّ/ أَيَّةُ تُلَازِمَانِ الْإِضَافَةَ.
أَيٌّ اور أَيَّةُ کے لیے اضافت (مضاف ہونا) ضروری ہے۔

۵. كَمْ، تَقْبَلُ الْإِضَافَةَ إِلٰى غَيْرِهَا فَتَخْرُجُ مَعَ الْإِضَافَةِ عَنْ مَعْنَى الْاِسْتِفْهَامِ
کم دوسرے کی طرف اضافت کو قبول کرتا ہے۔ اس طرح اضافت کی وجہ سے سوالیہ ختم ہو جاتا ہے۔

۶. تَدْخُلُ الْهَمْزَةُ عَلَى الْجُمْلَتَيْنِ الْمُثْبَتَةِ وَالْمَنْفِيَّةِ فَتَكُوْنُ لَهَا الصَّدَارَةُ عَلَى النَّفْيِ.
ہمزہ مثبت اور منفی دونوں جملوں پر داخل ہوتا ہے پس یہ نفی کے شروع میں آتا ہے۔

۷. كُلُّ الْأَدَوَاتِ فِيْمَا عَدَا الْهَمْزَةَ وَهَلْ وَكَيْفَ قَدْ يَسْبِقُهَا حَرْفُ الْجَرِّ.
تمام ادوات (حروف) سوائے ہمزہ، هل اور کیف کے کبھی کبھی ان سے قبل حرف جر بھی آ جاتا ہے۔

۸. هَلْ وَالْهَمْزَةُ (أ) حَرْفَانِ وَبَقِيَّةُ الْأَدَوَاتِ أَسْمَاءٌ.
هَلْ اور همزہ دونوں حروف ہیں اور باقی ادوات استفہام اسماء ہیں۔

## اَلتَّدْرِيْبُ الرَّابِعُ (چوتھی مشق)

☆ أَدْخِلْ أَدَوَاتِ الْاِسْتِفْهَامِ الْآتِيَةَ فِيْ جُمَلٍ مِنْ عِنْدِكَ وَبَيِّنْ نَوْعَ هٰذِهِ الْجُمَلِ (اِسْمِيَّةٌ، فِعْلِيَّةٌ)، (مُثْبَتَةٌ، مَنْفِيَّةٌ)
حسب ذیل سوالیہ حروف کو اپنے جملوں میں استعمال کریں اور ان جملوں کی (نوعیت) (اسمیہ ہیں۔ فعلیہ ہیں، مثبت ہیں یا منفی ہیں) واضح کریں۔

اَلْمِثَالُ: أَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ؟
کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے؟
مَا اسْمُكَ؟ مَاذَا أَنْتَ فَاعِلٌ؟
آپ کا کیا نام ہے؟ تو کیا کرنے والا (کرتا) ہے؟

أ، هَلْ، مَتٰى، أَيْنَ، كَمْ، كَيْفَ، مَنْ، مَا، مَاذَا، أَيٌّ، أَيَّةُ، أَنّٰى، أَيَّانَ

جواب: مذکورہ بالا حروف استفہام کا اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

| حروف | جملے |
| --- | --- |
| أ (کیا) | أَأَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ (جملہ اسمیہ) کیا تو نے یہ کام کیا ہے؟ |
| هَلْ (کیا) | هَلْ تُرِيْدُ أَنْ تَكُوْنَ وَلَدًا صَالِحًا؟ (جملہ فعلیہ) کیا تو نیک لڑکا بننا چاہتا ہے؟ |
| مَتٰى (کب) | مَتٰى تَذْهَبُ إِلٰى كَرَاتْشِيْ؟ (جملہ فعلیہ) تو کراچی کب جائے گا؟ |
| أَيْنَ کہاں | أَيْنَ تَدْرُسُ الْعَرَبِيَّةَ؟ (جملہ فعلیہ) تو عربی کہاں پڑھتا ہے؟ |
| كَمْ (کتنا، کتنے) | كَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ؟ (جملہ اسمیہ) تیرے پاس کتنی کتابیں ہیں؟ |
| كَيْفَ کیسے) | كَيْفَ النِّظَامُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (جملہ اسمیہ) سکول میں انتظام کیسا ہے؟ |
| مَنْ (کون) | مَنْ رَبُّكَ؟ (جملہ اسمیہ) تیرا پروردگار کون ہے؟ |
| مَا (کیا) | مَا اسْمُ قَرْيَتِكَ؟ (جملہ اسمیہ) تیرے گاؤں کا نام کیا ہے؟ |
| مَاذَا (کونسی چیز) | مَاذَا تُحِبُّ؟ اَلْبَارِدَ أَمِ الْحَارَّ؟ (جملہ فعلیہ) تو کیا پسند کرے گا؟ ٹھنڈا یا گرم (مشروب)؟ |
| أَيٌّ کونسا | أَيُّ طَالِبٍ جَاءَ عِنْدَكَ؟ (جملہ اسمیہ) کون سا طالب علم تیرے پاس آیا؟ |
| أَيَّةُ (کون سی) | أَيَّةَ امْرَأَةٍ لَقِيْتَ؟ تو کون سی عورت سے ملا؟ |
| أَنّٰى (کہاں) | أَنّٰى لَكَ هٰذَا؟ یہ تیرے پاس کہاں سے آیا ہے؟ |
| أَيَّانَ (کب) | أَيَّانَ يَوْمُ الْجَزَاءِ؟ جزا کا دن کب ہے؟ |



## اَلتَّدْرِيْبُ الْخَامِسُ (پانچویں مشق)

☆ حَوِّلِ الْجُمَلَ الْآتِيَةَ إِلٰى جُمَلٍ إِسْتِفْهَامِيَّةٍ:
حسب ذیل جملوں کو استفہامیہ جملوں میں تبدیل کریں:

۱. يَحْتَفِلُ الْمُسْلِمُوْنَ بِعِيْدِ الْأَضْحٰى الْمُبَارَكِ.
مسلمان عید الاضحیٰ مبارک کا تہوار مناتے ہیں۔
☆ هَلْ يَحْتَفِلُ الْمُسْلِمُوْنَ بِعِيْدِ الْأَضْحٰى الْمُبَارَكِ؟
کیا مسلمان عید الاضحیٰ مبارک میں اکٹھے ہوتے ہیں؟
۲۔ يَلْتَقِي النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ. لوگ ہر نماز میں مسجد میں ملتے ہیں۔
☆ هَلْ يَلْتَقِي النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ؟
کیا مسلمان ہر نماز میں مسجد میں ملتے ہیں؟
۳۔ لَا يَأْسَ مَعَ الْحَيَاةِ. زندگی کے ساتھ ناامیدی نہیں ہے۔ (جب تک سانس تب تک آس)
☆ أَلَا يَأْسَ مَعَ الْحَيَاةِ؟ کیا زندگی کے ساتھ ناامیدی نہیں؟
۴۔ لَا أَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ إِلَّا مُتَطَهِّرًا. میں مسجد میں طہارت کے بغیر نہیں جاتا ہوں۔
☆ أَلَا أَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ إِلَّا مُتَطَهِّرًا؟ کیا میں طہارت کے بغیر مسجد میں نہیں جاتا؟
۵۔ بِخَمْسِيْنَ رُوْبِيَّةً اِشْتَرَيْتُ الْقَلَمَ. میں نے یہ قلم پچاس (۵۰) روپے میں خریدا۔
☆ هَلِ اشْتَرَيْتُ الْقَلَمَ بِخَمْسِيْنَ رُوْبِيَّةً؟ کیا میں نے یہ قلم پچاس روپے میں خریدا؟
۶۔ اَللّٰهُ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى. اللہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔
☆ هَلِ اللّٰهُ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى؟ کیا اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے؟
۷. هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ. یہ اللہ کی طرف سے ہے
☆ هَلْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ؟ کیا یہ اللہ کی طرف سے ہے؟

## أَلتَّدْرِيْبُ السَّادِسُ (چھٹی مشق)

☆ أَكْمِلْ مَا يَأْتِيْ بِوَضْعِ أَدَاةِ الْاِسْتِفْهَامِ:
استفہامیہ حرف لگا کر حسب ذیل کو مکمل کریں:

۱. مَنْ بَنٰى مَسْجِدَ فَيْصَلَ؟ مسجد فیصل کس نے تعمیر کی؟
۲. أَيْنَ يَقَعُ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ؟ مسجد الحرام کہاں واقع ہے؟
۳. مَتٰى تَوَلّٰى أَبُوْبَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) الْخِلَافَةَ؟
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب خلافت سنبھالی؟
۴۔ كَمْ رُوْبِيَّةً إِشْتَرَيْتَ هٰذَا الرِّدَاءَ؟ آپ نے یہ چادر کتنے روپے میں خریدی؟
قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اللہ عزوجل نے فرمایا:
۵. أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيْلِ؟
کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ تیرے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟
۶. أَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ؟
کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو روزِ جزا کو جھٹلاتا ہے؟
۷. أَيُّكُمْ يَأْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ؟
تم میں سے کون ان کے فرماں بردار ہو کر آنے سے قبل اس عورت کا تخت میرے پاس لائے گا؟
۸. يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا؟
آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب آئے گی؟

## أَلتَّدْرِيْبُ السَّابِعُ (ساتویں مشق)

☆ تَرْجِمْ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ: (عربی میں ترجمہ کریں)

1- کیا سنہ ہجری کا اجراء حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا؟
هَلْ بَدَأَتِ السَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ فِيْ عَهْدِ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ؟
2- ہجری مہینے میں کبھی انتیس دن ہوتے ہیں اور کبھی تیس دن۔
مُدَّةُ الشَّهْرِ الْهِجْرِيِّ تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا وَأَحْيَانًا ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا.
3- عیدین کے مواقع پر مسلمان کہاں اکٹھے ہو کر نماز ادا کرتے ہیں؟
أَيْنَ يُصَلِّي الْمُسْلِمُوْنَ بِالتَّجَمُّعِ فِيْ مُنَاسَبَاتِ الْعِيْدَيْنِ؟
4- مسلمانوں کا سالانہ اجتماع کب ہوتا ہے؟
مَتٰى يَكُوْنُ اجْتِمَاعُ الْمُسْلِمِيْنَ السَّنَوِيُّ؟
5- مسلمان پنجگانہ نمازیں مسجد میں ادا کرتے ہیں۔
يُؤَدِّي الْمُسْلِمُوْنَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْمَسْجِدِ.

## اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ (تیسرا سبق)

## عَدْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (حضرت عمرؓ کا عدل)

لَمْ يُعْرَفْ أَحَدٌ بِالْعَدْلِ بَعْدَ النَّبِيِّ (ﷺ) كَمَا عُرِفَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) كَانَ عَادِلًا حِيْنَ يُنْصِفُ الضَّعِيْفَ مِنَ الْقَوِيِّ وَحِيْنَ يُنْصِفُ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ وَالرِّوَايَاتُ كَثِيْرَةٌ عَنْ عَدْلِهِ.

نبی ﷺ کے بعد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرح کوئی بھی عدل وانصاف میں مشہور نہیں ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ عدل کرتے ہوئے طاقتور سے کمزور کو انصاف دلاتے، حتیٰ کہ اپنی ذات سے لوگوں کو انصاف دلاتے اور آپ رضی اللہ عنہ کے عدل کے بارے میں بہت سی روایات ہیں۔

كَمَا قَالُوْا إِنَّ مِصْرِيًّا تَسَابَقَ مَعَ أَحَدِ أَبْنَاءِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا) فَسَبَقَهُ فَإِذَا أَحَسَّ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَبِالْهَزِيْمَةِ ضَرَبَ الْمِصْرِيَّ وَقَالَ لَهُ: أَنَا ابْنُ الْأَكْرَمِيْنَ.

جیسا کہ کہتے ہیں کہ ایک مصری نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے سے دوڑ میں مقابلہ کیا پس وہ (مصری) اس سے آگے نکل گیا۔ پس جب عمرو رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے شکست کو محسوس کیا تو مصری کو مارا اور اس سے کہا۔ میں معززین کا بیٹا ہوں۔

عِنْدَئِذٍ قَصَدَ الْمِصْرِيُّ الْمَدِيْنَةَ الْمُنَوَّرَةَ إِلٰى عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَشَكَا مَا وَقَعَ لَهُ حَتّٰى إِذَا سَمِعَ عُمَرُ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) شَكْوَى الْمِصْرِيِّ أَرْسَلَ شَخْصًا لِيَسْتَقْدِمَ ابْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَلَمَّا حَضَرَ سَمِعَ مِنْهُ مَا عِنْدَهُ، فَثَبَتَ لَهُ صِدْقُ الْمِصْرِيِّ فَأَوْقَفَهُمَا أَمَامَهُ، وَأَمَرَ الْمِصْرِيَّ أَنْ يَضْرِبَ ابْنَ عَمْرٍو.

تب مصری نے ارادہ کیا کہ مدینہ منورہ (جا کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس واقعہ کی شکایت کرے جو اسے پیش آیا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مصری کی شکایت سنی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص (ابن عمرو کی طرف) بھیجا تاکہ اسے مدینہ منورہ لایا جائے۔ پس جب وہ حاضر ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکا (بیان) سنا، پس اس (بیان) سے مصری کا سچا ہونا ثابت ہوا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے مصری کو حکم دیا کہ وہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ کو مارے۔

وَقَالَ لَهُ: اِضْرِبِ ابْنَ الْأَكْرَمِيْنَ. وَكَانَ أَبُوْهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا) حَاضِرًا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ عُمَرُ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) قَائِلًا: يَا عَمْرُو مَتَى اسْتَعْبَدْتُمُ النَّاسَ وَقَدْ وَلَدَتْهُمْ أُمَّهَاتُهُمْ أَحْرَارًا.

اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تو مار اس کے بیٹے کو اور اس کا باپ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ موجود تھا۔ پس عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف یہ کہتے ہوئے متوجہ ہوئے اے عمرو! تو نے لوگوں کو کب سے غلام بنایا ہے حالانکہ ان کی ماؤں نے آزاد پیدا کیا ہے۔

وذات يوم كان عمر (رضي الله تعالى عنه) واقفا على منبر مسجد الرسول صلى الله عليه وسلم يخطب منددا بالمغالاة في المهور فجاءت امرأة من المسلمين ونظرت إليه وقالت: أيعطينا الله قنطارا ويمنعنا عمر؟ فقال عمر (رضي الله تعالى عنه) وما ذلك؟ قالت: يقول الله تعالى

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کھڑے ہو کر مہر زیادہ رکھنے کی مخالفت کرتے ہوئے تقریر کر رہے تھے۔ پس ایک مسلمان عورت آئی اور اس نے آپ کی طرف دیکھا کہ کیا اللہ تعالیٰ ہمیں ڈھیر سارا مال دیتا ہے اور عمر ہمیں اس سے روکتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ کیا ہے؟ اس عورت نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وإن أردتم استبدال زوج مكان زوج وآتيتم إحداهن قنطارا فلا تأخذوا منه شيئا أتأخذونه بهتانا وإثما مبينا" (النساء: ٢٠)

"اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانا چاہو اور ان میں سے ایک کو ڈھیر سا مال دے چکے ہو تو اس سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ کیا تم اپنا مال بہتان لگا کر اور صریح گناہ کر کے واپس لو گے۔"

فسكت عمر (رضي الله تعالى عنه) لحظة راجع فيها نفسه فعرف أنه أخطأ وقال أمام الناس: أخطأ عمر وأصابت امرأة.

پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک لمحہ کے لیے خاموش رہے اپنے دل ہی میں سوچا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ جان گئے کہ آپ نے غلطی کی اور آپ نے لوگوں کے سامنے کہا "عمر رضی اللہ عنہ نے غلطی کی اور عورت نے ٹھیک کہا"۔

وجاء رجل من بلاد الروم إلى المدينة وله حاجة عند أمير المؤمنين عمر رضي الله عنه فلما بلغ المدينة سأل عن عمر رضي الله عنه فقيل له إنه ذهب ليستريح قليلا في ظل شجرة فذهب إلى الموضع ووجد عمر رضي الله عنه مستلقيا في ظل الشجرة نائما فقال الرجل: عدلت فأمنت فنمت يا عمر رضي الله عنه

ایک آدمی ملک روم سے ایک آدمی مدینہ منورہ کی طرف آیا، اسے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی کام تھا۔ پس جب وہ مدینہ منورہ پہنچا، اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا۔ اسے بتایا گیا کہ وہ درخت کے سایہ میں آرام کے لیے گئے ہیں۔ تو وہ آدمی وہاں چلا گیا۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو درخت کے سایہ میں چت لیٹے سوئے ہوئے پایا۔ پس اس آدمی نے کہا "اے عمر (رضی اللہ عنہ) تو نے انصاف کیا اور امن پایا اور سو گیا"۔

كان عمر رضي الله تعالى عنه يرى نفسه مسئولا عن رعيته وكان حريصا على ذلك حتى قال "لو أن دابة عثرت بالعراق لكنت مسئولا عنها يوم القيامة"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو اپنی رعایا کے سامنے جوابدہ سمجھتے تھے اور آپ اس بات کا بہت خیال رکھتے تھے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا "اگر کوئی چوپایہ عراق میں مر گیا (اور گر گیا) تو مجھ سے قیامت کے دن اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

## الكلمات الجديدة (جدید/نئے الفاظ)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| ينصف | وہ انصاف دلاتا ہے | منددا | مخالفت کرتے ہوئے |
| المهور | حق مہر | بهتانا | بہتان |
| إثما | گناہ کی حالت میں | مبينا | صاف |
| راجع | اس نے رجوع کیا | مستلقيا | چت لیٹے ہوئے |
| قنطار | ڈھیر | | |

## التراكيب الجديدة (جدید ترکیبیں)

(١) حتى ينصف الناس من نفسه — حتی کہ آپ اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دلا دیتے۔

(٢) فلما حضر سمع منه — پس جب وہ آیا تو اس کی بات سنی۔

(٣) أنا ابن الأكرمين — میں معززین کا بیٹا ہوں۔

(٤) عدلت فأمنت فنمت — تو نے انصاف کیا تو امن پایا اور سو گیا۔

(٥) الروايات كثيرة عن عدله — آپ کے عدل کے بارے میں بہت سی روایات ہیں۔

(٦) أيعطينا الله ويمنعنا عمر رضي الله تعالى عنه — کیا اللہ ہمیں عطا کرتا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ ہمیں روکتا ہے

(٧) أتأخذونه بهتانا وإثما مبينا — کیا تم اس سے الزام اور گناہ حاصل کرو گے؟

## التدريبات (مشقیں)

### التدريب الأول (پہلی مشق)

☆ أجب عن الأسئلة الآتية: درج ذیل سوالوں کے جواب دیں۔

(س ١) بماذا عرف عمر رضي الله تعالى عنه بن الخطاب

عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کس بات کی وجہ سے مشہور ہوئے؟

(ج) عرف عمر رضي الله تعالى عنه بن الخطاب بالعدل

عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب عدل میں مشہور ہوئے۔

(س ٢) لماذا ضرب ابن عمرو رضي الله عنه المصري؟

ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے مصری کو کیوں مارا؟

(ج) لأنه أحس بالهزيمة — کیونکہ اس نے شکست کو محسوس کیا

(س ٣) متى قصد الشاب المصري المدينة المنورة؟

مصری نوجوان نے مدینہ منورہ جانے کا ارادہ کب کیا؟

(ج) قصد الشاب المصري المدينة المنورة حين ضربه ابن عمرو

مصری نوجوان نے اس وقت مدینہ منورہ جانے کا ارادہ کیا جب اسے ابن عمرو نے مارا۔

(س ٤) ماذا قالت المرأة لعمر رضي الله عنه وهو كان فوق المنبر؟

عورت نے عمر رضی اللہ عنہ سے کیا کہا جب کہ آپ منبر پر تھے؟

(ج) قالت المرأة لعمر رضي الله عنه "أيعطينا الله قنطارا ويمنعنا عمر رضي الله عنه"

عورت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا "اللہ ہمیں خزانہ عطا کرتا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ ہم سے روکتا ہے۔"

(س ٥) أين كان عمر رضي الله عنه عندما جاءه الرجل الرومي؟

رومی شخص کے آنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہاں تھے؟

(ج) كان عمر رضي الله عنه نائما في ظل الشجرة

حضرت عمر رضی اللہ عنہ درخت کے سائے میں سوئے تھے۔

### التدريب الثاني (دوسری مشق)

☆ أكمل: (مکمل کریں)

(١) عرف عن عمر رضي الله عنه بن الخطاب أنه كان عادلا بين الناس حتى لقد كان ينصفهم من نفسه

عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان عدل کرتے تھے حتی کہ وہ ان کو اپنی ذات سے بھی انصاف دے دیا کرتے تھے۔

(٢) كان عادلا حين ضرب الرجل المصري من أحد أبناء عمرو بن العاص رضي الله عنه

آپ نے عدل کیا جب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے مصری آدمی کو مارا۔



(٣) كان عمر يرى نفسه مسئولا عن رعيته

عمر رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو اپنی رعایا کے سامنے جوابدہ سمجھتے تھے۔

## القواعد النحوية (نحوی قواعد)

(ابواب کی مثالیں)

فعل ١) سهل يسهل — سهّل يسهّل تسهيلا (آسان کرنا)

فعل ٢) نبح ينبح — أنبح ينبح إنباحا (بھونکانا)

مفاعلة ٣) ضرب يضرب — ضارب يضارب مضاربة (ایک دوسرے کو مارنا)

افتعل ٤) قصد يقصد — اقتصد يقتصد اقتصادا (میانہ روی اختیار کرنا)

تفعل ٥) عطف يعطف — تعطف يتعطف تعطفا (کسی پر مہربان ہونا)

تفاعل ٦) عان يعون — تعاون يتعاون تعاونا (ایک دوسرے کی مدد کرنا)

انفعل ٧) قلب يقلب — انقلب ينقلب انقلابا (الٹ جانا)

استفعل ٨) ثمر يثمر — استثمر يستثمر استثمارا (پھل دار بنانا)

### القاعدة (قواعد)

يكون الفعل ثلاثيا مزيدا فيه إذا أضيف حرف زائد إلى الحروف الثلاثة الأصلية ومن أشهر أبوابه التفعيل والإفعال والمفاعلة والافتعال والتفعل والتفاعل والانفعال والاستفعال كما في الأمثلة من ١ إلى ٨

جب کسی فعل میں تین اصلی حروف سے زیادہ کسی حرف کا اضافہ کیا جائے تو اس فعل کو ثلاثی مزید فیہ کہتے ہیں۔ اور اس ثلاثی مزید فیہ ابواب میں سے مشہور تفعیل، افعال، مفاعلہ، افتعال، تفعل، تفاعل، انفعال اور استفعال ہیں جیسا کہ ایک سے آٹھ تک کی مثالوں میں ذکر کیے گئے ہیں۔

### التدريب الثالث (تیسری مشق)

☆ حوّل ما يأتي من الأفعال إلى باب التفعيل ثم إلى باب المفاعلة

درج ذیل افعال کو باب تفعیل اور پھر باب مفاعلہ میں تبدیل کیجیے۔

صنع شرع وفر صرف سهل

جواب

| | افعال | باب تفعیل | باب مفاعلہ |
|---|---|---|---|
| ١ | صنع | صنّع | صانع |
| ٢ | شرع | شرّع | شارع |
| ٣ | وفر | وفّر | وافر |
| ٤ | صرف | صرّف | صارف |
| ٥ | سهل | سهّل | ساهل |

### التدريب الرابع (چوتھی مشق)

☆ حوّل ما يأتي إلى باب الاستفعال:

درج ذیل کو باب استفعال میں استعمال کریں۔

قبل حل غفر خبر فهم

جواب

| | | | |
|---|---|---|---|
| قبل | استقبل | خبر | استخبر |
| حل | استحل | فهم | استفهم |
| غفر | استغفر | | |

### التدريب الخامس (پانچویں مشق)

☆ رتب الجمل الآتية بحيث يكون منها موضوع بعنوان:

"بعض أعمال عمر بن الخطاب (رضي الله تعالى عنه)"

درج ذیل جملوں کو اس طرح ترتیب دیں کہ ان سے اس عنوان پر ایک مضمون بن جائے۔

"عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بعض کارنامے"

- توفي عمر (رضي الله تعالى عنه) بن الخطاب سنة ٢٣ هـ
- ومن أعماله وضع التاريخ الهجري وجعل بدايته شهر المحرم
- فقد تم في خلافته بناء مدينتي الكوفة والبصرة في العراق والفسطاط في مصر
- لعمر بن الخطاب (رضي الله تعالى عنه) أعمال مجيدة احتفظ بها التاريخ
- ولما كثرت موارد الدولة في عهده من جزية وخراج وزكوة دوّن الدواوين
- ديوانا للجند وديوانا للخراج وديوانا لأرزاق المسلمين
- وكانت مدة خلافته عشر سنوات وستة أشهر وأربعة أيام

جواب: بعض أعمال عمر بن الخطاب رضي الله عنه (عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بعض کام)

- لعمر بن الخطاب رضي الله عنه أعمال مجيدة احتفظ بها التاريخ

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عظیم کارنامے ہیں جن کو تاریخ نے محفوظ کر لیا ہے۔

- ومن أعماله وضع التاريخ الهجري وجعل بدايته شهر المحرم

آپ رضی اللہ عنہ کے کارناموں میں سے ہجری تاریخ کی بنیاد رکھنا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو محرم کے مہینے سے شروع کیا۔

- ولما كثرت موارد الدولة في عهده من جزية وخراج وزكوة دوّن الدواوين

اور جب آپ رضی اللہ عنہ کے دور میں جزیہ، خراج، زکوٰۃ سے حکومتی وسائل میں اضافہ ہوا۔

- ديوانا للجند وديوانا للخراج وديوانا لأرزاق المسلمين

آپ رضی اللہ عنہ نے رجسٹر بنائے فوج کا رجسٹر، خراج کا رجسٹر اور مسلمانوں کے وظائف کا رجسٹر۔

- فقد تم في خلافته بناء مدينتي الكوفة والبصرة في العراق والفسطاط في مصر

آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں عراق میں کوفہ اور بصرہ دو شہروں کی بنیاد رکھی گئی اور مصر میں فسطاط (شہر) کی بنیاد رکھی گئی۔

- توفي عمر بن الخطاب رضي الله عنه سنة ٢٣ هـ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ٢٣ھ کو فوت ہوئے۔
- وكانت مدة خلافته عشر سنوات وستة أشهر وأربعة أيام

آپ رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ اور چار دن ہے۔

### التدريب السادس (چھٹی مشق)

☆ ترجم إلى العربية: (عربی میں ترجمہ کریں)۔

(١) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو انہوں نے انقلابی اصلاحات کیں۔

حمل عمر بن الخطاب رضي الله عنه الإصلاحات لما تولى بالخلافة

(٢) آپ رضی اللہ عنہ اپنے اعمال میں کوئی خامی دیکھتے تو سختی سے محاسبہ کرتے۔

هو يحاسب العمال حسابا شديدا إذا رأى فيهم عيبا

(٣) آپ رضی اللہ عنہ بھیس بدل کر رات کے وقت مدینہ کی گلیوں میں پھرتے تھے۔

كان يدور في شوارع المدينة في الليل متنكرا

(٤) مہر کے مسئلہ میں انہیں ایک عورت نے لاجواب کر دیا۔

أسكتته امرأة في مسئلة المهر

(٥) روم کے سفیر نے انہیں درخت کے نیچے گہری نیند میں دیکھا۔

رآه سفير الروم نائما تحت الشجرة

## الدرس الرابع (چوتھا سبق)

## المعلم المجاهد (مجاہد استاد)

مصعب بن عمير (رضي الله عنه) نشأ في مكة المكرمة في بيت عز وشرف فقد كان أبوه من أشراف قريش وصاحب مال وثروة

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کے ایک باعزت اور شریف گھر میں پرورش پائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد معززین قریش میں سے تھے اور (کافی) مالدار اور دولت مند تھے۔

وَحِيْنَ جَاءَتِ الدَّعْوَةُ الْإِسْلَامِيَّةُ أَسْلَمَ مُصْعَبٌ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) وَكَانَ مِنَ السَّابِقِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ وَآثَرَ الْإِيْمَانَ وَالزُّهْدَ عَلَى الْكُفْرِ وَالضَّلَالَةِ. وَلَمَّا طَلَبَ أَهْلُ يَثْرِبَ مِنَ النَّبِيِّ (ﷺ) رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِهٖ يُعَلِّمُهُمُ الْقُرْآنَ وَيُفَقِّهُهُمْ فِي الدِّيْنِ، اِخْتَارَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ أَصْحَابِهٖ، لِيُعَلِّمَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ وَأَحْكَامَ الدِّيْنِ.

اور جب اسلام کی دعوت آئی تو حضرت مصعب رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے اور آپ رضی اللہ عنہ شروع میں (اسلام) لانے والوں میں سے تھے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے ایمان اور پرہیزگاری کو کفر اور گمراہی پر ترجیح دی اور جب یثرب والوں نے نبی ﷺ سے آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی مانگا جو انہیں قرآن کریم سکھائے اور دین کے (احکام کے) بارے میں سمجھائے تو رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے آپ رضی اللہ عنہ کو چنا تاکہ آپ (انصاری) مسلمانوں کو قرآن کریم اور دین کے احکام سکھائیں۔

وَحَمَلَ مُصْعَبٌ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) الْأَمَانَةَ مُسْتَعِيْنًا بِمَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنْ عَقْلٍ رَاجِحٍ وَخُلُقٍ كَرِيْمٍ وَإِيْمَانٍ رَاسِخٍ فَأَحَبَّهُ الْأَنْصَارُ وَأَقْبَلُوْا عَلَى دِيْنِ الْإِسْلَامِ أَفْوَاجًا، وَامْتَلَأَتْ قُلُوْبُهُمْ بِالْإِيْمَانِ وَآيَاتِ اللّٰهِ الْبَيِّنَاتِ.

اور حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے (اس) ذمہ داری کو نبھایا اپنی خداداد زبردست ذہانت اور اچھے اخلاق اور پختہ ایمان کی مدد سے، پس انصار نے آپ کو پسند کیا اور گروہ در گروہ دین اسلام قبول کیا، اور ان کے دل ایمان اور اللہ تعالی کی واضح آیات (کی برکت) سے بھر گئے۔

وَعِنْدَ مَا وَصَلَ مُصْعَبٌ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) إِلَى الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ لَمْ يَكُنْ بِهَا إِلَّا اثْنَا عَشَرَ مُسْلِمًا وَلَمْ يَمْضِ بَيْنَهُمْ سِوَى بِضْعَةِ أَشْهُرٍ حَتَّى أَقْبَلُوْا عَلَى الْإِسْلَامِ بِحُبٍّ وَإِيْمَانٍ وَزَادَ عَدَدُهُمْ وَتَمَكَّنَ الْإِيْمَانُ مِنْ قُلُوْبِهِمْ

اور جب حضرت مصعب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صرف بارہ مسلمان تھے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ صرف چند مہینے ہی ان کے ساتھ رہے، یہاں تک کہ ان لوگوں نے ایمان اور محبت سے اسلام قبول کر لیا اور ان کی تعداد بڑھ گئی اور ایمان ان کے دلوں میں گھر کر گیا۔

وَكَانَ مُصْعَبٌ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ فَقَدْ هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ عَدَدُهُمْ ثَلَاثَةً وَثَمَانِيْنَ رَجُلًا مَا عَدَا النِّسَاءَ وَالْأَطْفَالَ.

اور حضرت مصعب رضی اللہ عنہ شروع شروع کے مہاجرین میں سے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے ساتھ (ملک) حبشہ کی طرف ہجرت کی ان (مہاجرین) کی تعداد عورتوں اور بچوں کے علاوہ تراسی (۸۳) تھی۔

كَمَا هَاجَرَ مَعَ الرَّسُوْلِ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ وَحَمَلَ رَايَةَ الْجِهَادِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ لِلْهِجْرَةِ وَانْتَصَرَ فِيْهَا الْمُسْلِمُوْنَ اِنْتِصَارًا عَظِيْمًا. وَكَذٰلِكَ حَمَلَ الرَّايَةَ فِيْ غَزْوَةِ أُحُدٍ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ لِلْهِجْرَةِ وَدَافَعَ عَنِ الْإِسْلَامِ دِفَاعَ الْأَبْطَالِ. وَلَمْ يَتْرُكِ الرَّايَةَ مِنْ يَدِهٖ حَتّٰى سَقَطَ شَهِيْدًا وَهُوَ يَرْفَعُ رَايَةَ الْإِسْلَامِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی، اور آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے دوسرے سال غزوۂ بدر میں جہاد کا جھنڈا اٹھایا، اور اس (لڑائی) میں مسلمانوں کو زبردست کامیابی ملی۔ اور اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے تیسرے سال غزوہ احد میں (جہاد کا) جھنڈا اٹھایا۔ اور انہوں نے بہادروں کی طرح اسلام کا دفاع کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے جھنڈا نہ چھوڑا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ شہید ہو کر گر پڑے اور آپ رضی اللہ عنہ (اس وقت بھی) اسلام کا جھنڈا بلند کیے ہوئے تھے۔ اللہ تعالی نے فرمایا۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ إِنْ شَآءَ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (الْأَحْزَابُ: ۲۳-۲۴) فَلْيَكُنْ هُوَ وَأَمْثَالُهٗ قُدْوَةً لَّنَا فِيْ حَيَاتِنَا.

مومنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دیا جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا، پس ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہوں نے نذر پوری کی اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو انتظار کرتے ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی تاکہ اللہ تعالی سچوں کو ان کے سچ کی جزا دے اور منافقوں کو عذاب دے۔ اگر وہ چاہے انہیں معاف کر دے بے شک اللہ تعالی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ پس چاہیے کہ وہ (حضرت مصعب رضی اللہ عنہ) اور ان جیسے لوگ ہماری زندگی کے لیے نمونہ ہوں۔

## اَلْكَلِمَاتُ الْجَدِيْدَةُ (جدید/نئے الفاظ)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| عِزٌّ | عزت۔وقار | آثَرَ | ترجیح دی |
| اَلْبَيِّنَاتُ | واضح | رَايَةٌ | جھنڈا |
| نَحْبٌ | نذر | تَبْدِيْلًا | تبدیلی |
| غَفُوْرٌ | بخشنے والا | يَثْرِبُ | مدینہ منورہ کا پرانا نام |
| رَاجِحٌ | امتیازی | | |

## اَلتَّرَاكِيْبُ الْجَدِيْدَةُ (جدید تراکیب)

- فِيْ بَيْتِ عِزٍّ وَّ شَرَفٍ — عزت و شرافت والے گھر میں۔
- آثَرَ الْإِيْمَانَ عَلَى الْكُفْرِ — اس نے کفر پر ایمان کو ترجیح دی۔
- حَمَلَ الْأَمَانَةَ — اس نے ذمہ داری کو قبول کیا۔
- حَمَلَ رَايَةَ الْجِهَادِ — اس نے جہاد کا جھنڈا اٹھایا۔
- حَتّٰى سَقَطَ شَهِيْدًا — یہاں تک کہ گر کر شہید ہو گیا۔
- صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ — انہوں نے جو اللہ سے وعدہ کیا اس کو سچ کر دکھایا۔
- وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ — اور ان میں سے وہ ہیں جو انتظار کرتے ہیں۔
- وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا — انہوں نے اپنے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

## اَلتَّدْرِيْبَاتُ (مشقیں)

### اَلتَّدْرِيْبُ الْأَوَّلُ (پہلی مشق)

☆ أَجِبْ عَمَّا يَأْتِيْ: (درج ذیل کا جواب دو)

س ۱: أَيْنَ نَشَأَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ)؟
حضرت مصعب بن عمیر (رضی اللہ عنہ) نے کہاں پرورش پائی؟

ج: نَشَأَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ فِيْ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ
حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں پرورش پائی

س ۲: مَا الدَّلِيْلُ عَلَى حُبِّهٖ لِلْإِسْلَامِ؟
ان کی اسلام سے محبت پر کیا دلیل ہے؟

ج: اَلدَّلِيْلُ أَنَّهٗ أَسْلَمَ أَوَّلًا وَآثَرَ الْإِيْمَانَ عَلَى الْكُفْرِ وَهَاجَرَ وَقَاتَلَ الْكُفَّارَ فِيْ غَزْوَتَيْنِ وَحَصَلَ الشَّهَادَةَ.
اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اولین مسلمانوں میں سے تھے اور کفر پر ایمان کو ترجیح دی اور ہجرت کی اور دو لڑائیوں میں کفار سے لڑے اور شہادت حاصل کی۔

س ۳: لِمَاذَا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) لِأَهْلِ يَثْرِبَ؟
اسے (مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو) رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کی طرف کس لیے بھیجا؟

ج: بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) لِيُعَلِّمَ أَهْلَ يَثْرِبَ الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ وَأَحْكَامَ الدِّيْنِ.



اسے (مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ) کو رسول اللہ ﷺ نے اس لیے بھیجا تاکہ آپ رضی اللہ عنہ اہل مدینہ کو قرآن حکیم اور احکام دین سکھائیں۔

س ۴: كَيْفَ دَافَعَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ (رضی اللہ عنہ) عَنْ رَايَةِ الْإِسْلَامِ فِيْ غَزْوَةِ أُحُدٍ؟
حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد میں اسلامی جھنڈے کا دفاع کس طرح کیا؟

ج: دَافَعَ مُصْعَبٌ (رضی اللہ عنہ) عَنْ رَايَةِ الْإِسْلَامِ فِيْ غَزْوَةِ أُحُدٍ دِفَاعَ الْأَبْطَالِ.
حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد میں اسلام کے جھنڈے کا دفاع بہادروں کی طرح کیا۔

س ۵. لِمَاذَا نَعُدُّ مُصْعَبًا رضی اللہ عنہ مِنَ السَّابِقِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ؟
ہم مصعب رضی اللہ عنہ کو پہلے ایمان لانے والوں میں کیوں شمار کرتے ہیں؟

ج: نَعُدُّ مُصْعَبًا رضی اللہ عنہ مِنَ السَّابِقِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ لِأَنَّهٗ أَسْلَمَ لَمَّا بَدَأَتِ الدَّعْوَةُ الْإِسْلَامِيَّةُ.
ہم مصعب رضی اللہ عنہ کو پہلے ایمان لانے والوں میں شمار کرتے ہیں کیونکہ وہ اس وقت ایمان لائے جب دعوت اسلامی کا آغاز ہوا۔

### اَلتَّدْرِيْبُ الثَّانِيْ (دوسری مشق)

☆ (خَاطِبْ بِالْعِبَارَةِ الْآتِيَةِ الْمُفْرَدَةَ الْمُثَنّٰى وَالْجَمْعَ بِنَوْعَيْهِ الْمُذَكَّرِ وَالْمُؤَنَّثِ)
درج ذیل عبارت کو واحد، تثنیہ اور جمع مذکر و مؤنث کے ذریعے خطاب کریں۔

"أَنْتَ تَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَتَحْرِصُ عَلٰى أَنْ تُسَاعِدَ النَّاسَ."
تو نیکی کا حکم دیتا ہے اور لوگوں کی مدد کرنا چاہتا ہے۔

جواب: ۱۔ واحد مؤنث:
أَنْتِ تَأْمُرِيْنَ بِالْخَيْرِ وَتَحْرِصِيْنَ عَلٰى أَنْ تُسَاعِدِي النَّاسَ.
تو نیکی کا حکم دیتی ہے اور لوگوں کی مدد کرنا چاہتی ہے

۲۔ تثنیہ مذکر: أَنْتُمَا تَأْمُرَانِ بِالْخَيْرِ وَتَحْرِصَانِ عَلٰى أَنْ تُسَاعِدَا النَّاسَ.
تم دونوں نیکی کا حکم دیتے ہو اور لوگوں کی مدد کرنا چاہتے ہو

۳۔ تثنیہ مؤنث: أَنْتُمَا تَأْمُرَانِ بِالْخَيْرِ وَتَحْرِصَانِ عَلٰى أَنْ تُسَاعِدَا النَّاسَ.
تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور لوگوں کی مدد کرنا چاہتے ہو

۴۔ جمع مذکر: أَنْتُمْ تَأْمُرُوْنَ بِالْخَيْرِ وَتَحْرِصُوْنَ عَلٰى أَنْ تُسَاعِدُوا النَّاسَ.
تم سب مرد نیکی کا حکم دیتے ہیں اور تم سب مرد لوگوں کی مدد کرنے کی خواہش رکھتے ہو۔

۵۔ جمع مؤنث: أَنْتُنَّ تَأْمُرْنَ بِالْخَيْرِ وَتَحْرِصْنَ عَلٰى أَنْ تُسَاعِدْنَ النَّاسَ.
تم نیکی کا حکم دیتی ہو اور لوگوں کی مدد کرنا چاہتی ہو۔

## اَلْقَوَاعِدُ النَّحْوِيَّةُ (نحوی قواعد)

اَلْأَمْثِلَةُ (مثالیں):

| | |
|---|---|
| ۱۔ تَبَسَّمَتْ فَاطِمَةُ ضَاحِكَةً مِنْ قَوْلِ أُخْتِهَا. | پس فاطمہ اپنی بہن کی بات سے قہقہہ لگا کر ہنسی۔ |
| ۲۔ جَاءَ الْمُعَلِّمُوْنَ وَفِيْ أَيْدِيْهِمْ كُتُبٌ. | مسلمان اس حال میں آئے کہ ان کے ہاتھوں میں کتابیں تھیں |
| ۳. مَرَّتِ السَّيَّارَةُ مُسْرِعَةً. | کار جلدی سے گزری |
| ۴۔ رَأَيْتُ الْوَلَدَ يَكْتُبُ دَرْسَهٗ. | میں نے لڑکے کو اپنا سبق لکھتے ہوئے دیکھا |
| ۵. مَا عَمِلُوْا إِلَّا كَارِهِيْنَ. | انہوں نے نہ چاہتے ہوئے کام کیا |

### اَلْقَاعِدَةُ: اَلْحَالُ وَذُوالْحَالِ

۱. اَلْحَالُ وَصْفٌ يُبَيِّنُ هَيْئَةَ الْفَاعِلِ أَوِ الْمَفْعُوْلِ بِهٖ أَوْ كِلَيْهِمَا وَقْتَ حُدُوْثِ الْفِعْلِ.
حال ایسا وصف ہے جو فعل کے مواقع ہونے کے وقت فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرتا ہے۔

۲. قَدْ يَكُوْنُ الْحَالُ مُفْرَدًا جُمْلَةً إِسْمِيَّةً أَوْ فِعْلِيَّةً.
حال مفرد ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ یا اسمیہ ہوتا ہے۔

۳. إِذَا كَانَ الْحَالُ جُمْلَةً فَلَابُدَّ فِيْهَا مِنْ ضَمِيْرٍ رَابِطٍ يَرْجِعُ إِلٰى ذِي الْحَالِ.
جب حال جملہ ہو تو ضروری ہے کہ اس میں ضمیر رابط ہو جو ذوالحال کی طرف لوٹتی ہے

۴. إِذَا كَانَ الْحَالُ جُمْلَةً إِسْمِيَّةً فَهِيَ تَبْدَأُ بِالْوَاوِ.
جب حال جملہ اسمیہ ہو تو اس وقت وہ واؤ سے شروع ہوتا ہے

۵. اَلْحَالُ مِنَ الْمَنْصُوْبَاتِ وَيَكُوْنُ نَكِرَةً وَأَمَّا ذُوالْحَالِ فَيَكُوْنُ مَعْرِفَةً.
حال منصوبات میں سے ہے اور نکرہ ہوتا ہے جہاں تک ذوالحال کا تعلق ہے تو وہ معرفہ ہوتا ہے

۶. اَلْحَالُ يُطَابِقُ ذَا الْحَالِ فِي التَّذْكِيْرِ وَالتَّأْنِيْثِ وَكَذٰلِكَ فِي الْإِفْرَادِ وَالتَّثْنِيَةِ وَالْجَمْعِ.
حال تذکیر و تانیث، مفرد، تثنیہ اور جمع ہونے میں ذوالحال کے مطابق ہوتا ہے۔

### اَلتَّدْرِيْبُ الثَّالِثُ (تیسری مشق)

☆ أَكْمِلِ الْجُمَلَ الْآتِيَةَ بِوَضْعِ كَلِمَةٍ أَوْ عِبَارَةٍ مُنَاسِبَةٍ فِيْمَا بَيْنَ الْقَوْسَيْنِ:
قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ لگا کر جملے مکمل کریں۔

۱. رَأَيْتُهٗ جَالِسًا فِيْ مَكْتَبِهٖ. (جَالِسٌ. جَالِسَانِ. جَالِسًا. جَالِسَةً)
میں نے اس کو اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔

۲. جَاءَتْ فَاطِمَةُ مُسْرِعَةً إِلٰى بَيْتِهَا. (مُسْرِعَةٍ. مُسْرِعَةً. مُسْرِعًا. مُسْرِعَةٌ)
فاطمہ دوڑتی ہوئی اپنے گھر کی طرف آئی۔

۳. وَجَدْتُ الْبَابَيْنِ مَفْتُوْحَيْنِ. (مَفْتُوْحَةً. مَفْتُوْحًا. مَفْتُوْحٌ. مَفْتُوْحَيْنِ)
میں نے دو دروازے کھلے ہوئے دیکھے۔

۴. دَخَلُوْا فِي الْبَيْتِ وَهُمْ مَسْرُوْرُوْنَ.
(وَهُوَ مَسْرُوْرٌ. هُمْ مَسْرُوْرُوْنَ. اَلْمَسْرُوْرِيْنَ. وَهُمْ مَسْرُوْرُوْنَ)
وہ خوش خوش اپنے گھر میں داخل ہوئے۔

### اَلتَّدْرِيْبُ الرَّابِعُ (چوتھی مشق)

☆ اِقْرَأْ مَا يَأْتِيْ مِنَ الْجُمَلِ ثُمَّ عَيِّنْ فِيْهَا الْحَالَ وَبَيِّنْ نَوْعَهٗ.
درج ذیل جملوں کو پڑھو پھر ان میں حال اور ان کی نوعیت بتاؤ۔

۱. فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا.
جواب: پس آپ اس کی بات سے مسکرائے
الحال: ضَاحِكًا — نوع: مفرد (جملہ فعلیہ)

۲. جَآءُوْا أَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ.
جواب: وہ شام کو روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس آئے
الحال: يَبْكُوْنَ — نوع: مفرد (جملہ فعلیہ)

۳. دَخَلَ فِي الصَّفِّ وَفِيْ يَدِهٖ كِتَابٌ.
جواب: وہ جماعت میں داخل ہوا اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں کتاب تھی۔
الحال: وَفِيْ يَدِهٖ كِتَابٌ — نوع: مفرد (جملہ اسمیہ)

۴. رَأَيْتُهٗ يَمْشِيْ إِلٰى بَيْتِهٖ.
جواب: میں نے اس کو اپنے گھر کی طرف جاتے ہوئے دیکھا
الحال: يَمْشِيْ إِلٰى بَيْتِهٖ — نوع: مفرد (جملہ فعلیہ)

۵. وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا.
اور آپ کو تمام جہانوں کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔
الحال: بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا — نوع: مفرد

## اَلتَّدْرِيْبُ الْخَامِسُ (پانچویں مشق)

### تَعْبِيْرٌ تَحْرِيْرِيٌّ (تحریری مشق)

☆ اُكْتُبْ عَشْرَ جُمَلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ آخَرَ كَانَ لَهُ دَوْرٌ فِيْ دِفَاعٍ عَنْ رَايَةِ الْإِسْلَامِ.
مَثَلًا: (جَعْفَرُ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ)
کسی اور مجاہد کے بارے میں دس جملے لکھیں جس کا اسلامی جھنڈے کے دفاع میں کردار ہو۔ مثلاً جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ غزوہ موتہ میں

كَانَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ اِبْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَخُوْهُ مِنَ الرَّضَاعِ. كَانَ أَشَدَّ شَبَهًا بِالنَّبِيِّ ﷺ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. كَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ فَقَدْ هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ. فِيْ أَوَائِلِ السَّنَةِ الثَّامِنَةِ لِلْهِجْرَةِ جَهَّزَ الرَّسُوْلُ ﷺ جَيْشًا لِمُنَازَلَةِ الرُّوْمِ. حَمَلَ جَعْفَرُ رَايَةَ الْإِسْلَامِ وَدَخَلَ بَعِيْدًا فِيْ صُفُوْفِ الرُّوْمِ. وَظَلَّ يَجُوْلُ فِيْ صُفُوْفِ الْأَعْدَاءِ بِسَيْفِهِ حَتّٰى أَصَابَتْهُ ضَرْبَةٌ قَطَعَتْ يَمِيْنَهُ. فَأَخَذَ الرَّايَةَ بِشِمَالِهِ فَمَا لَبِثَ أَنْ أَصَابَتْهُ أُخْرٰى قَطَعَتْ شِمَالَهُ. فَأَخَذَ الرَّايَةَ بِصَدْرِهِ وَعَضُدَيْهِ فَمَا لَبِثَ أَنْ أَصَابَتْهُ ثَالِثَةٌ فَقَسَمَتْهُ نِصْفَيْنِ. فَأَخَذَ الرَّايَةَ مِنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ. حَزِنَ الرَّسُوْلُ ﷺ أَشَدَّ فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي الْجَنَّةِ.

جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول کے چچا کے بیٹے اور آپ ﷺ کے رضاعی بھائی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے بہت مشابہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ مہاجرین اولین میں سے تھے پس آپ رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کے پہلے آٹھ سالوں میں رسول اکرم ﷺ نے رومیوں سے لڑنے کے لیے ایک لشکر تیار کیا۔ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اسلام کا جھنڈا اٹھایا اور رومی صفوں میں دور تک چلے گئے وہ اپنی تلوار لے کر دشمنوں کی صفوں میں گھوم رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو چوٹ لگی جس سے آپ رضی اللہ عنہ کا دایاں ہاتھ کٹ گیا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا آپ رضی اللہ عنہ کو ایک اور چوٹ آئی جس سے آپ رضی اللہ عنہ کا بایاں ہاتھ کٹ گیا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اپنے سینے اور دونوں کندھوں کے ساتھ تھام لیا آپ رضی اللہ عنہ کو فوراً ہی ایک اور چوٹ آئی جس نے آپ رضی اللہ عنہ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پس ان سے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لے لیا۔ رسول اللہ ﷺ کو (ان کی شہادت کا) سخت غم ہوا اور حضور ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں نے جعفر کو جنت میں دیکھا ہے۔''

## اَلتَّدْرِيْبُ السَّادِسُ (چھٹی مشق)

☆ تَرْجِمْ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ: (عربی میں ترجمہ کرو)

۱۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو یثرب میں تعلیم دین کے لیے بھیجا گیا تھا۔
أُرْسِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ إِلٰى يَثْرِبَ لِتَعْلِيْمِ الدِّيْنِ۔

۲۔ وہ ایک بہترین معلم و مبلغ ثابت ہوئے۔
هُوَ ثَبَتَ أَحْسَنَ مُعَلِّمٍ وَّ مُبَلِّغٍ.

۳۔ ان کے طریق تبلیغ سے متاثر ہو کر کئی لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔
دَخَلَ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فِيْ حَلْقَةِ الْإِسْلَامِ مُتَأَثِّرًا عَنْ طَرِيْقِ تَبْلِيْغِهِ.

۴۔ وہ اسلامی لشکر کے جھنڈے کی حفاظت کرتے ہوئے غزوہ احد میں شہید ہوئے۔
قُتِلَ فِيْ غَزْوَةِ أُحُدٍ مُحَافِظًا عَنْ رَايَةِ جَيْشِ الْإِسْلَامِ.

۵۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور دیگر مجاہدین اسلام کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ امین
جَزَاهُ اللّٰهُ وَ مُجَاهِدِيْ الْإِسْلَامِ الْآخِرِيْنَ خَيْرًا آمِيْن.

## اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ (پانچواں سبق)

## اَلتُّرَاثُ الْحَضَارِيُّ الْإِسْلَامِيُّ اسلامی تہذیب کا ورثہ

مَجِيْدَة: (لِزَمِيْلَتِهَا فَرِيْدَةَ) مَا التُّرَاثُ الْحَضَارِيُّ الْإِسْلَامِيُّ يَا فَرِيْدَة؟
(مجیدہ اپنی ہم جماعت فریدہ سے (سوال کرتی ہے)) اے فریدہ! اسلامی تہذیبی ورثہ (سے مراد) کیا ہے؟

فَرِيْدَة: اَلتُّرَاثُ الْحَضَارِيُّ الْإِسْلَامِيُّ مَا وَرِثْنَاهُ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَآبَائِنَا وَأَجْدَادِنَا مِثْلَ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْعُلُوْمِ وَالْآدَابِ وَالْقِيَمِ الثَّقَافِيَّةِ وَالتَّقَالِيْدِ الْاِجْتِمَاعِيَّةِ
فریدہ: اسلامی تہذیبی ورثہ (سے مراد ہے) جو ہم نے اپنے نیک بزرگوں اور باپ دادا سے ورثہ میں پایا ہو، جیسے اخلاق، اعمال، علوم و آداب، ثقافتی قدریں اور سماجی روایات۔

مَجِيْدَة: وَمَا هِيَ الْحَضَارَةُ؟
مجیدہ: اور تہذیب سے کیا (مراد) ہے؟

فَرِيْدَة: اَلْحَضَارَةُ هِيَ حَيَاةُ الْإِنْسَانِ الْمُنَظَّمَةُ الرَّاقِيَةُ فِي الْمُدُنِ وَالْقُرٰى سَوَاءٌ كَانَ ذٰلِكَ رُوْحِيًّا أَوْ مَادِّيًّا.
فریدہ: تہذیب (سے مراد) انسانوں کی شہروں اور دیہاتوں میں منظم ترقی یافتہ زندگی ہے خواہ وہ (ترقی) روحانی ہو یا مادی۔

مَجِيْدَة: كَيْفَ يَمْتَازُ الْحَضَارَةُ الْإِسْلَامِيَّةُ مِنَ الْحَضَارَةِ الْمُعَاصِرَةِ؟
مجیدہ: اسلامی تہذیب موجودہ (جدید) تہذیب سے کس طرح نمایاں (اور بہتر) ہے؟

فَرِيْدَة: اَلْحَضَارَةُ الْإِسْلَامِيَّةُ نِظَامٌ مُعْتَدِلٌ مِنَ الْحَيَاةِ وَهِيَ تَجْمَعُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْمَادَّةِ وَأَمَّا الْحَضَارَةُ الْمُعَاصِرَةُ فَهِيَ مَادِّيَّةٌ فَقَطْ وَلَا صِلَةَ بِالْقِيَمِ الرُّوْحِيَّةِ
فریدہ: اسلامی تہذیب زندگی کا ایک معتدل نظام ہے اور یہ روح اور مادیت کا مجموعہ ہے جب کہ موجودہ (جدید) تہذیب صرف اور صرف مادیت ہے اور اس کا روحانی قدروں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مَجِيْدَة: كَيْفَ تَجْمَعُ الْحَضَارَةُ الْإِسْلَامِيَّةُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْمَادَّةِ؟
مجیدہ: اسلامی تہذیب روح اور مادہ کو کس طرح جمع کرتی ہے؟

فَرِيْدَة: اَلْحَضَارَةُ الْإِسْلَامِيَّةُ تَقُوْمُ عَلَى الْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَالْعَلَاقَةِ الصَّحِيْحَةِ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَمَا حَوْلَهُ وَمَنْ حَوْلَهُ وَالْجَمْعُ بَيْنَ حَسَنَاتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
فریدہ: اسلامی تہذیب قائم ہے اللہ پر ایمان لانے اور انسان کا اپنے (اردگرد) ماحول سے اور جو کچھ اس کے اردگرد (افراد اور اشیاء موجود) ہیں ان سے صحیح تعلق اور دنیا اور آخرت کی نیکیوں کو جمع کرنے سے قائم ہے۔

مَجِيْدَة: وَهَلْ هِيَ تُعْلِيْ مِنْ شَأْنِ الرُّوْحِ؟
مجیدہ: اور کیا یہ (اسلامی تہذیب) روح کی حالت کو بلند کرتی ہے؟

فَرِيْدَة: نَعَمْ! لَقَدْ جَاءَ الْإِسْلَامُ كَدِيْنِ الْعَدْلِ وَالْاِعْتِدَالِ وَكَدِيْنِ الْقِيَمِ الرُّوْحِيَّةِ وَالْخُلُقِيَّةِ فِيْ بِنَاءِ ضَمِيْرِ الْمُسْلِمِ وَتَطْهِيْرِهِ مِنْ أَدْنَاسِ الشِّرْكِ وَالْعِصْيَانِ
فریدہ: جی ہاں! اسلام دین عدل اور اعتدال ہے جو روحانی اور اخلاقی اقدار کے لحاظ سے مسلمان کے ضمیر کی تعمیر اور اسے شرک و نافرمانی کی نجاستوں سے پاک کرنے کے لیے آیا ہے۔

مَجِيْدَة: لِمَاذَا فَتَحَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبِلَادَ؟
مجیدہ: مسلمانوں نے (دوسرے) ممالک کیوں فتح کیے؟

فَرِيْدَة: قَدْ فَتَحُوْهَا لِيَنْشُرُوْا فِيْهَا دِيْنَ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوْا الْعَدْلَ بَيْنَ أَهْلِهَا وَيَخْدُمُوْهُمْ وَيَهْدُوْهُمْ إِلَى الْحَقِّ
فریدہ: انہوں نے (دوسرے) ممالک اس لیے فتح کیے تاکہ وہاں اللہ کے دین کو پھیلائیں۔ اور وہاں کے لوگوں میں عدل و انصاف قائم کریں اور ان کی خدمت کریں اور ان کی حق (سچ) کی طرف رہنمائی کریں۔

مَجِيْدَة: كَيْفَ كَانَ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ يُوْصُوْنَ الْجُيُوْشَ الْإِسْلَامِيَّةَ حِيْنَ تُرِيْدُ الْجِهَادَ؟
مجیدہ: خلفائے راشدین جب جہاد کرنے کا ارادہ کرتے تو اسلامی لشکروں کو کیا ہدایت کرتے تھے؟

فَرِيْدَة: قَدْ أَوْصٰى أَبُوْبَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) جَيْشَهُ بِأَنْ لَا يَقْتُلُوا الْأَبْرِيَاءَ مِنَ الشُّيُوْخِ وَالْأَطْفَالِ وَالنِّسَاءِ وَرِجَالِ الدِّيْنِ وَلَا يُحْرِقُوا الْمَزَارِعَ وَلَا يُمَثِّلُوْا بِالْقَتْلٰى وَأَنْ يَدْعُوْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ أَوْ يَقْبَلُوْا مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ.
فریدہ: حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے اپنے لشکر کو ہدایت کی کہ وہ بے گناہ بوڑھوں، بچوں، عورتوں اور مذہبی لوگوں کو قتل نہ کریں، اور نہ ہی کھیتیوں کو جلائیں اور نہ ہی قتل ہونے والوں کی لاشوں کو بگاڑیں، اور ان کو اسلام کی دعوت دیں یا ان سے جزیہ قبول کریں۔



مَجِيْدَة: وَمَا هِيَ الْقِيَمُ الْحَضَارِيَّةُ الَّتِيْ وَرِثْنَاهَا مِنْ أَجْدَادِنَا؟
مجیدہ: اور وہ تہذیبی قدریں کون سی ہیں جو ہم نے اپنے باپ دادا سے ورثہ میں پائی ہیں؟

فَرِيْدَة: لَقَدْ وَرِثْنَا مِنْهُمْ ذَخَائِرَ الْعِلْمِ وَالْأَدَبِ كَمَا وَرِثْنَا مِنْهُمُ التَّقَالِيْدَ التَّارِيْخِيَّةَ وَالْقِيَمَ الرُّوْحِيَّةَ وَالْخُلُقِيَّةَ بِالْإِضَافَةِ إِلَى الْفُنُوْنِ وَالْآدَابِ الْاِجْتِمَاعِيَّةِ وَالْمَظَاهِرِ الْمَدَنِيَّةِ وَالْعُمْرَانِيَّةِ مِثْلَ مَسْجِدِ قُرْطُبَةَ وَقَصْرِ الْحَمْرَاءِ فِي الْأَنْدَلُسِ وَتَاجْ مَحَلْ فِي الْهِنْدِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْمَفَاخِرِ.
فریدہ: ہم نے ان سے علم و ادب کے ذخیرے ورثے میں پائے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے ورثہ میں پایا تاریخی روایات کو اور روحانی و اخلاقی قدروں کو اور اسی طرح ہمیں سماجی فنون و آداب اور شہریت و عمرانیات کے آثار ملے ہیں جیسے مسجد قرطبہ اور قصر الحمرا اندلس میں تاج محل ہندوستان میں اور اس کے علاوہ دوسری قابل فخر عمارات۔

مَجِيْدَة: وَهَلِ الْعَقَائِدُ وَالْعِبَادَاتُ الْإِسْلَامِيَّةُ مِنَ التُّرَاثِ الْحَضَارِيِّ؟
مجیدہ: کیا اسلامی عقیدے اور اسلامی عبادات بھی تہذیبی ورثہ میں سے ہیں؟

فَرِيْدَة: طَبْعًا! هٰذِهِ كُلُّهَا مِنَ التُّرَاثِ الْحَضَارِيِّ الْإِسْلَامِيِّ
فریدہ: جی ہاں! یہ سب کچھ اسلامی تہذیبی ورثہ ہے۔

## اَلْكَلِمَاتُ الْجَدِيْدَةُ (جدید/نئے الفاظ)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| اَلتُّرَاثُ | ورثہ، وراثت | اَلْحَضَارَةُ | تہذیب و تمدن |
| اَلسَّلَفُ | گزرے ہوئے بزرگ | اَلْقِيَمُ | اقدار |
| اَلتَّقَالِيْدُ | رسوم و رواج | اَلْمُعَاصِرَةُ | موجودہ |
| صِلَةٌ | تعلق | مَادَّةٌ | مادی |
| اَلْعَلَاقَةُ | تعلق | تُعْلِيْ | بلند کرتی ہے |
| أَدْنَاسٌ | میل کچیل، نجاستیں | اَلْعِصْيَانُ | نافرمانی |
| يَهْتَمُّ | اہتمام کرتا ہے | اَلْجَانِبُ | طرف |
| اَلْجُيُوْشُ | لشکروں، افواج | اَلْجِهَادُ | جہاد |
| اَلْمَزَارِعُ | کھیتیاں، فصلیں | اَلْمَظَاهِرُ | علامات |

## اَلتَّرَاكِيْبُ الْجَدِيْدَةُ (جدید ترکیبیں)

| | |
|---|---|
| اَلتُّرَاثُ الْحَضَارِيُّ الْإِسْلَامِيُّ | (اسلامی تہذیب کا ورثہ) |
| اَلْحَضَارَةُ الْمُعَاصِرَةُ | (جدید تہذیب) |
| اَلْقِيَمُ الثَّقَافِيَّةُ | (ثقافتی قدریں) |
| اَلتَّقَالِيْدُ الْاِجْتِمَاعِيَّةُ | (سماجی رسم و رواج) |
| دِيْنُ الْعَدْلِ وَالْاِعْتِدَالِ | (عدل و اعتدال کا دین) |
| ضَمِيْرُ الْمُسْلِمِ | مسلمان کا ضمیر |
| اَلْقِيَمُ الْحَضَارِيَّةُ | تہذیبی قدریں |
| اَلْقِيَمُ الْخُلُقِيَّةُ | اخلاقی قدریں |
| رِجَالُ الدِّيْنِ | مذہبی لوگ |
| اَلْمَظَاهِرُ الْعُمْرَانِيَّةُ | عمرانی علامات (عمارات وغیرہ) |

## اَلتَّدْرِيْبَاتُ (مشقیں)

## اَلتَّدْرِيْبُ الْأَوَّلُ (پہلی مشق)

☆ أَجِبْ عَنِ الْأَسْئِلَةِ الْآتِيَةِ: (حسب ذیل سوالات کے جواب دیں:)

س ۱: مِمَّنْ وَرِثْنَا نَحْنُ تُرَاثَنَا الْحَضَارِيَّ الْإِسْلَامِيَّ؟
ہم نے اسلامی تہذیب کی وراثت کن لوگوں سے حاصل کی؟
ج: وَرِثْنَاهُ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَآبَائِنَا وَأَجْدَادِنَا.
ہم نے یہ میراث گزرے زمانے کے نیک لوگوں اور اپنے باپ دادا سے حاصل کی۔

س ۲: مَا هِيَ أَقْسَامُ التُّرَاثِ الْحَضَارِيِّ الْإِسْلَامِيِّ الَّتِيْ ذَكَرَتْهَا فَرِيْدَةُ فِيْ جَوَابِهَا الْأَوَّلِ؟
اسلامی تہذیبی ورثے کی وہ کون سی اقسام ہیں جن کا ذکر فریدہ نے اپنے پہلے جواب میں کیا؟
ج: أَقْسَامُ التُّرَاثِ الْحَضَارِيِّ الْإِسْلَامِيِّ هِيَ الْأَخْلَاقُ وَالْأَعْمَالُ وَالْعُلُوْمُ وَالْآدَابُ وَالْقِيَمُ الثَّقَافِيَّةُ وَالتَّقَالِيْدُ الْاِجْتِمَاعِيَّةُ
اس اسلامی تہذیبی ورثے کی اقسام اخلاق، اعمال، علوم، آداب، ثقافتی اقدار اور سماجی روایات ہیں۔

س ۳: بِمَاذَا تَمْتَازُ الْحَضَارَةُ الْإِسْلَامِيَّةُ عَنِ الْحَضَارَةِ الْمُعَاصِرَةِ؟
اسلامی تہذیب موجود (جدید) تہذیب سے کس طرح نمایاں ہے؟
ج: اَلْحَضَارَةُ الْإِسْلَامِيَّةُ نِظَامٌ مُعْتَدِلٌ مِنَ الْحَيَاةِ وَهِيَ تَجْمَعُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْمَادَّةِ وَأَمَّا الْحَضَارَةُ الْمُعَاصِرَةُ فَهِيَ مَادِّيَّةٌ فَقَطْ وَلَا صِلَةَ لَهَا بِالْقِيَمِ الرُّوْحِيَّةِ.
اسلامی تہذیب زندگی کا ایک معتدل نظام ہے جو روح اور مادہ کو آپس میں اکٹھا کرتا ہے۔ جب کہ جدید تہذیب صرف مادی ہے جس کا روحانی اقدار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

س ۴: هَلِ الْحَضَارَةُ الْإِسْلَامِيَّةُ تَجْمَعُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْمَادَّةِ؟
کیا اسلامی تہذیب روح اور مادہ دونوں کو جمع کرتی ہے؟
ج: نَعَمْ، اَلْحَضَارَةُ الْإِسْلَامِيَّةُ تَجْمَعُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْمَادَّةِ
جی ہاں! اسلامی تہذیب روح اور مادہ دونوں کو باہم اکٹھا کرتی ہے۔

س ۵: بِمَاذَا أَوْصٰى أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ جَيْشَهُ؟
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو کس بات کی نصیحت کی؟
ج: أَوْصٰى أَبُوْبَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عنه) جَيْشَهُ أَنْ لَا يَقْتُلُوا الْأَبْرِيَاءَ مِنَ الشُّيُوْخِ وَالْأَطْفَالِ وَالنِّسَاءِ وَرِجَالِ الدِّيْنِ وَلَا يُحْرِقُوا الْمَزَارِعَ وَلَا يُمَثِّلُوْا بِالْقَتْلٰى وَأَنْ يَدْعُوْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ أَوْ يَقْبَلُوْا مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ.
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو وصیت کی کہ وہ بوڑھوں، بچوں اور عورتوں اور علمائے مذہب میں سے بے گناہوں کو قتل نہ کریں اور کھیتیوں کو نہ جلائیں اور نہ مقتولین کی شکلیں بگاڑیں اور ان کو اسلام کی دعوت دیں یا ان سے جزیہ قبول کریں۔

## اَلتَّدْرِيْبُ الثَّانِيْ (دوسری مشق)

☆ أَدْخِلِ الْكَلِمَاتِ الْآتِيَةَ فِيْ مَكَانٍ مُنَاسِبٍ مِنَ الْجُمْلَةِ التَّالِيَةِ.
حسب ذیل الفاظ کو نیچے دیے گئے جملوں میں مناسب جگہوں پر استعمال کریں۔
اَلْمُسْلِمُ، اَلْإِسْلَامُ، أَقْطَارٌ (بہت سے مختلف علاقے)، دَخَلَ، يَقْتُلُ، طِفْلًا.

فَتَحَ الْمُسْلِمُوْنَ بِلَادًا لِيَنْشُرُوْا فِيْهَا كَلِمَةَ اللّٰهِ فَلَمْ يُحْرِقُوا الْمَزَارِعَ وَلَمْ يُمَثِّلُوْا بِالْقَتْلٰى
ترجمہ: مسلمانوں نے (بہت سے) ممالک فتح کیے تاکہ وہ ان میں اللہ کے کلمے کو پھیلائیں پس انہوں نے نہ فصلوں کو جلایا اور نہ مقتولین کی شکلوں ہی کو بگاڑا۔

دَخَلَ الْمُسْلِمُ أَقْطَارًا لِيَنْشُرَ فِيْهَا الْإِسْلَامَ فَلَمْ يَحْرِقِ الْمَزَارِعَ وَلَمْ يَقْتُلْ طِفْلًا.
ترجمہ: مسلمان مختلف علاقوں میں داخل ہوں تاکہ وہاں اسلام پھیلائیں۔ پس اس (مسلمان) نے نہ تو کھیتیوں کو جلایا اور نہ ہی کسی بچے کو قتل کیا۔

## اَلْقَوَاعِدُ النَّحْوِيَّةُ (نحوی قواعد)

اَلْأَمْثِلَةُ (مثالیں):
(۱) اَلْفِعْلُ الصَّحِيْحُ (فعل صحیح)

جَمَعَ (ماضی) — يَجْمَعُ (مضارع) — جَمْعًا (جمع کرنا) (مصدر)

(۲) اَلْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ (فعل مضاعف)

رَدَّ (ماضی) — يَرُدُّ (مضارع) — رَدًّا (لوٹانا) (مصدر)

(۳) اَلْفِعْلُ الْمَهْمُوْزُ (فعل مہموز)

(i) سَأَلَ (ماضی) — يَسْأَلُ (مضارع) — سُؤَالًا (سوال کرنا) (مصدر)

(ii) أَخَذَ (ماضی) — يَأْخُذُ (مضارع) — أَخْذًا (پکڑنا، لینا) (مصدر)

(iii) قَرَأَ (ماضی) — يَقْرَأُ (مضارع) — قِرَاءَةً (پڑھنا) (مصدر)

(۴) اَلْفِعْلُ الْمُعْتَلُّ (فعل معتل)

(ا) وَرِثَ (ماضی) — يَرِثُ (مضارع) — وِرَاثَةً وَتُرَاثًا (وارث ہونا) (مصدر) (المثال)

(ب) قَامَ (ماضی) — يَقُوْمُ (مضارع) — قِيَامًا (کھڑا ہونا) (مصدر) (الاجوف)

(ج) دَعَا (ماضی) — يَدْعُوْ (مضارع) — دَعْوَةً وَدُعَاءً (بلانا) (مصدر) (ناقص)

(د) وَلِيَ (ماضی) — يَلِيْ (مضارع) — وِلَايَةً (اَللَّفِيْفُ الْمَفْرُوْقُ) بچانا (مصدر) (لفیف مفروق)

(ہ) رَوَى (ماضی) — يَرْوِيْ (مضارع) — رِوَايَةً (اَللَّفِيْفُ الْمَقْرُوْنُ) بیان کرنا، روایت کرنا (لفیف مقرون) (مصدر)

## اَلْقَاعِدَةُ (قاعدہ)

(۱) يَكُوْنُ الْفِعْلُ صَحِيْحًا إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْ بِنَائِهِ حَرْفُ عِلَّةٍ كَمَا فِي الْمِثَالِ الْأَوَّلِ.
فعل صحیح تب ہوتا ہے جب اس کی اصل میں کوئی حرف علت (ا۔و۔ی) نہ ہو جیسا کہ پہلی مثال میں ہے۔

(۲) وَيَكُوْنُ الْفِعْلُ مُضَاعَفًا إِذَا اجْتَمَعَ حَرْفَانِ مِنْ جِنْسٍ وَاحِدٍ فِيْ بِنَائِهِ كَمَا فِي الْمِثَالِ الثَّانِيْ.
فعل "مضاعف" تب ہوتا ہے جب اس کی اصل میں ایک جنس کے دو۔حروف اکٹھے ہو جائیں، جیسا کہ دوسری مثال میں ہے۔

(۳) وَيَكُوْنُ الْفِعْلُ مَهْمُوْزًا إِذَا كَانَ فِيْ بِنَائِهِ حَرْفُ الْهَمْزَةِ كَمَا فِي الْمِثَالِ الثَّالِثِ.
اور فعل "مہموز" تب ہوتا ہے جب اس کی اصل میں ہمزہ (ء) کا حرف آئے جیسا کہ تیسری مثال میں ہے۔

(۴)(ا) وَيَكُوْنُ الْفِعْلُ مُعْتَلًّا إِذَا كَانَ فِيْ بِنَائِهِ حَرْفٌ مِنْ حُرُوْفِ الْعِلَّةِ كَمَا فِي الْمِثَالِ الرَّابِعِ.
اور فعل "معتل" تب ہوتا ہے جب اس کی اصل میں حروف علت (ا۔و۔ی) میں سے کوئی حرف آئے، جیسا کہ چوتھی مثال میں ہے۔

(ب) وَإِذَا كَانَ فِيْ أَوَّلِ بِنَاءِ الْفِعْلِ حَرْفُ عِلَّةٍ فَهُوَ مِثَالٌ.
اور جب فعل کی اصل کا پہلا حرف، حرف علت ہو تو وہ فعل "مثال" ہوتا ہے۔

(ج) وَإِذَا كَانَ فِيْ وَسَطِ بِنَائِهِ حَرْفُ عِلَّةٍ فَهُوَ أَجْوَفُ.
اور جب اس کے اصل حروف میں سے درمیانی حرف علت ہو تو فعل "اجوف" ہوگا۔

(د) وَإِذَا كَانَ حَرْفُ الْعِلَّةِ فِيْ آخِرِ بِنَاءِ الْفِعْلِ فَهُوَ نَاقِصٌ.
اور جب حروف علت فعل کے اصل حروف میں سے آخری ہو تو فعل "ناقص" ہوتا ہے۔

(ہ) وَإِذَا اجْتَمَعَ حَرْفَانِ مِنْ حُرُوْفِ الْعِلَّةِ فَهُوَ لَفِيْفٌ مَفْرُوْقٌ كَانَ أَوْ مَقْرُوْنًا وَهٰذَا مَا يُسَمّٰى بِالْأَقْسَامِ السَّبْعَةِ مِنَ الْفِعْلِ.
اور جب کسی فعل میں دو حروف علت جمع ہو جائیں تو وہ "لفیف" ہوتا ہے، کبھی لفیف مقرون اور اس تقسیم کو "ہفت اقسام فعل" کہا جاتا ہے۔

## اَلتَّدْرِيْبُ الثَّالِثُ (تیسری مشق)

☆ ضَعْ صِفَةً مُنَاسِبَةً فِيْ كُلِّ مَكَانٍ خَالٍ وَمِنَ الْجُمَلِ الْآتِيَةِ:
نیچے دیے گئے جملوں کی خالی جگہ میں مناسب صفت لگائیں۔

۱. قَرَأْتُ كِتَابًا مُفِيْدًا بِالْأَمْسِ. میں نے کل ایک مفید کتاب پڑھی۔
۲. أَوْقِدِ الْمِصْبَاحَ فِيْ لَيْلَةٍ ... اندھیری رات میں چراغ روشن کرو۔
۳. رَأَيْتُ سَفِيْنَةً كَبِيْرَةً فِي الْمَاءِ. میں نے پانی میں بڑی کشتی دیکھی۔
۴. هٰذَا يَوْمٌ شَدِيْدٌ حَرُّهُ. یہ ایک ایسا دن ہے جس کی گرمی سخت ہے۔
۵۔ تَنَافَسُوْا فِي الْعَمَلِ الصَّالِحِ. نیک کام میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرو۔

## اَلتَّدْرِيْبُ الرَّابِعُ (چوتھی مشق)

☆ هَاتِ الْمَصْدَرَ وَالْمُضَارِعَ لِلْأَفْعَالِ الْآتِيَةِ وَبَيِّنْ نَوْعَهَا:
درج ذیل فعلوں کے مصدر اور مضارع بناؤ اور ان کی نوعیت بھی واضح کرو۔
وَعَدَ. قَالَ. بَاعَ. رَضِيَ. يَسَرَ. كَافَأَ. دَمْدَمَ. اٰمَنَ. وَرِثَ. وَلِيَ

جواب:

| افعال | مضارع | مصدر | نوعیت |
|---|---|---|---|
| وَعَدَ | يَعِدُ | وَعْدًا | مثال |
| قَالَ | يَقُوْلُ | قَوْلًا | اجوف |
| بَاعَ | يَبِيْعُ | بَيْعًا | اجوف |
| رَضِيَ | يَرْضٰى | رِضًا | ناقص |
| يَسَرَ | يَيْسِرُ | يُسْرًا | مثال |
| كَافَأَ | يُكَافِئُ | مُكَافَأَةً | مہموز |
| دَمْدَمَ | يُدَمْدِمُ | دَمْدَمَةً | مضاعف |
| اٰمَنَ | يُؤْمِنُ | اِيْمَانًا | مثال |
| وَرِثَ | يُوَرِّثُ | تَوْرِيْثًا | مثال مضاعف |
| وَلِيَ | يَلِيْ | وِلَايَةً | لفیف مفروق |

## اَلتَّدْرِيْبُ الْخَامِسُ (پانچویں مشق)

☆ اِسْتَخْرِجِ الْأَفْعَالَ مِنَ الْجُمَلِ الْآتِيَةِ وَبَيِّنْ نَوْعَهَا:
درج ذیل جملوں میں سے فعل تلاش کرو اور ان کی نوعیت واضح کرو۔

۱. سَمِعْتُ أَسَدًا زَئِيْرُهُ مُرْتَفِعٌ. (صحیح)
میں نے ایک ایسے شیر کو سنا جس کی دھاڑ بلند تھی۔

۲. قَدْ رَوٰى أَبُوْهُرَيْرَةَ أَحَادِيْثَ كَثِيْرَةً (لفیف مقرون)
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کثیر احادیث روایت کیں۔

۳۔ أَبْصَرْتُ طَائِرًا يُغَرِّدُ. (صحیح) میں نے ایک پرندے کو دیکھا جو چہچہا رہا تھا۔

۴. يُعْجِبُنِيْ طَالِبٌ يُذَاكِرُ دُرُوْسَهُ. (صحیح)
مجھے وہ طالب علم اچھا لگتا ہے جو اپنا سبق یاد کرتا ہے۔

۵. قَرَأْتُ كِتَابًا قِصَصُهُ مُمْتِعَةٌ. (مہموز)
میں نے ایسی کتاب پڑھی جس کی کہانیاں دلچسپ تھیں۔



۶. رَأَيْتُ سَيَّارَةً ثَمِيْنَةً سَارَتْ. (مہموز، صحیح)
میں نے ایک کار دیکھی جو بیری کار سے ملتی جلتی تھی۔

۷. الطَّالِبُ يَمْشِيْ إِلَى الْمَدْرَسَةِ. (ناقص)
طالب علم سکول پیدل چل کر جاتا ہے۔

## اَلتَّدْرِيْبُ السَّادِسُ (چھٹی مشق)

☆ إِسْتَخْرِجْ مِنَ الدَّرْسِ ثَمَانِيَةَ أَفْعَالٍ وَبَيِّنْ نَوْعَهَا:
سبق میں سے آٹھ افعال نکالیں اور ان کی قسم کی وضاحت کریں۔

جواب

| | اَلْأَفْعَالُ (افعال) | نَوْعُهَا (اس کی قسم) |
|---|---|---|
| ۱ | وُلِدَ | اَلْفِعْلُ الْمُعْتَلُّ (المثال) |
| ۲ | تَجْمَعُ | اَلْفِعْلُ الصَّحِيْحُ |
| ۳ | تَقُوْمُ | اَلْفِعْلُ الْمُعْتَلُّ (الاجوف) |
| ۴ | فَتَحَ | اَلْفِعْلُ الصَّحِيْحُ |
| ۵ | تُمْلِيْ | اَلْفِعْلُ الْمُعْتَلُّ (ناقص) |
| ۶ | تُوْصِيْ | اَلْفِعْلُ الْمُعْتَلُّ (لفیف مفروق) |
| ۷ | يَدْعُوْ | اَلْفِعْلُ الْمُعْتَلُّ (ناقص) |
| ۸ | يَنْتَاشُ | اَلْفِعْلُ الْمُعْتَلُّ (اجوف) |

## اَلتَّدْرِيْبُ السَّابِعُ (ساتویں مشق)

☆ تَرْجِمْ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ: (عربی میں ترجمہ کریں)

۱۔ انسان روح اور جسم سے عبارت ہے۔
اَلْإِنْسَانُ عِبَارَةٌ عَنِ الرُّوْحِ وَالْجِسْمِ.

۲۔ اسلام میں جہاد فرض ہے۔ اَلْجِهَادُ فَرْضٌ فِي الْإِسْلَامِ.

۳۔ مسلمان دوران جنگ بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو قتل نہیں کرتے۔
لَا يَقْتُلُ الْمُسْلِمُوْنَ الشُّيُوْخَ وَالْأَطْفَالَ وَالنِّسَاءَ فِي الْحَرْبِ.

۴۔ مقتولین کی لاشوں کو مثلہ کرنا (بگاڑنا) جائز نہیں۔
لَا تَجُوْزُ الْمُثْلَةُ بِالْقَتْلٰى.

۵۔ اسلام انسانی حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔
يَحْفَظُ الْإِسْلَامُ الْحُقُوْقَ الْإِنْسَانِيَّةَ.

## اَلدَّرْسُ السَّادِسُ (چھٹا سبق)

## مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ (مسلمان علماء)

۱. اَلرَّازِيُّ (رازی)

هُوَ أَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الرَّازِيُّ وُلِدَ فِي الْعِرَاقِ سَنَةَ ۳۲۰ھ وَاهْتَمَّ بِدِرَاسَةِ الطِّبِّ وَالصَّيْدَلَةِ فِيْ كُتُبِ الْيُوْنَانِ وَالْهُنُوْدِ وَلَمْ يَكْتَفِ بِالْقِرَاءَةِ بَلْ كَانَ يَعْتَمِدُ فِيْ طِبِّهِ عَلَى التَّجْرِبَةِ وَالْوَصْفِ الشَّامِلِ لِأَسْبَابِ الْمَرَضِ وَعَلَامَاتِهِ وَطُرُقِ عِلَاجِهِ وَكَانَ يُجَرِّبُ الْأَدْوِيَةَ عَلَى الْحَيَوَانَاتِ قَبْلَ أَنْ يُعَالِجَ بِهَا الْإِنْسَانَ تَبْلُغُ مُؤَلَّفَاتُهُ مِائَتَيْنِ وَأَرْبَعَةَ عَشَرَ كِتَابًا اِعْتَمَدَ عَلَيْهَا الطِّبُّ فِيْ أُوْرُوْبَّا مُنْذُ الْقَرْنِ السَّابِعَ عَشَرَ.

یہ ابوبکر محمد بن رازی ہیں جو عراق میں سن ۳۲۰ ہجری میں پیدا ہوئے، اور آپ نے یونانیوں اور ہندوؤں کی (لکھی ہوئی) کتابوں میں (علم) طب اور ادویات کے مطالعہ میں دلچسپی لی، آپ صرف پڑھنے پر اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ آپ اپنی طب میں تجربات، مرض کی وجوہات کی جامع تشخیص، اس کی علامات اور طریقہ علاج پر اعتماد کرتے تھے اور انسانوں کا دواؤں سے علاج کرنے سے پہلے وہ ان (دواؤں) کا حیوانوں پر تجربہ کر لیتے تھے۔ آپ کی تصنیفات کی تعداد 214 کتابوں تک پہنچ گئی ہے۔ سترھویں صدی سے یورپ کے (ممالک) کی طب ان کتابوں پر اعتماد کرتی ہے۔

۲. اَلْإِدْرِيْسِيُّ (ادریسی)

هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ إِدْرِيْسَ وُلِدَ سَنَةَ ۴۹۳ھ فِي الْمَغْرِبِ الْعَرَبِيِّ اِهْتَمَّ بِالدِّرَاسَاتِ الْجُغْرَافِيَّةِ وَكُتُبِ الرِّحْلَةِ وَالْتَقٰى بِالتُّجَّارِ وَالرَّحَّالَةِ وَكَانَ يَسْأَلُهُمْ عَنْ بِلَادِهِمْ، وَسَافَرَ إِلٰى بِلَادِ الشَّرْقِ وَزَارَ الْأَنْدَلُسَ وَبَعْضَ الْبِلَادِ الْإِسْلَامِيَّةِ الْأُخْرٰى وَعَمِلَ فِيْ صِقِلِّيَّةَ وَقَدْ صَنَعَ كُرَةً مِنَ الْفِضَّةِ وَرَسَمَ عَلَيْهَا خَرِيْطَةَ الْأَرْضِ وَشَرَحَ مَا رَسَمَهُ عَلَيْهَا فِيْ كِتَابِهِ "نُزْهَةُ الْمُشْتَاقِ" وَاهْتَمَّ بِالنَّبَاتَاتِ الطِّبِّيَّةِ وَأَلَّفَ فِيْهَا كِتَابًا سَمَّاهُ "اَلْجَامِعُ لِصِفَاتِ أَشْتَاتِ النَّبَاتِ" وَقَدِ اسْتَفَادَ الْأُوْرُوْبِيُّوْنَ مِنْ مُؤَلَّفَاتِهِ.

یہ محمد بن محمد بن عبداللہ بن ادریس ہیں۔ وہ مراکش میں سن ۴۹۳ ہجری میں پیدا ہوئے، آپ نے جغرافیہ کی تعلیم میں اور سفرناموں میں دلچسپی لی، اور (بہت سے) تاجروں اور سیاحوں سے ملاقاتیں کیں، اور آپ ان سے ان کے ملکوں کے بارے میں پوچھا کرتے تھے، اور آپ نے مشرقی ممالک کی طرف سفر کیا اور اسپین اور بعض اسلامی ممالک کا دورہ کیا۔ آپ صقلیہ میں کام کرتے رہے۔ آپ نے چاندی سے گنبد بنایا اور اس پر زمین کا نقشہ بنایا۔ آپ نے اس (گنبد) پر جو کچھ بنایا اس کی وضاحت اپنی کتاب "نزہۃ المشتاق" میں کی۔ اور آپ نے نباتاتی طب کی طرف (بھی) دلچسپی لی اور اس (موضوع) پر ایک کتاب تالیف کی جس کا نام رکھا "الجامع لصفات اشتات النبات" (مختلف نباتات کی جامع صفات) یورپ والوں نے ان کی کتابوں سے فائدہ اٹھایا۔

۳. اِبْنُ النَّفِيْسِ: (ابن نفیس)

هُوَ عَلَاءُ الدِّيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْحَزْمِ وُلِدَ فِيْ دِمَشْقَ سَنَةَ ۶۰۷ھ وَدَرَسَ الطِّبَّ فِيْهَا وَفِي الْقَاهِرَةِ وَقَدِ اكْتَشَفَ الدَّوْرَةَ الدَّمَوِيَّةَ وَتَجَاوِيْفَ الْقَلْبِ وَأَلَّفَ كُتُبًا كَثِيْرَةً فِي الطِّبِّ كَانَتْ مَرْجِعًا لِمَنْ جَاءَ بَعْدَهُ كَمَا أَنَّهُ أَلَّفَ فِي الْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالنَّحْوِ.

یہ علاء الدین علی بن ابی حزم ہیں۔ آپ دمشق میں سن ۶۰۷ ہجری میں پیدا ہوئے، اور آپ نے طب کی تعلیم وہاں (دمشق میں) اور قاہرہ میں حاصل کی۔ آپ نے دوران خون اور دل کے خانوں کے بارے میں انکشافات کیے اور آپ نے طب (کے موضوع) پر بہت سی کتابیں لکھیں جو بعد میں آنے والوں کے لیے ماخذ بن گئیں جیسا کہ انہوں نے حدیث، فقہ اور نحو میں کتابیں لکھیں۔

۴. اِبْنُ خَلْدُوْنَ: (ابن خلدون)

هُوَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَلْدُوْنَ وُلِدَ سَنَةَ ۷۳۲ھ فِيْ أُسْرَةِ عِلْمٍ وَمَجْدٍ دَرَسَ عُلُوْمَ اللُّغَةِ وَالشَّرِيْعَةِ وَأَلَّفَ كِتَابَهُ "اَلْعِبَرُ" وَوَضَعَ فِيْ مُقَدِّمَتِهِ أُصُوْلَ عِلْمِ الْاِجْتِمَاعِ وَسَبَقَ بِذٰلِكَ غَيْرَهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَمِمَّا ذَكَرَهُ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ "إِنَّ تَحْصِيْلَ الْمَعَاشِ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِالتَّعَاوُنِ بَيْنَ الْبَشَرِ وَإِنَّ الْأُمَمَ الْمَغْلُوْبَةَ تُحَاوِلُ أَنْ تُقَلِّدَ الْأُمَمَ الْغَالِبَةَ" وَدَرَسَ تَارِيْخَ الْأُمَمِ وَقَدِ اسْتَفَادَ الْغَرْبِيُّوْنَ مِنْ هٰذَا الْعِلْمِ وَبَنَوْا عَلَيْهِ نَظَرِيَّاتِ عِلْمِ الْاِجْتِمَاعِ الْحَدِيْثِ.

آپ عبدالرحمٰن بن خلدون ہیں، آپ علم و شرافت کے گھرانے میں سن ۷۳۲ ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ نے زبان دانی اور شریعت کے علوم سیکھے، اور اپنی کتاب "العبر" تالیف کی۔ اور اس کے مقدمہ میں علم اجتماع کے اصول رکھے اور اس سلسلے میں دوسرے علماء سے آگے بڑھ گئے، اور جو کچھ آپ نے اس کتاب میں بتایا اس میں چند باتیں یہ ہیں۔ "بے شک معاش کی تحصیل انسانوں کے درمیان باہمی تعاون کے بغیر مکمل نہیں ہوتی اور بے شک مغلوب قومیں غالب کی پیروی کی کوشش کرتی ہیں" اور آپ نے قوموں کی تاریخ کا مطالعہ کیا۔ اہل مغرب نے اس علم سے استفادہ کیا اور اس پر جدید علم اجتماع کے نظریات کی بنیاد رکھی۔

## اَلتَّدْرِيْبَاتُ (مشقیں)

### اَلتَّدْرِيْبُ الْأَوَّلُ (پہلی مشق)

☆ أَجِبْ عَنِ الْأَسْئِلَةِ الْآتِيَةِ: (حسب ذیل سوالات کے جواب دیں)

س ۱۔ مَنْ هُوَ الرَّازِيُّ؟ رازی کون ہیں؟

ج: اَلرَّازِيُّ هُوَ عَالِمٌ مُسْلِمٌ اِسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا
رازی ایک مسلمان عالم تھا جن کا نام محمد بن زکریا تھا۔

س ۲۔ أَيْنَ وُلِدَ الْإِدْرِيْسِيُّ؟ ادریسی کہاں پیدا ہوئے؟

ج: هُوَ وُلِدَ فِي الْمَغْرِبِ الْعَرَبِيِّ وہ مراکش میں پیدا ہوئے۔

س ۳۔ مَا أَهَمُّ الْعُلُوْمِ الَّتِي اهْتَمَّ الْإِدْرِيْسِيُّ بِدِرَاسَتِهَا؟
سب سے اہم علم کون سا ہے، جس کے پڑھنے کا ادریسی نے اہتمام کیا۔

ج: اِهْتَمَّ الْإِدْرِيْسِيُّ بِالدِّرَاسَاتِ الْجُغْرَافِيَّةِ وَكُتُبِ الرِّحْلَةِ
ادریسی نے جغرافیہ کی تعلیمات اور سفر کی کتابوں کے بارے میں اہتمام کیا۔

س ۴۔ أَيْنَ وُلِدَ ابْنُ النَّفِيْسِ؟ ابن نفیس کہاں پیدا ہوا؟

ج: وُلِدَ ابْنُ النَّفِيْسِ فِي دِمَشْقَ ابن نفیس دمشق میں پیدا ہوا۔

س ۵۔ مَا مُؤَلَّفُ ابْنِ خَلْدُوْنَ فِي عِلْمِ الْاِجْتِمَاعِ؟
علم سماج میں ابن خلدون کی کون سی تالیف ہے؟

ج: مُؤَلَّفُ ابْنِ خَلْدُوْنَ فِي عِلْمِ الْاِجْتِمَاعِ "كِتَابُ الْعِبَرِ"
علم سماج میں ابن خلدون کی تالیف "کتاب العبر" ہے

### اَلتَّدْرِيْبُ الثَّانِي (دوسری مشق)

☆ ضَعْ عَلَامَةَ (✓) أَمَامَ الْجُمْلَةِ الصَّحِيْحَةِ وَعَلَامَةَ (✗) أَمَامَ الْجُمْلَةِ الْخَاطِئَةِ.
صحیح جملے کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں اور غلط جملے کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

۱۔ وُلِدَ ابْنُ خَلْدُوْنَ فِي سَنَةِ ۸۰۸ الْمِيْلَادِيَّةِ. (✗)
ابن خلدون ۸۰۸ عیسوی میں پیدا ہوئے۔

۲۔ أَلَّفَ ابْنُ النَّفِيْسِ كِتَابًا فِي الْقَانُوْنِ سَمَّاهُ "شَرْحُ تَشْرِيْحِ الْقَانُوْنِ". (✗)
ابن نفیس نے قانون پر ایک کتاب لکھی جس کا نام "شرح تشریح القانون" رکھا۔

۳۔ تَجَاوِيْفُ الْقَلْبِ أَرْبَعَةٌ هٰكَذَا قَالَ الرَّازِيُّ. (✗)
دل کے چار خانے ہوتے ہیں جیسا کہ رازی نے کہا۔

۴۔ وُلِدَ الرَّازِيُّ سَنَةَ ۱۳۲۵ الْهِجْرِيَّةِ. (✗)
رازی ۳۲۵ ہجری میں پیدا ہوئے۔

۵۔ كَانَ الرَّازِيُّ يُجَرِّبُ الْأَدْوِيَةَ عَلَى الْحَيَوَانَاتِ قَبْلَ أَنْ يُعَالِجَ بِهَا الْإِنْسَانَ. (✓)
رازی انسان کا علاج کرنے سے پہلے دواؤں کو حیوانات پر آزماتے تھے۔

### اَلتَّدْرِيْبُ الثَّالِثُ (تیسری مشق)

☆ هَاتِ مُفْرَدَ الْجُمُوْعِ الْآتِيَةِ وَضَعْهُ فِي جُمَلٍ مُفِيْدَةٍ:
حسب ذیل جمع کی واحد بنائیں اور اسے مفید جملوں میں استعمال کریں۔

تُجَّارٌ. أَدْوِيَةٌ. هُنُوْدٌ. أَعْضَاءٌ. نَبَاتَاتٌ. عُلَمَاءُ. أَطِبَّاءُ. أَمْرَاضٌ. دِرَاسَاتٌ

جواب: جمع کے واحد

| جمع | واحد | جمع | واحد |
|---|---|---|---|
| تُجَّارٌ | تَاجِرٌ | عُلَمَاءُ | عَالِمٌ |
| أَدْوِيَةٌ | دَوَاءٌ | أَطِبَّاءُ | طَبِيْبٌ |
| هُنُوْدٌ | هِنْدُوْ | أَمْرَاضٌ | مَرَضٌ |
| أَعْضَاءٌ | عُضْوٌ | دِرَاسَاتٌ | دِرَاسَةٌ |
| نَبَاتَاتٌ | نَبَاتٌ | | |

واحد الفاظ کا جملوں میں استعمال

| الفاظ | جملے |
|---|---|
| تَاجِرٌ (تاجر۔ سوداگر) | هُوَ تَاجِرٌ أَمِيْنٌ وہ امانتدار تاجر ہے۔ |
| دَوَاءٌ دوا | هٰذَا الدَّوَاءُ لِلْمَرِيْضِ یہ دوائی مریض کے لیے ہے۔ |
| هِنْدُوْ ہندو | اَلْهِنْدُوْ عَدُوٌّ لِلْمُسْلِمِيْنَ ہندو مسلمان کا دشمن ہے۔ |
| عُضْوٌ حصہ | اَلْقَلْبُ عُضْوٌ رَئِيْسٌ فِي الْبَدَنِ دل بدن میں عضو رئیس ہے |
| نَبَاتٌ جڑی بوٹی | نَبَاتٌ تَكُوْنُ فِي الْحُقُوْلِ أَيْضًا جڑی بوٹیاں کھیتوں میں بھی ہوتی ہیں |
| عَالِمٌ عالم | اِبْنُ خَلْدُوْنَ كَانَ عَالِمًا جَيِّدًا ابن خلدون بہت بڑا عالم تھا۔ |
| طَبِيْبٌ ڈاکٹر | لَقِيْتُ طَبِيْبًا فِي الْمُسْتَشْفٰى میں ہسپتال میں ایک ڈاکٹر سے ملا |
| مَرَضٌ مرض | اَلدَّوَاءُ مَوْجُوْدٌ لِكُلِّ مَرَضٍ ہر بیماری کے لیے دوا موجود ہے |
| دِرَاسَةٌ تعلیم | اَلدِّرَاسَةُ الْاِجْتِمَاعِيَّةُ عِلْمٌ نَافِعٌ معاشرتی علم ایک نفع بخش علم ہے |

### اَلتَّدْرِيْبُ الرَّابِعُ (چوتھی مشق)

☆ مِنَ النَّصِّ السَّابِقِ اُكْتُبْ سَطْرَيْنِ عَنْ كُلٍّ مِنْ:
سابقہ متن سے ہر ایک سے متعلق صرف دو سطریں لکھیں۔

(۱) اَلرَّازِيُّ (۲) اِبْنُ النَّفِيْسِ (۳) اِبْنُ خَلْدُوْنَ

۱. اَلرَّازِيُّ: وُلِدَ الرَّازِيُّ فِي الْعِرَاقِ. اِهْتَمَّ بِدِرَاسَةِ الطِّبِّ وَالصَّيْدَلَةِ فِي كُتُبِ الْيُوْنَانِ وَالْهُنُوْدِ.

۲. اِبْنُ النَّفِيْسِ: هُوَ عَلَاءُ الدِّيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْحَزْمِ وُلِدَ فِي دِمَشْقَ وَقَدِ اكْتَشَفَ الدَّوْرَةَ الدَّمَوِيَّةَ وَتَجَاوِيْفَ الْقَلْبِ

۳. اِبْنُ خَلْدُوْنَ: هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَلْدُوْنَ وُلِدَ فِي أُسْرَةِ عِلْمٍ وَأَدَبٍ دَرَسَ عُلُوْمَ اللُّغَةِ وَالشَّرِيْعَةِ وَأَلَّفَ كِتَابَهُ "الْعِبَرُ"

## اَلْقَوَاعِدُ النَّحْوِيَّةُ (نحوی قواعد)

اَلْأَمْثِلَةُ (مثالیں):

(ا) ۱. كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ خاتم النبیین ﷺ رَحْمَةً لِلْعٰلَمِيْنَ
اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔

۲. صَارَ الْإِسْلَامُ لَنَا دِيْنًا (اسلام ہمارا دین ہے)

۳. أَصْبَحَتِ الْأُمَّةُ الْإِسْلَامِيَّةُ قُدْوَةً لِلنَّاسِ
مسلمان امت لوگوں کے لیے ایک نمونہ بن گئی

۴. لَيْسَ الْكَلَامُ صَحِيْحًا (یہ کلام درست نہیں ہے)

(ب) ۱. إِنَّ اللّٰهَ رَحِيْمٌ (بے شک اللہ مہربان ہے)

۲. سَمِعْتُ أَنَّ زَيْدًا فَاضِلٌ (میں نے سنا کہ زید فاضل ہے)

۳. لَيْتَ الشَّبَابَ عَائِدٌ (کاش جوانی لوٹ آتی)

۴. لَعَلَّ أَخَاكَ قَادِمٌ (شاید تیرا بھائی آتا ہو)

### اَلْقَاعِدَةُ (قاعدہ)

۱. مِنْ نَوَاسِخِ الْاِبْتِدَاءِ اَلْأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ وَهِيَ تَرْفَعُ الْاِسْمَ وَتَنْصِبُ الْخَبَرَ
مبتدا کی حیثیت کو منسوخ کرنے والوں میں سے افعال ناقصہ ہیں اور یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں:

وَمِنْهَا: كَانَ. صَارَ. أَصْبَحَ. ظَلَّ. لَيْسَ
اور ان میں سے ہیں: تھا۔ ہوگیا۔ ہوگیا۔ ہوگیا۔ نہیں

۲. وَمِنْ نَوَاسِخِ الْاِبْتِدَاءِ حُرُوْفٌ مُشَبَّهَةٌ بِالْفِعْلِ تَنْصِبُ الْاِسْمَ وَتَرْفَعُ الْخَبَرَ
مبتدا کی حیثیت کو منسوخ کرنے والوں میں سے حروف مشبہ بالفعل ہیں، جو اسم کو



نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

وَهِيَ: إِنَّ أَنَّ كَأَنَّ لَيْتَ لَعَلَّ لٰكِنَّ
اردو میں: بے شک بے شک گویا کہ کاش شاید کہ لیکن

### اَلتَّدْرِيْبُ الْخَامِسُ (پانچویں مشق)

إِمْلَإِ الْفَرَاغَاتِ التَّالِيَةَ بِكَلِمَةٍ مُنَاسِبَةٍ مِنْ نَوَاسِخِ الْاِبْتِدَاءِ.
نواسخ ابتداء سے مناسب الفاظ لے کر خالی جگہوں کو پر کریں۔

جواب:

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. | بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ |
| ۲ | كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا. | اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ |
| ۳ | صَارَ خَالِدٌ طَبِيْبًا. | خالد ڈاکٹر بن گیا۔ |
| ۴ | كَأَنَّ الْجُنْدِيَّ أَسَدٌ. | گویا فوجی جوان شیر (کی طرح بہادر) ہے۔ |
| ۵ | أَصْبَحَ الطِّفْلُ شَابًّا. | لڑکا جوان ہوگیا۔ |
| ۶ | كَانَ الْوَلَدُ نَائِمًا. | لڑکا سویا ہوا تھا۔ |
| ۷ | أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ خاتم النبیین ﷺ | میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ |
| ۸ | جَاءَ الْمُدَرِّسُ وَلٰكِنَّ الطَّالِبَ غَائِبٌ. | استاد آیا لیکن طالب علم موجود نہیں تھا۔ |
| ۹ | أَصْبَحَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا. | غریب امیر ہوگیا۔ |

### اَلتَّدْرِيْبُ السَّادِسُ (چھٹی مشق)

☆ اِسْتَخْدِمْ إِنَّ وَأَخَوَاتِهَا وَكَانَ وَأَخَوَاتِهَا عَلَى الْجُمَلِ الْآتِيَةِ وَغَيِّرْ مَا يَلْزَمُ.
إِنَّ اور اس کی بہنیں (أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ، لَعَلَّ) اور كَانَ اور اس کی بہنیں (صَارَ، أَصْبَحَ، ظَلَّ، لَيْسَ) کو درج ذیل جملوں میں استعمال کرو اور ضروری تبدیلیاں کریں۔

جواب: ۱. إِنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ خاتم النبیین ﷺ.
بے شک حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

۲. كَانَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا. (آب و ہوا معتدل ہے۔)

۳. ظَلَّ الْمَرِيْضُ نَائِمًا. (بیمار سویا رہا۔)

۴۔ كَانَ الْوَلَدُ الذَّكِيُّ غَائِبًا مُنْذُ يَوْمَيْنِ. ذہین لڑکا دو دن سے غائب تھا۔

۵. كَأَنَّهُ هُوَ ثَعْلَبٌ مَاكِرٌ. (گویا کہ وہ چالاک لومڑ ہے۔)

۶. إِنَّ زَيْدًا كَرِيْمٌ وَلٰكِنَّ أَخُوْهُ بَخِيْلٌ.
بے شک زید سخی ہے لیکن اس کا بھائی کنجوس ہے۔

۷۔ إِنَّ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ سَهْلٌ جِدًّا. بے شک عربی کتاب بہت آسان ہے

۸. إِنَّ زَيْدًا فَقِيْرٌ وَلٰكِنَّ أَخُوْهُ غَنِيٌّ
بے شک زید فقیر ہے لیکن اس کا بھائی دولت مند ہے۔

### اَلتَّدْرِيْبُ السَّابِعُ (ساتویں مشق)

☆ تَرْجِمْ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ: (عربی میں ترجمہ کریں)

۱۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ کچھ سکھا دیا جو وہ نہ جانتا تھا۔
عَلَّمَ اللّٰهُ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ.

۲۔ رازی نے مختلف علوم و فنون میں تقریباً دو سو چودہ کتابیں لکھیں۔
أَلَّفَ الرَّازِيُّ فِي الْعُلُوْمِ وَالْفُنُوْنِ مِائَتَيْنِ وَأَرْبَعَةَ عَشَرَ كِتَابًا تَقْرِيْبًا.

۳۔ بے شک مومن کی دعا قبول ہوتی ہے۔
إِنَّ دُعَاءَ الْمُؤْمِنِ يُسْتَجَابُ.

۴۔ کیا ابن خلدون نے مقدمہ میں علم اجتماع کے اصول بیان کیے؟
هَلْ وَضَعَ ابْنُ الْخَلْدُوْنَ فِي مُقَدِّمَتِهِ أُصُوْلَ عِلْمِ الْاِجْتِمَاعِ.

۵۔ طالب علم نماز پڑھنے والا اور سچ بولنے والا تھا۔
كَانَ الطَّالِبُ الْعِلْمِ مُصَلِّيًا وَصَادِقًا.

## اَلدَّرْسُ السَّابِعُ (ساتواں سبق)

## نَظْرَةُ الْإِسْلَامِ لِلْخُمُوْرِ وَالْمُخَدِّرَاتِ
### شراب اور منشیات کے بارے میں اسلام کا نظریہ

يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ إِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ أَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ج فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ج فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ. (المائدة: ۹۰، ۹۱، ۹۲)

اے ایمان والو! بے شک شراب، جوا، بت اور پانسے کے تیر (یہ سب) ناپاک شیطانی کام ہیں، پس تم ان سے بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ بے شک شیطان تو چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور نفرت پیدا کر دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے، تو کیا تم رک جاؤ گے؟ اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو اور باز آجاؤ۔ پس اگر تم پھر گئے تو جان لو کہ ہمارے رسول (خاتم النبیین ﷺ) پر بات کو واضح طور پر پہنچا دینا ہی ہے۔

فَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: "إِنَّمَا الْخَمْرُ ...... رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ" وَأَمَرَنَا صَرَاحَةً بِاجْتِنَابِهِ لِعِدَّةِ أَسْبَابٍ وَمِنْهَا:

پس اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: "(کہ) بے شک شراب ...... شیطانی ناپاک کام ہیں۔" اور اللہ نے ہمیں کئی وجوہات کی بنا پر اس سے بچنے کا واضح حکم دیا اور ان میں بعض یہ ہیں:

إِنَّهُ يُوْقِعُ بَيْنَ النَّاسِ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِنَّهُ يَصُدُّ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ إِنَّهُ يَصُدُّ عَنِ الصَّلٰوةِ. إِنَّهُ خَبِيْثٌ وَنَجِسٌ. وَيُوَجِّهُنَا عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى إِطَاعَتِهِ بِاتِّبَاعِ هٰذَا الْأَمْرِ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ خاتم النبیین ﷺ: مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ.

بے شک یہ (شراب) لوگوں کے درمیان دشمنی اور نفرت ڈالتی ہے۔ بے شک یہ (شراب) اللہ کے ذکر سے روکتی ہے۔ بے شک یہ (شراب) نماز سے روکتی ہے۔ بے شک یہ (شراب) گھٹیا اور ناپاک (چیز) ہے۔ اور اس حکم کی اتباع کر کے اللہ عزوجل ہمارے رخ اپنی اطاعت کی طرف موڑ دینا چاہتا ہے۔ اور رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کرتی ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

رَوَتْ أُمُّ سَلَمَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ خاتم النبیین ﷺ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفْتِرٍ. وَالْمُخَدِّرَاتُ إِمَّا أَنْ تَكُوْنَ مُسْكِرَةً أَوْ مُفْتِرَةً أَوْ جَامِعَةً بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ وَمَوْقِفُ الْإِسْلَامِ عَنِ الْخُمُوْرِ وَالْمُخَدِّرَاتِ صَرِيْحٌ وَوَاضِحٌ وَالْحِكْمَةُ فِيْ تَحْرِيْمِ الْخُمُوْرِ وَالْمُخَدِّرَاتِ أَنَّهَا تَلْعَبُ بِعَقْلِ الْإِنْسَانِ حَيْثُ لَا يُدْرِكُ مَاذَا يَفْعَلُ وَيَرْتَكِبُ أَشْنَعَ الْجَرَائِمِ وَالْمَعَاصِيْ وَلِذٰلِكَ سَمَّى الرَّسُوْلُ خاتم النبیین ﷺ اَلْخَمْرَ أُمَّ الْخَبَائِثِ.

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ہر نشہ آور چیز اور مدہوش کر دینے والی چیز سے روکا ہے۔ اور نشہ والی چیزیں یا تو نشہ لانے والی ہوتی ہیں یا دیوانہ کرنے والی ہوتی ہیں یا دونوں کا مجموعہ ہوتی ہیں۔ شراب اور منشیات کے متعلق اسلام کا موقف کھلا اور صاف ہے۔ اور شراب اور منشیات کو حرام قرار دینے میں حکمت یہ ہے کہ یہ انسانی عقل کو ضائع کر دیتی ہیں۔ کیونکہ انسان نہیں جانتا کہ وہ کیا کرے اور انسان شرمناک جرم اور گناہوں کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔ اور اس لیے رسول خاتم النبیین ﷺ نے شراب کا نام "ام الخبائث" (یعنی تمام برائیوں کی جڑ) رکھا ہے۔

فَقَدْ ثَبَتَ طِبِّيًّا أَنَّ الْخُمُوْرَ وَالْمُخَدِّرَاتِ تُسَبِّبُ كَثِيْرًا مِّنَ الْأَمْرَاضِ كَالْجُنُوْنِ وَالْفَشَلِ الْكُلْوِيِّ وَأَمْرَاضِ الْكَبِدِ وَقُرْحَةِ الْمَعِدَةِ وَالْاَيْدز

وغيرها. وقد أثبتت الدراسات الاجتماعية أن من أسباب الوقوع في المخدرات ضعف الدين وضعف الإيمان بالله وأصدقاء السوء. نسأل الله أن يحمينا من هذه الآفات.

مثلاً جگر، طبی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ شراب اور منشیات بہت سی بیماریوں کی وجہ بنتی ہیں جیسے پاگل پن اور گردوں کا فیل ہو جانا اور جگر کی بیماریاں اور معدے کا السر اور نشہ وغیرہ اور معاشرتی مطالعے سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ منشیات میں مبتلا ہونے کی وجوہات میں سے دین کی کمزوری اور اللہ تعالیٰ پر ایمان کی کمزوری اور برے دوست ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان مصیبتوں سے بچائے۔

## الكلمات الجديدة (جدید / نئے الفاظ)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| صريح | واضح | الخمور | شراب |
| المخدرات | منشیات | رجس | ناپاک |
| اجتنبوا | بچو | منتهون | باز آنے والے |
| يصدكم | وہ تمہیں روکتا ہے | العداوة | دشمنی |
| الضحية | شکار | تولنه | تم بچو گے |
| البلاغ | پیغام پہنچانا | احمرّوا | [illegible] |
| منكر | برائی | مدمن | عادی ہونے والا |
| التبغ | تمباکو | الوقوع | واقع ہونا |
| ضعف الدين | دین کی کمزوری | ضعف الإيمان | ایمان کی کمزوری |
| أصدقاء السوء | برے دوست | الآفات | آزمائشیں |

## التدريبات (مشقیں)

### التدريب الأول (پہلی مشق)

☆ أجب عن الأسئلة الآتية. (درج ذیل سوالوں کے جواب دیجئے)

۱ ما هي آية القرآن الكريم في تحريم الخمور؟
(شراب کو حرام قرار دینے کے بارے میں قرآن کریم کی کون سی آیت ہے؟)

ج يا أيها الذين آمنوا إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون۔
(اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک شیطانی کام ہیں۔ پس تم ان سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ)

۲ ما الحكمة في تحريم الخمور والمخدرات؟
(شراب اور منشیات کے حرام کرنے میں کیا حکمت ہے؟)

ج الحكمة في تحريم الخمور والمخدرات أنها تذهب بعقل الإنسان حتى لا يدرك ما يفعل ويرتكب أشنع الجرائم والمعاصي.
(شراب اور منشیات کے حرام کرنے میں یہ حکمت ہے کہ یہ (شراب وغیرہ) انسان کی عقل کو ضائع کر دیتی ہے یہاں تک کہ انسان نہیں جانتا کہ وہ کیا کر رہا ہے اور شرمناک جرائم اور گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے۔)

۳ هل ثبت طبيا أن الخمور والمخدرات تسبب الأمراض؟
(کیا یہ بات طبی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ شراب اور منشیات بیماریوں کا سبب بنتی ہیں؟)

ج نعم، قد ثبت طبيا أن الخمور والمخدرات تسبب الأمراض.
(جی ہاں! یہ بات طبی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ شراب اور منشیات بیماریوں کا سبب بنتی ہیں۔)

۴ ما هي الأمراض التي تسببها الخمور والمخدرات؟
(وہ کون سی بیماریاں ہیں جو شراب اور منشیات کی وجہ سے لاحق ہوتی ہیں؟)

ج الخمور والمخدرات تسبب كثيرا من الأمراض كالجنون والفشل الكلوي وأمراض الكبد وقرحة المعدة والإدمان وغيرها.
(شراب اور منشیات بہت سی بیماریوں کا سبب بنتی ہیں، مثلاً پاگل پن، گردوں کا فیل ہو جانا، جگر کے امراض، معدے کا السر اور نشے کا عادی ہونا وغیرہ۔)

۵ ما أسباب الوقوع في الخمور والمخدرات؟
(شراب اور منشیات میں مبتلا ہونے کا سبب کیا ہے؟)

ج أسباب الوقوع فيها ضعف الدين والإيمان وأصدقاء السوء.
(ان میں مبتلا ہونے کا سبب دین اور ایمان کی کمزوری اور برے دوستوں کی صحبت ہے۔)

### التدريب الثاني (دوسری مشق)

☆ وضح معاني الكلمات التالية وضعها في جمل مفيدة.
(درج ذیل الفاظ کے معنی واضح کریں اور ان کو مفید جملوں میں لکھیں)
رجس، صريح، البلاغ، يصد، الجنون

| الفاظ | مفید جملے |
|---|---|
| رجس ناپاک | الخمر والمخدرات رجس من عمل الشيطان (شراب اور منشیات ناپاک (گندے) شیطانی کاموں میں سے ہے) |
| صريح واضح، صاف | موقف الإسلام عن الخمور صريح (اسلام کا شراب کے بارے میں موقف واضح ہے) |
| البلاغ پیغام پہنچانا | إنما على رسولنا البلاغ المبين (بے شک ہمارے رسول پر بات کو واضح طور پر پہنچا دینا ہے) |
| يصد روکتا ہے | الخمر يصد عن ذكر الله (شراب اللہ کے ذکر سے روکتی ہے) |
| الجنون دیوانگی | الخمر يسبب الجنون (شراب دیوانگی کا سبب بنتی ہے) |

## القواعد النحوية (نحوی قواعد)

نائب الفاعل (نائب فاعل)

الأمثلة (مثالیں)

۱ سُمِعَ — أمرُهُ — (اس کا حکم سنا گیا)
ماضی مجہول — نائب فاعل

۲ مُلِئَتْ — حياته — بالمواقف
ماضی مجہول — نائب فاعل — جار مجرور
(اس کی زندگی حادثات سے بھرپور ہے)

۳ أُوذِيَ — أذًى — كثيرًا
ماضی مجہول — فاعل موصوف — صفت (مفعول مطلق)
(اسے بے پناہ اذیت دی گئی)

۴ اصدع — بما — تؤمر
فعل امر — جار مجرور (اسم موصول) — مضارع مجہول، ضمیر
(تو ٹھیک ٹھیک کر گزر جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے)

۵ هُزِمَتْ — جيوشها
ماضی مجہول — مضاف، مضاف الیہ (نائب فاعل)
(اس کے لشکروں کو شکست دی گئی)



۶ أُعلِنَت — الحرب
ماضی مجہول — نائب فاعل
(جنگ چھیڑ دی گئی)

## القاعدة (قاعدہ)

۱ الفعل قبل الفاعل مبني للمعلوم وقبل نائب الفاعل مبني للمجهول.
(جو فعل فاعل سے پہلے آئے وہ فعل معروف اور جو نائب فاعل سے پہلے آئے وہ فعل مجہول کہلاتا ہے۔)

۲ يبنى الفعل الماضي للمجهول بضم أوله وكسر ما قبل آخره.
(جب فعل ماضی مجہول کے لیے بنایا جاتا ہے تو اس کے پہلے حرف پر پیش اور آخری حرف سے پہلے حرف پر زیر آتی ہے)

۳ ويبنى الفعل المضارع للمجهول بضم أوله وفتح ما قبل آخره.
(اور جب فعل مضارع مجہول کے لیے بنایا جاتا ہے تو اس کے پہلے حرف پر پیش اور اس کے آخری حرف سے پہلے زبر آتی ہے)

۴ إذا كان نائب الفاعل مؤنثا حقيقيا يطابقه الفعل.
(جب نائب فاعل مؤنث حقیقی ہو تو فعل اس کے مطابق ہوتا ہے۔)

۵ قد يظهر نائب الفاعل وقد يستتر.
(کبھی فاعل کا نائب ظاہر ہوتا ہے اور کبھی فعل کے اندر پوشیدہ ہوتا ہے (دراصل وہ نائب فاعل ضمیری ہوتا ہے)

### التدريب الثالث (تیسری مشق)

☆ استخرج الأفعال المبنية للمجهول وعيّن نائب الفاعل فيما يلي.
(درج ذیل میں سے مجہول افعال نکالیں اور نائب فاعل کی نشاندہی کریں۔)

۱ يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم (البقرة ۱۸۳)
اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے۔

۲ وأن سعيه سوف يرى (النجم ۴۰)
اور اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی

۳ أقسمت الغنائم (غنیمت کے اموال تقسیم کیے گئے)

۴ وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا (الأعراف ۲۰۴)
اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔

۵ قضي الأمر (البقرة ۲۱۰) کام کا فیصلہ کر دیا گیا

جواب: یہ مجہول افعال اور نائب فاعل

| افعال مبنی مجہول | نائب فاعل |
|---|---|
| ۱ كتب | الصيام |
| ۲ يرى | هو |
| ۳ أقسمت | الغنائم |
| ۴ قرئ | القرآن |
| ۵ قضي | الأمر |

### التدريب الرابع (چوتھی مشق)

☆ حوّل كل فعل مما يلي في جملتين بحيث يكون مبنيا للمعلوم في واحدة ومبنيا للمجهول في الأخرى كما في المثال.
(درج ذیل ہر فعل کو دو جملوں میں اس طرح لائیں کہ ایک بار معلوم اور دوسری بار مجہول ہو جیسا کہ مثال میں ہے۔)

جواب

| الفعل | مبني للمعلوم | مبني للمجهول |
|---|---|---|
| وجد | وجد الطالب القلم (طالب علم نے قلم پایا) | وجد القلم (قلم پایا گیا) |
| ضرب | ضربتُ حامدًا (میں نے حامد کو مارا) | ضُرب حامد (حامد کو مارا گیا) |
| جاء | جاء الرجل بالماء (آدمی پانی لے آیا) | جيء بالماء (پانی لایا گیا) |
| كتب | كتب الطالب الرسالة (طالب علم نے خط لکھا) | كتبت الرسالة (خط لکھا گیا) |
| عرف | عرفت خالدة رجلا (خالدہ نے آدمی کو پہچانا) | عرف رجل (آدمی کو پہچانا گیا) |
| سمع | سمع الطالب صوتا (طالب علم نے آواز سنی) | سمع صوت (آواز سنی گئی) |

### التدريب الخامس (پانچویں مشق)

☆ رتب الجمل الآتية ثم احكها لزملائك في الفصل.
(درج ذیل جملوں کو ترتیب دیں اور کلاس میں اپنے ہم جماعتوں کو سنائیں)

۱ كان عبد المنان مستقيما في سلوكه
۲ وترك بعد ذلك الدراسة
۳ وخاف عليه والداه وعجزا عن نصحه
۴ ولكنه صحب بعض قرناء السوء
۵ وتغير سلوكه فترك الصلاة وكثرت مشاكله
۶ فأوقعوه في المخدرات وشرب الخمور
۷ وانتهكت صحته وأصابته بعض الأمراض
۸ ولكنه لم يستمع منهما نصائحهما
۹ وأخبر الشرطة بأصدقاء السوء فقبضوا عليهم
۱۰ وفي النهاية قبضت عليه الشرطة فأودعته في السجن
۱۱ فنال الجميع جزاءهم وخسروا في حياتهم

جواب: ان ترتیب شدہ جملوں کو جماعت میں اپنے ہم جماعتوں کے سامنے بیان کریں۔

۱ كان عبد المنان مستقيما في سلوكه
عبد المنان اپنے کردار کے لحاظ سے بہت اچھا تھا۔

۲ ولكنه صحب بعض قرناء السوء
لیکن وہ کچھ برے دوستوں میں پھنس گیا۔

۳ فأوقعوه في المخدرات وشرب الخمور
انہوں نے اسے منشیات اور شراب پینے کا عادی بنا دیا۔

۴ وترك بعد ذلك الدراسة
اور اس نے اس کے بعد پڑھائی (تعلیم) ترک کر دی۔

۵ وتغير سلوكه، فترك الصلاة وكثرت مشاكله
اور اس کا رویہ بدل گیا پس اس نے نماز ترک کر دی اور اس کے پیچیدہ معاملات (مشکلات) بہت بڑھ گئے۔

۶ وانتهكت صحته وأصابته بعض الأمراض
اس کی صحت کمزور ہو گئی اور اسے چند بیماریاں لاحق ہو گئیں۔

۷ وخاف عليه والداه وعجزا عن نصحه
اور اس کے والدین اس کے بارے میں بہت خوف زدہ ہو گئے اور اس کو نصیحت کرنے

کرتے عاجز آگئے۔

۸۔ وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُمَا نَصَائِحَهُمَا.
اور لیکن اس نے ان دونوں کی نصیحت کو نہ سنا۔

۹۔ وَأَخْبَرَ الشُّرْطَةُ بِأَصْدِقَاءِ السُّوْءِ فَقَبَضُوْا عَلَيْهِمْ
اور پولیس کو بُرے دوستوں کے متعلق اطلاع دے دی گئی اور انہوں نے ان کو پکڑ لیا۔

۱۰۔ وَفِي النِّهَايَةِ قَبَضَتْ عَلَيْهِ الشُّرْطَةُ فَأَوْدَعَتْهُ فِي السِّجْنِ.
اور آخرکار پولیس نے اس پر بھی قابو پالیا، پس اسے جیل میں ڈال دیا۔

۱۱۔ فَنَالَ الْجَمِيْعُ جَزَاءَ هُمْ وَخَسِرُوْا فِيْ حَيَاتِهِمْ.
پس سب نے اپنے کیے کا بدلہ پالیا اور وہ زندگی میں ناکام ہوئے۔

## اَلتَّدْرِيْبُ السَّادِسُ (چھٹی مشق)

☆ تَرْجِمْ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ: عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ اسلام میں شراب حرام قرار دی گئی ہے۔ (حُرِّمَ الْخَمْرُ فِي الْإِسْلَامِ.)

۲۔ شراب پینا شیطانی عمل ہے۔ (شُرْبُ الْخَمْرِ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ.)

۳۔ حدیث رسول ﷺ میں شراب کو اُم الخبائث کہا گیا ہے۔
سُمِّيَ الْخَمْرُ أُمَّ الْخَبَائِثِ فِيْ حَدِيْثِ الرَّسُوْلِ.

۴۔ منشیات کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا ہے۔
مُنِعَ مِنْ اِسْتِعْمَالِ الْمُخَدِّرَاتِ.

۵۔ بُرے دوستوں سے بچو۔ (اِجْتَنِبُوْا مِنْ أَصْدِقَاءِ السُّوْءِ.)

## اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ (آٹھواں سبق)

## اَلْأَنَاشِيْدُ وَطَنِيَّةٌ (قومی گیت)

بِلَادِيْ: (میرا ملک)

إِنِّـــيْ الْيَــوْمَ صَغِيْـرٌ — أَدْرُسُ الْعِلْـمَ الثَّمِيْـنَ
كَـيْ تَـرٰى مِنِّـيْ بِلَادِيْ — فِـيْ غَـدٍ خَيْـرَ مُعِيْـنٍ

بامحاورہ ترجمہ: بے شک آج میں چھوٹا سا (بچہ) ہوں میں قیمتی علم حاصل کروں گا تاکہ کل میرا وطن مجھے ایک بہترین مددگار (کی حیثیت سے) دیکھے۔

أَيْنَمَـا كُنْـتُ فَقَلْبِـيْ — دَائِمًـا يَهْفُـوْ إِلَيْهَـا
كَيْفَ لَا أَعْشَـقُ أَرْضًـا — عَـاشَ أَجْـدَادِيْ عَلَيْهَـا

بامحاورہ ترجمہ: میں جہاں کہیں بھی ہوں میرا دل ہمیشہ اس (وطن) سے محبت کرتا ہے (اور) میں اس سرزمین سے محبت کیسے نہ کروں کہ اس پر میرے آباؤ اجداد نے زندگی گزاری ہے۔

كُـلُّ مَـا فِيْهَـا جَمِيْـلٌ — مِـنْ سُهُـوْلٍ أَوْ جِبَـالٍ
جَـوُّهَـا صَـافٍ بَـدِيْـعٌ — مَـاءُ هَـا عَـذْبٌ زُلَالٌ

بامحاورہ ترجمہ: جو کچھ اس (وطن) میں ہے (بہت) خوبصورت ہے خواہ وہ میدانی علاقے ہوں یا پہاڑ۔ اس کی فضا (آب و ہوا) صاف ستھری ہے اور اس کا پانی میٹھا اور ٹھنڈا ہے۔

يُنْعِـشُ النَّفْـسَ هَوَاهَـا — فَهُـوَ لِلنَّفْـسِ شِفَـاءٌ
فَلْنَعِـشْ تَحْـتَ سَمَاهَـا — فِـيْ وِئَـامٍ وَ إِخَـاءٍ

بامحاورہ ترجمہ: اس وطن کی ہوا (محبت) دل اور (طبیعت کو) تروتازہ کرتی ہے کہ یہ (ہوا) دل کے لئے شفاء ہے۔ تو (چلو) اس کے آسمان کے نیچے ہم رہیں (باہمی) اتفاق اور بھائی چارے کے ساتھ زندگی گزاریں۔

اَلصِّيْنُ لَنَـا وَالْعَرَبُ لَنَـا — وَالْهِنْـدُ لَنَـا وَالْكُلُّ لَنَـا
أَضْحَى الْإِسْلَامُ لَنَا دِيْنًا — وَجَمِيْعُ الْكَوْنِ لَنَا وَطَنًا
تَوْحِيْدُ اللهِ لَنَـا نُوْرٌ — أَعْدَدْنَا الرُّوْحَ لَهُ سَكَنًا
عَلَـمُ الْإِسْلَامِ عَلَى الْأَبَا — م شِعَارُ الْمَجْدِ لِمِلَّتِنَا

بامحاورہ ترجمہ: چین اور عرب ہمارے ہیں اور ہندوستان اور (بلکہ) پوری (دنیا) ہماری ہے۔ اسلام ہمارا دین بن گیا ہے اور تمام کائنات ہمارے لیے وطن ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدت ہمارے لیے روشنی ہے۔ ہم نے اپنی روح کو اس (وحدت) کا ٹھکانہ بنایا ہے۔ زمانے پر اسلام کا پرچم ہماری قوم کی عظمت و بزرگی کی علامت ہے۔

## اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ الْجَدِيْدَةُ (نئے الفاظ اور نئی تراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| اَلْعِلْمُ الثَّمِيْنُ | قیمتی علم | أَعْشَقُ | میں محبت کرتا ہوں |
| يَهْفُوْ | دھڑکتا ہے | عَذْبٌ | میٹھا |
| أَجْدَادِيْ | میرے آباؤ اجداد | يُنْعِشُ | وہ تروتازہ رکھتا ہے |
| زُلَالٌ | خوب صاف | وِئَامٌ | اتفاق و اتحاد |
| شِفَاءٌ | شفاء | أَضْحٰى | ہوگیا |
| إِخَاءٌ | بھائی چارہ | اَلرُّوْحُ | روح |
| اَلْكَوْنُ | کائنات | مِلَّةٌ | ملت/قوم |
| شِعَارٌ | علامت | | |

## اَلتَّدْرِيْبَاتُ (مشقیں)

## اَلتَّدْرِيْبُ الْأَوَّلُ (پہلی مشق)

☆ وَضِّحْ مَعَانِيَ الْكَلِمَاتِ الْآتِيَةِ وَضَعْهَا فِيْ جُمَلٍ مُفِيْدَةٍ مِنْ عِنْدِكَ:
درج ذیل الفاظ کے معانی واضح کرو اور ان کو اپنے مفید جملوں میں استعمال کرو۔
اَلثَّمِيْنُ - يَهْفُوْ - أَعْشَقُ - عَذْبٌ - زُلَالٌ - يُنْعِشُ
شِفَاءٌ - وِئَامٌ - إِخَاءٌ - اَلْكَوْنُ - شِعَارٌ - مِلَّةٌ

جواب:

| الفاظ | مفید جملے |
|---|---|
| ۱۔ اَلثَّمِيْنُ قیمتی | أَدْرُسُ الْعِلْمَ الثَّمِيْنَ. (میں قیمتی علم سیکھتا ہوں) |
| ۲۔ يَهْفُوْ دھڑکتا ہے | قَلْبِيْ يَهْفُوْ إِلٰى وَطَنِيْ (میرا دل میرے ملک کے لئے دھڑکتا ہے) |
| ۳۔ أَعْشَقُ میں محبت کرتا ہوں | أَعْشَقُ رَبِّيْ. (میں اپنے رب سے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں) |
| ۴۔ عَذْبٌ میٹھا | ذَائِقَةُ اللَّبَنِ عَذْبٌ. (دودھ کا ذائقہ میٹھا ہے) |
| ۵۔ زُلَالٌ صاف پانی | نَشْرَبُ مَاءً زُلَالًا. (ہم صاف ستھرا پانی پیتے ہیں) |
| ۶۔ يُنْعِشُ تروتازہ رکھتا ہے | ذِكْرُ اللهِ يُنْعِشُ الْقَلْبَ. (اللہ تعالیٰ کا ذکر دل کو تروتازہ رکھتا ہے) |
| ۷۔ شِفَاءٌ شفاء | اَلْقُرْاٰنُ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ. (قرآن انسانوں کے لئے شفاء ہے) |
| ۸۔ وِئَامٌ اتحاد و اتفاق | يَعِيْشُ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ وِئَامٍ وَإِخَاءٍ. (مسلمان اتفاق اور بھائی چارے کے ساتھ رہتے ہیں) |
| ۹۔ إِخَاءٌ بھائی چارہ | يَكُوْنُ عَلَيْنَا أَنْ نَعِيْشَ فِي الْإِخَاءِ. ہم پر لازم ہے کہ ہم بھائی چارے سے زندگی بسر کریں۔ |
| ۱۰۔ اَلْكَوْنُ کائنات | اَللهُ خَالِقُ جَمِيْعِ الْكَوْنِ. (اللہ پوری کائنات کا پیدا کرنے والا ہے) |
| ۱۱۔ شِعَارٌ علامت | اَلصِّدْقُ شِعَارُ الْمُؤْمِنِ. (سچائی مومن کی علامت ہے) |
| ۱۲۔ مِلَّةٌ قوم | اَلْمُسْلِمُوْنَ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ. (مسلمان ایک قوم ہیں) |



## اَلتَّدْرِيْبُ الثَّانِيْ (دوسری مشق)

☆ أَجِبْ عَنِ الْأَسْئِلَةِ الْآتِيَةِ. درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

۱۔ لِمَاذَا يَدْرُسُ الصَّغِيْرُ الْعِلْمَ الثَّمِيْنَ؟
(چھوٹا بچہ قیمتی علم کیوں سیکھتا ہے؟)
ج: يَدْرُسُ الصَّغِيْرُ الْعِلْمَ الثَّمِيْنَ كَيْ يَكُوْنَ خَيْرَ مُعِيْنٍ لِوَطَنِهِ فِيْ غَدٍ.
(چھوٹا بچہ قیمتی علم پڑھتا ہے تاکہ وہ اپنے وطن کے لیے آنے والے کل میں بہترین مددگار ثابت ہو۔)

۲۔ إِلٰى أَيْنَ يَهْفُوْ قَلْبُ الشَّاعِرِ؟ (شاعر کا دل کس کے لیے دھڑکتا ہے؟)
ج: يَهْفُوْ قَلْبُ الشَّاعِرِ إِلٰى بِلَادِهِ.
(شاعر کا دل اپنے ملک کے لیے دھڑکتا ہے)۔

۳۔ لِمَاذَا يَعْشَقُ الشَّاعِرُ أَرْضَهُ؟
(شاعر اپنی سرزمین سے کیوں محبت کرتا ہے؟)
ج: يَعْشَقُ الشَّاعِرُ أَرْضَهُ لِأَنَّ أَجْدَادَهُ عَاشُوْا عَلَيْهَا
(شاعر اپنی سرزمین سے اس لیے عشق کرتا ہے کہ اس کے آباؤ اجداد نے اس پر زندگی گزاری)

۴۔ مَا الْبُلْدَانُ الَّتِيْ وَرَدَ ذِكْرُهَا فِي النَّشِيْدِ الثَّانِيْ؟
(وہ کون سے ملک ہیں جن کا ذکر دوسرے گیت میں آیا ہے؟)
ج: اَلصِّيْنُ وَالْعَرَبُ وَالْهِنْدُ. (چین اور عرب اور ہندوستان)

۵۔ وَمَا الرَّابِطَةُ الَّتِيْ تَجْمَعُ بَيْنَنَا؟
(وہ کون سا رابطہ ہے جو ہمیں اکٹھا کرتا ہے؟)
ج: اَلرَّابِطَةُ الَّتِيْ تَجْمَعُ بَيْنَنَا هِيَ الْإِسْلَامُ
(اسلام وہ رابطہ ہے جو ہمیں اکٹھا کرتا ہے۔)

۶۔ مَا هُوَ شِعَارُ الْمَجْدِ لِمِلَّتِنَا؟ (ہماری قوم کی عظمت کا نشان کیا ہے؟)
ج: شِعَارُ الْمَجْدِ لِمِلَّتِنَا هُوَ عَلَمُ الْإِسْلَامِ.
(ہماری قوم کی عظمت کا نشان اسلام کا جھنڈا ہے۔)

## اَلتَّدْرِيْبُ الثَّالِثُ (تیسری مشق)

☆ "أَحْسِنْ إِلَى النَّاسِ حِيْنَ يَحْتَاجُوْنَ إِلَيْكَ." وَجِّهِ الْجُمْلَةَ السَّابِقَةَ إِلٰى كُلٍّ مِمَّا يَأْتِيْ وَغَيِّرِ اللَّازِمَ:
لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کر جب ان کو تیری ضرورت ہو۔ درج بالا جملے کو درج ذیل کے سامنے لگائیں اور ضروری تبدیلی کریں۔

جواب:

۱۔ مُفْرَدَةٌ مُؤَنَّثَةٌ. (مفرد مؤنث)
أَحْسِنِيْ إِلَى النَّاسِ حِيْنَ يَحْتَاجُوْنَ إِلَيْكِ.
(تو (ایک عورت) لوگوں سے اچھا سلوک کر جب ان کو تیری ضرورت ہو۔)

۲۔ جَمْعٌ مُذَكَّرٌ. (جمع مذکر)
أَحْسِنُوْا إِلَى النَّاسِ حِيْنَ يَحْتَاجُوْنَ إِلَيْكُمْ.
(تم (سب مرد) لوگوں سے اچھا سلوک کرو جب ان کو تمہاری ضرورت ہو۔)

۳۔ مُثَنّٰى مُذَكَّرٌ. (تثنیہ مذکر)
أَحْسِنَا إِلَى النَّاسِ حِيْنَ يَحْتَاجُوْنَ إِلَيْكُمَا.
(تم (دو مرد) لوگوں سے اچھا سلوک کرو جب ان کو تمہاری ضرورت ہو۔)

۴۔ جَمْعٌ مُؤَنَّثٌ. (جمع مؤنث)
أَحْسِنَّ إِلَى النَّاسِ حِيْنَ يَحْتَاجُوْنَ إِلَيْكُنَّ
(تم (سب عورتیں) لوگوں سے اچھا سلوک کرو جب ان کو تمہاری ضرورت ہو۔)

۵۔ مُثَنّٰى مُؤَنَّثٌ. (تثنیہ مؤنث)
أَحْسِنَا إِلَى النَّاسِ حِيْنَ يَحْتَاجُوْنَ إِلَيْكُمَا
(تم (دو عورتیں) لوگوں سے اچھا سلوک کرو جب ان کو تمہاری ضرورت ہو۔)

## اَلْقَوَاعِدُ النَّحْوِيَّةُ (نحوی قواعد)

اَلْأَمْثِلَةُ: (مثالیں)

۱۔ دَرَسَ الطَّالِبُ كِتَابًا. — طالب علم نے ایک کتاب پڑھی۔

۲۔ أَنَا مُدَرِّسُ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ فِي الْمَدْرَسَةِ. میں سکول میں عربی زبان کا استاد ہوں۔

۳۔ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا.
بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

۴۔ وَفِيْ أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ.
اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کے لیے حصہ ہے۔

۵۔ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْأَسْحَارِ.
صبر کرنے والے، سچ بولنے والے اور فرماں بردار اور خرچ کرنے والے اور سحریوں کے وقت بخشش طلب کرنے والے۔

۶۔ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ.
نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوئے اہل کتاب میں سے اور مشرک باز رہنے والے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آجائے۔

۷۔ اَلزُّجَاجُ مُنْكَسِرٌ. — شیشہ ٹوٹنے والا ہے۔

۸۔ اَلْمُتَعَلِّمُ يَقْرَأُ الْكِتَابَ. — طالب علم کتاب پڑھتا ہے۔

۹۔ اَلْجُنُوْدُ مُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ.
لشکر اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہوتے ہیں۔

۱۰۔ اَلْهَوَاءُ مُنْعِشٌ. — ہوا تروتازہ ہے۔

۱۱۔ قَدْ جَاءَ الْمُعَلِّمُ الْمُحْتَرَمُ. — تحقیق استاد محترم آئے۔

## اَلْقَوَاعِدُ (قواعد)

۱۔ يَأْتِيْ إِسْمُ الْفَاعِلِ مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ عَلٰى وَزْنِ "فَاعِل" كَمَا فِي الْأَمْثِلَةِ: (۱، ۳، ۴، ۵)
ثلاثی مجرد سے اسم "فاعل" کے وزن پر آتا ہے جیسا کہ (۱، ۳، ۴، ۵) نمبر مثالوں میں ہے۔

۲۔ يَأْتِيْ إِسْمُ الْمَفْعُوْلِ مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ عَلٰى وَزْنِ "مَفْعُوْل" كَمَا فِي الْمِثَالِ: (۴)
ثلاثی مجرد سے اسم "مفعول" کے وزن پر آتا ہے جیسا کہ مثال نمبر ۴ میں ہے۔

۳۔ يَأْتِيْ إِسْمُ الْفَاعِلِ مِنَ الْفِعْلِ الْمَزِيْدِ فِيْهِ بِحَذْفِ عَلَامَةِ الْمُضَارِعِ وَإِضَافَةِ الْمِيْمِ الْمَضْمُوْمَةِ وَيَكُوْنُ مَا قَبْلَ اٰخِرِهٖ مَكْسُوْرًا دَائِمًا كَمَا فِي الْأَمْثِلَةِ: (۲، ۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱)
فعل مزید فیہ سے اسم فاعل علامت مضارع کو حذف کرنے اور اس کی جگہ میم مضموم (جس پر پیش ہو) لگانے سے بنتا ہے اور اس کے آخر سے پہلے حرف پر ہمیشہ زیر آتی ہے جیسا کہ (۲، ۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱) مثالوں میں ہے۔

۴۔ وَيَأْتِيْ إِسْمُ الْمَفْعُوْلِ مِنَ الْفِعْلِ الْمَزِيْدِ فِيْهِ بِحَذْفِ عَلَامَةِ الْمُضَارِعِ وَإِضَافَةِ الْمِيْمِ الْمَضْمُوْمَةِ مَكَانَهَا وَيَكُوْنُ مَا قَبْلَ اٰخِرِهٖ مَفْتُوْحًا دَائِمًا كَمَا فِي الْمِثَالِ: (۱۱)
اسم مفعول فعل مزید فیہ سے علامت مضارع کو حذف کرنے اور میم مضموم (جس پر پیش ہو) کا اس کی جگہ اضافہ کرنے سے بنتا ہے اور اس کے آخر سے پہلے حرف پر ہمیشہ زبر ہوتی ہے جیسا کہ مثال نمبر ۱۱ میں ہے۔

## اَلتَّدرِیبُ الرَّابِعُ (چوتھی مشق)

☆ هَاتِ اسْمَ الفَاعِلِ وَاسْمَ المَفْعُوْلِ مِمَّا یَأْتِیْ مِنَ الأَفْعَالِ.
درج ذیل فعلوں میں سے اسم فاعل اور اسم مفعول بتائیں۔

| افعال | اسم الفاعل | اسم المفعول |
|---|---|---|
| یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے) | کَاتِبٌ (وہ لکھنے والا) | مَکْتُوْبٌ (وہ لکھا ہوا) |
| یَرْمِیْ (وہ پھینکتا ہے) | رَامٍ (پھینکنے والا) | مَرْمِیٌّ (پھینکا ہوا) |
| یَدْعُوْ (وہ بلاتا ہے) | دَاعٍ (بلانے والا) | مَدْعُوٌّ (بلایا جانے والا) |
| یُبَشِّرُ (وہ خوشخبری دیتا ہے) | مُبَشِّرٌ (خوشخبری دینے والا) | مُبَشَّرٌ (جسے خوشخبری دی گئی) |
| یُقَاتِلُ (وہ لڑائی کرتا ہے) | مُقَاتِلٌ (وہ لڑائی کرنے والا) | مُقَاتَلٌ (جس کیلئے لڑائی ہو) |
| یَسْتَقْبِلُ (وہ استقبال کرتا ہے) | مُسْتَقْبِلٌ (وہ استقبال کرنے والا) | مُسْتَقْبَلٌ (جسکا استقبال کیا گیا) |
| یَقْتَصِدُ (وہ میانہ روی اختیار کرتا ہے) | مُقْتَصِدٌ (وہ میانہ روی اختیار کرنے والا) | مُقْتَصَدٌ (جس کیلئے میانہ روی اختیار کی گئی) |
| یَنْقَلِبُ (وہ پلٹ جاتا ہے) | مُنْقَلِبٌ (وہ پلٹنے والا) | مُنْقَلَبٌ (وہ پلٹا ہوا) |
| یَنْتَخِبُ (وہ چنتا ہے) | مُنْتَخِبٌ (چننے والا) | مُنْتَخَبٌ (جسے چنا گیا) |
| یَتَقَبَّلُ (وہ قبول کرتا ہے) | مُتَقَبِّلٌ (وہ قبول کرنے والا) | مُتَقَبَّلٌ (وہ قبول کیا گیا) |

## اَلتَّدرِیبُ الخَامِسُ (پانچویں مشق)

☆ اِسْتَخْرِجْ کُلَّ فِعْلٍ مِنَ الدَّرْسِ ثُمَّ کَوِّنْ مِنْ کُلٍّ مِنْهَا اسْمَ الفَاعِلِ وَاسْمَ المَفْعُوْلِ.
(سبق میں موجود فعل نکالیں پھر اس سے اسم فاعل اور اسم مفعول بنائیں)

| سبق میں موجود افعال | اسم الفاعل | اسم المفعول |
|---|---|---|
| اَدْرُسُ (میں پڑھتا ہوں) | دَارِسٌ (پڑھنے والا) | مَدْرُوْسٌ (پڑھا جانے والا) |
| تَرٰی (تو دیکھتا ہے) | رَاءٍ (دیکھنے والا) | مَرْئِیٌّ (دیکھا جانے والا) |
| یَهْفُوْ (دھڑکتا ہے) | هَافٍ (دھڑکنے والا) | مَهْفُوٌّ (جس لئے دھڑکتا ہے) |
| اَعْشَقُ (میں عشق کرتا ہوں) | عَاشِقٌ (عشق کرنے والا) | مَعْشُوْقٌ (جس سے عشق کیا گیا) |
| یُنْعِشُ (تروتازہ کرتا ہے) | مُنْعِشٌ (تازگی بخشنے والا) | مُنْعَشٌ (تروتازگی بخشا گیا) |
| اَعْدَدْنَا (ہم نے تیار کیا) | مُعِدٌّ (تیار کرنے والا) | مُعَدٌّ (تیار کیا ہوا) |

## اَلتَّدرِیبُ السَّادِسُ (چھٹی مشق)

☆ تَرْجِمْ إِلَى العَرَبِیَّةِ: (عربی میں ترجمہ کریں)
۱۔ نیک انسان مظلوم کا مددگار ہوتا ہے۔ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ یَکُوْنُ مُعَاوِنًا لِلْمَظْلُوْمِ
۲۔ میں اپنے وطن سے محبت کرنے والا ہوں۔ اَنَا مُحِبٌّ لِوَطَنِیْ
۳۔ میرا وطن چار صوبوں پر مشتمل ہے۔ یَشْتَمِلُ وَطَنِیْ عَلٰی اَرْبَعَةِ اَقَالِیْمَ
۴۔ ہمارے دل اللہ کی توحید سے منور ہیں۔ قُلُوْبُنَا مُنَوَّرٌ بِتَوْحِیْدِ اللّٰهِ
۵۔ پاکستان میں بیس سے زائد یونیورسٹیاں ہیں۔
یُوْجَدُ فِیْ بَاکِسْتَانَ اَکْثَرُ مِنْ عِشْرِیْنَ جَامِعَاتٍ

## اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ (نواں سبق)

# سُوْرَةُ یُوْسُفَ

### اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ (الفاظ وتراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| اَلْقَصَصِ | قصے۔کہانیاں | لَا تَقْصُصْ | تو بیان نہ کر |
| اَوْحَیْنَا | ہم نے وحی فرمایا | مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ | خوابوں کی تعبیر |
| اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا | گیارہ ستارے | | |

### اَلتَّمَارِیْنُ (مشقیں)

**اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال):** حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب بیان کریں۔
جواب: حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک رات عجیب وغریب خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے سورج اور چاند جھک جھک کر ان کو سجدہ کر رہے ہیں۔

**اَلسُّؤَالُ الثَّانِیْ (دوسرا سوال):** حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹے کا خواب سن کر کیا ارشاد فرمایا؟
جواب: حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا خواب اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کو بتایا۔انہوں نے فرمایا یہ عظیم خواب اپنے بھائیوں کو نہ بتانا۔اگر تم نے یہ خواب اپنے بھائیوں کو بتا دیا تو وہ تم سے حسد کرنے لگیں گے اور تمہارے خلاف طرح طرح کی سازشیں کریں گے اور تم کو نقصان پہنچائیں گے۔

**اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال):** مختصر جواب دیجیے۔
(الف) عربی میں قرآن مجید نازل کرنے کی کیا حکمت ہے؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا۔اس کی حکمت یہ ہے کہ لوگ اس کو سمجھ سکیں اور عرب عربی کے سوا دوسری زبان نہ سمجھ سکتے تھے۔احکامات سمجھیں گے نہیں تو عمل کیسے ہوگا؟ اس کے علاوہ ایک حکمت یہ بھی ہے کہ عربی زبان میں وسعت ہے کہ اعلیٰ مضامین کو صحیح طور پر بیان کر سکے۔
(ب) "اَحْسَنَ الْقَصَصِ" سے کیا مراد ہے؟
جواب: "اَحْسَنَ الْقَصَصِ" کا معنی ہے ایسا قصہ جو دنیا کے تمام قصوں سے زیادہ دلچسپ اور خوبصورت ہو۔حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ کو بھی اَحْسَنَ الْقَصَصِ کہا گیا ہے کیونکہ اس پورے قصے کو پڑھ کر واقعی بہت سے سبق ملتے ہیں اور پڑھنے والے کی زندگی پر یہ قصہ مثبت طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔
(ج) قرآن مجید میں انسان کا کھلا دشمن کسے قرار دیا ہے؟
جواب: قرآن مجید میں شیطان کو انسان کا کھلا دشمن قرار دیا چنانچہ ارشاد ہوا:
اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ. (یوسف:۵)
ترجمہ: بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔
(د) اس سبق میں حضرت یوسف علیہ السلام کے کن آباؤ اجداد کا ذکر ہوا ہے؟
جواب: اس سبق میں حضرت یوسف علیہ السلام کے درج ذیل آباؤ اجداد کا ذکر آیا ہے:



1- حضرت یعقوب علیہ السلام جو آپ کے والد تھے۔ 2- حضرت اسحاق علیہ السلام جو آپ کے دادا تھے۔
3- حضرت ابراہیم علیہ السلام جو آپ کے پردادا تھے۔

## اَلدَّرْسُ العَاشِرُ (دسواں سبق)

### اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ (الفاظ وتراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| عُصْبَةٌ | ایک جماعت/گروہ | حٰفِظُوْنَ | حفاظت کرنے والے |
| اِطْرَحُوْهُ | اس کو پھینک دو | الذِّئْبُ | بھیڑیا |
| غَیٰبَتِ الْجُبِّ | گہرا کنواں | نَسْتَبِقُ | ہم دوڑ میں مقابلہ کرتے ہیں |
| یَلْتَقِطْهُ | وہ اس کو اٹھا لیتا ہے | سَوَّلَتْ | گھڑا ہوا |
| السَّیَّارَةُ | قافلہ/مسافر | تَصِفُوْنَ | تم بیان کرتے ہو |
| تَاْمَنَّا | تم ہمارا یقین نہیں کرتے | وَارِدَهُمْ | ان کے پانی لانے والے |
| نٰصِحُوْنَ | نصیحت کرنے والے | اَدْلٰی دَلْوَهٗ | اس نے اپنا ڈول ڈالا |
| یَرْتَعْ | وہ کھائے | بِضَاعَةً | مال تجارت |
| بِثَمَنٍ بَخْسٍ | معمولی رقم کے بدلے | | |

### اَلتَّمَارِیْنُ (مشقیں)

**اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال):** درج بالا کلمات وتراکیب سے اسم فاعل معنی کے ساتھ لکھیے۔
جواب: اسم فاعل 1- نَاصِحُوْنَ (نصیحت کرنے والے)
2- حَافِظُوْنَ (حفاظت کرنے والے) 3- وَارِدٌ (پانی لانے والا)

**اَلسُّؤَالُ الثَّانِیْ (دوسرا سوال):** اس سبق سے افعال ثلاثی مزید فیہ کی نشاندہی کریں اور ان کے معانی لکھیے۔
جواب: افعال ثلاثی مزید فیہ
-1 یَلْتَقِطْ (وہ اٹھا لیتا ہے) باب افتعال
-2 نَسْتَبِقُ (ہم دوڑ لگاتے ہیں) باب افتعال
-3 سَوَّلَتْ (اس نے خود گھڑ لیا) باب تفعیل
-4 اَدْلٰی (اس نے ڈالا) باب افعال
-5 اَرْسِلْ (تو وہ بھیج) باب افعال

**اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال):** سبق میں مذکور فعل امر معنی کے ساتھ لکھیے۔
جواب: 1- اِطْرَحُوْا (پھینک دو) 2- اُقْتُلُوْا (قتل کرو)
3- اَلْقُوْا (ڈال دو) 4- اَرْسِلْ (بھیج دو)

**اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال):** حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے خلاف کیا سازش کی اور سبب کیا تھا؟
جواب: حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آپ کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے اپنے والد سے درخواست کی اور بہت ضد کر کے اپنی درخواست کو منوالیا۔پھر آپس میں تمام بھائیوں نے مشورہ کر کے آپ کو جنگل میں لے جا کر ایک پرانے گہرے کنوئیں میں پھینک دیا اور والد سے آ کر جھوٹ کہا کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔اس سازش کی وجہ حسد تھی۔وہ اپنے باپ کی توجہ چاہتے تھے جو ان کے خیال میں صرف حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف تھی۔

**اَلسُّؤَالُ الْخَامِسُ (پانچواں سوال):** مختصر جواب لکھیے۔
(الف) برادران یوسف علیہ السلام کو اپنے بھائی سے حسد کیوں تھا؟
جواب: برادران یوسف علیہ السلام اپنے بھائی سے حسد اس لیے کرتے تھے کہ وہ خیال کرتے تھے کہ ان کے والد کو سب سے زیادہ محبت یوسف علیہ السلام سے ہے۔ ان کی تمام تر توجہ یوسف علیہ السلام کی طرف ہے۔
(ب) برادران یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو ساتھ لے جانے کے لیے کیا بہانہ کیا؟
جواب: تمام بھائی اپنے والد کے پاس آئے اور کہا کہ یوسف علیہ السلام کو ہمارے ساتھ سیر وتفریح کے لیے جانے دیجیے تا کہ وہ کھیلے کھائے اور پیے اور ہم اس کی حفاظت کریں گے۔ ہمارے ہوتے ہوئے اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی۔
(ج) حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے کیا اندیشہ ظاہر کیا؟
جواب: حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے یہ اندیشہ ظاہر کیا کہ کہیں تم جنگل میں کھیل کود میں مصروف ہو جاؤ اور اسے بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے غافل رہو۔
(د) کیا بھیڑیے نے واقعی حضرت یوسف علیہ السلام کو کھا لیا تھا؟
جواب: نہیں' بلکہ ان کے بھائیوں نے آپ کو گہرے کنوئیں میں پھینک دیا تھا اور آپ علیہ السلام کی قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس لے آئے اور کہا کہ آپ کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔
(ھ) دَمٍ کَذِبٍ سے کیا مراد ہے؟
جواب: "دَمٍ کَذِبٍ" سے مراد جھوٹ موٹ کا خون ہے یعنی برادران یوسف علیہ السلام نے کسی جانور کا خون حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص پر لگا کر اپنی بات کو سچا ثابت کرنے کے لیے بطور ثبوت پیش کیا۔

## اَلدَّرْسُ الحَادِیْ عَشَرَ (گیارھواں سبق)

### اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ (الفاظ وتراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| اَکْرِمِیْ | اس کو عزت سے دے | هَیْتَ لَکَ | جلدی آؤ |
| مَثْوَاهُ | اس کا ٹھکانا | هَمَّتْ بِهٖ | اس کا پکا ارادہ کر لیا |
| عَسٰی | ہوسکتا ہے/ممکن ہے | لِنَصْرِفَ | تا کہ ہم دور کر دیں |
| مَکَّنَّا | ہم نے جگہ دی | اَلْفَیَا | ان دونوں نے پایا |
| اَشُدَّهٗ | اس کی جوانی | قُدَّ | پھٹ گئی |
| رَاوَدَتْهُ | میں نے اس کو پھسلایا | اِسْتَغْفِرِیْ | تو بخشش مانگ |
| غَلَّقَتْ | اس نے بند کر دیا | | |

### اَلتَّمَارِیْنُ (مشقیں)

**اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال):** مندرجہ بالا کلمات وتراکیب میں سے ثلاثی مجرد اور مزید فیہ کے افعال معانی کے ساتھ الگ الگ لکھیے۔
جواب: ثلاثی مجرد: 1- هَمَّتْ (اس نے ارادہ کیا) 2-نَصْرِفُ (ہم پھیر دیں گے) 3- قُدَّ (پھٹی ہوئی)
ثلاثی مزید فیہ: 1- اَکْرِمِیْ (تو عزت کر) 2- مَکَّنَّا (ہم نے قوت بخشی) 3- رَاوَدَتْهُ (اس نے مجھے پھسلایا) 4-غَلَّقَتْ (اس نے بند کر دیا)
5- اَلْفَیَا (ان دونوں نے پایا) 6- اِسْتَغْفِرِیْ (تو بخشش مانگ)

**اَلسُّؤَالُ الثَّانِیْ (دوسرا سوال):** مذکورہ کلمات سے فعل مجہول معانی کے ساتھ تحریر کیجیے۔
جواب: درج بالا کلمات میں صرف ایک لفظ فعل مجہول ہے۔ قُدَّ (پھٹی ہوئی)

**اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال):** حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی کیسے ثابت ہوئی؟
جواب: جب زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام پر جھوٹا الزام لگایا تو عزیز مصر نے ایک عقلمند آدمی کے مشورے پر عمل کیا۔اس نے کہا کہ حضرت یوسف (علیہ السلام) کی قمیص کو دیکھو۔اگر قمیص آگے سے پھٹی ہوئی ہے تو یہ عورت سچی ہے اور یوسف علیہ السلام جھوٹے ہیں اور اگر قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی ہے تو یوسف علیہ السلام سچے ہیں اور یہ عورت جھوٹی ہے۔جب قمیص کا معائنہ کیا گیا تو وہ پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی ثابت ہوگئی۔

**اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال):** مختصر جوابات دیجیے۔
(الف) عزیز مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کیوں خریدا؟
جواب: عزیز مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اس خیال سے خرید لیا کہ آپ کو اپنا بیٹا بنائے گا۔

(ب) حضرت یوسف علیہ السلام جوان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر کیا مہربانی کی؟
جواب: جب حضرت یوسف علیہ السلام جوان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو علم و حکمت عطا فرمایا۔
(ج) حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر کی بیوی کے گھر سے کس طرح باہر نکلے؟
جواب: عزیز مصر کی بیوی (زلیخا) نے اپنے گھر کے تمام دروازے بند کر کے یوسف علیہ السلام کو برائی کی دعوت دی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو روشن دلیل دکھائی اور آپ بھاگے۔ جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچے دروازے خود بخود کھلتے چلے گئے اور آپ وہاں سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔
(د) عزیز مصر نے اپنی بیوی کو خطاوار پا کر اسے کیا نصیحت کی؟
جواب: عزیز مصر نے اپنی بیوی کو خطاوار پا کر نصیحت کی کہ وہ اس گناہ کی اپنے رب سے معافی مانگے۔
(ہ) حضرت یوسف علیہ السلام کی عفت کردار میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟
جواب: حضرت یوسف علیہ السلام کی عفت کردار ہمارے لیے ایک نمونہ ہے۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہر حال میں برائی سے بچنا چاہیے خواہ برائی کرنے میں بظاہر کوئی رکاوٹ نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ موجود ہے۔ ایک سبق یہ بھی ہے آپ اپنے مالک اپنے محسن کی آبرو ریزی نہ کریں بلکہ ہمیشہ وفادار رہیں کسی طرح بھی اس کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچائیں۔

## اَلدَّرْسُ الثَّانِیَ عَشَرَ (بارھواں سبق)

### اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (الفاظ و تراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| فَتٰىهَا | نوجوان | لُمْتُنَّنِیْ | تم نے مجھے ملامت کی |
| مُتَّكَاً | تکیوں والی نشست | اِسْتَعْصَمَ | وہ بچا رہا |
| سِكِّيْنًا | چھری | اَصْبُ | میں جھکا ہو جاؤں |
| حَاشَ لِلّٰهِ | پاک ہے اللہ | | |

### اَلتَّمَارِيْنُ (مشقیں)

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال) مندرجہ بالا کلمات میں سے افعال ثلاثی مزید فیہ معانی کے ساتھ لکھیے اور ان کے ابواب کی نشان دہی کیجیے۔
جواب: 1 اِسْتَعْصَمَ (وہ بچ گیا) (باب اِسْتِفْعَال)
اَلسُّؤَالُ الثَّانِیْ (دوسرا سوال) اس رکوع میں حضرت یوسف علیہ السلام اور عزیز مصر کی بیوی کے واقعات مختصر اً بیان کیجیے۔ اس سے ہمیں کیا اخلاقی رہنمائی ملتی ہے؟
جواب: حضرت یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر نے بازار مصر سے خریدا اور آپ کے لیے اپنے گھر میں مکمل عزت و آسائش کا اہتمام کیا۔ آپ کافی عرصہ اس کے گھر میں رہے۔ اس دوران عزیز مصر کی بیوی زلیخا آپ کے حسن و جمال پر فدا ہو گئی۔ زلیخا نے ہر طرح سے آپ کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔ آخرکار ایک دن زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے پاس بلوایا اور تمام دروازوں کو تالا لگا دیا مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے ذرا برابر بھی اس کی طرف توجہ نہ دی اور بچنے کے لیے بھاگے تو تمام دروازے خود بخود حکم خدا سے کھلتے چلے گئے۔
زلیخا نے یوسف علیہ السلام کو پکڑنے کے لیے آپ علیہ السلام کی قمیص پکڑی جو کہ پیچھے سے پھٹ گئی اور یہ پھٹی قمیص آپ کی پاکدامنی کا ثبوت بنی اور زلیخا قصور وار ٹھہری۔ یہ واقعہ جب شہر کی عورتوں میں مشہور ہوا تو وہ عزیز مصر کی بیوی کے بارے میں باتیں کرنے لگیں کہ زلیخا تو پاگل ہے عشق بھی کیا تو اپنے ایک غلام سے۔ زلیخا نے اس صورت حال میں تمام امیر عورتوں کی دعوت کی جس میں پھل رکھے اور ان کو کاٹنے کے لیے چھریاں رکھیں۔ جب وہ عورتیں پھل کاٹ رہی تھیں تو زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے سامنے آنے کے لیے کہا جب ان عورتوں کی نظر آپ علیہ السلام پر پڑی تو وہ آپ علیہ السلام کے حسن میں کھو گئیں اور پکار اٹھیں کہ یہ تو کوئی عظیم فرشتہ ہے۔ اسی دوران ان عورتوں نے چھریوں سے پھل کی بجائے اپنے ہاتھوں کو کاٹ لیا۔

تب زلیخا نے کہا کہ یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھ کو برا بھلا کہتی تھیں۔ تب اس نے کہا کہ اگر اس نے میری بات نہ مانی تو ضرور قید کر دیا جائے گا اور ذلت کا سامنا کرے گا۔
اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ کے حضور دعا مانگی "یا اللہ مجھے ان عورتوں کے فریب سے بچا لے ان کی دعوت قبول کرنے سے بہتر ہے کہ مجھے قید خانے میں ڈال دیا جائے"۔ چنانچہ آپ علیہ السلام کو جیل خانہ میں ڈال دیا گیا۔
اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال) اس سبق سے ہمیں کیا اخلاقی رہنمائی ملتی ہے؟
جواب: اس سبق سے ہمیں یہ اخلاقی رہنمائی ملتی ہے کہ اگرچہ ماحول کتنا ہی زیادہ برائی و گناہ کا ہو اور راہ ہموار بھی ہو پھر بھی گناہوں سے بچنا لازم ہے اور گناہوں سے بچنے کے لیے اللہ سے دعا کرنی چاہیے اور گناہ کرنے سے بہتر ہے کہ قید خانے کی صعوبتیں اٹھائی جائیں۔

## اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَرَ (تیرھواں سبق)

### اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (الفاظ و تراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| اَعْصِرُ | میں نچوڑتا ہوں | لَبِثَ | وہ رہا |
| تُرْزَقٰنِهٖ | تم دونوں کو وہ دیا جائے گا | بِضْعَ سِنِيْنَ | چند سال |
| يُصْلَبُ | وہ پھانسی دیا جائے گا | اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ | حکم صرف اللہ ہی کا ہے |
| قُضِيَ | فیصلہ ہو چکا ہے | اَلدِّيْنُ الْقَيِّمُ | سیدھا دین |
| تَسْتَفْتِيٰنِ | تم دونوں مجھ سے پوچھتے ہو | | |

### اَلتَّمَارِيْنُ (مشقیں)

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال) درج بالا کلمات و تراکیب میں سے افعال مجہول کی نشاندہی کیجیے اور ان کے معانی لکھیے۔
جواب: افعال مجہول
1- تُرْزَقٰنِ (تم دونوں کو دیا جاتا ہے) 2- يُصْلَبُ (وہ پھانسی دیا جاتا ہے)
3- قُضِيَ (فیصلہ ہو چکا ہے)
اَلسُّؤَالُ الثَّانِیْ (دوسرا سوال) جیل خانے میں دو نوجوانوں نے کیا خواب دیکھے؟ اور حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کی کیا تعبیر بتائی؟
جواب: حضرت یوسف علیہ السلام کو جب زلیخا کی شکایت پر جیل میں ڈالا گیا تو ان کے ساتھ ہی دو اور نوجوان بھی قید کیے گئے۔ وہ دونوں آپ علیہ السلام سے بہت قریب ہو گئے اور ایک دن کہنے لگے کہ ہم نے خواب دیکھے ہیں آپ ہمیں ان کی تعبیر بتائیں۔ چنانچہ ایک نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں شراب نچوڑ رہا ہوں جب کہ دوسرے نے کہا کہ میں سر پر روٹیاں اٹھائے جا رہا ہوں اور اس سے پرندے نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔
حضرت یوسف علیہ السلام نے پہلے کو بتایا کہ تم رہا ہو جاؤ گے اور اپنے مالک کو شراب پلانے پر مامور ہو گے اور دوسرے سے کہا کہ تمہیں پھانسی ہوگی اور پرندے تمہارے سر کو نوچ نوچ کر کھائیں گے۔
اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال) حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل کے ساتھیوں کو دین کا پیغام کیسے پہنچایا؟
جواب: جب آپ علیہ السلام نے قیدی ساتھیوں کو خوابوں کی تعبیر بتلائی تو ساتھ ہی عرض کیا کہ مجھے یہ تعبیر کا علم میرے رب نے دیا ہے اور میں نے ایسی قوم کا دین چھوڑ دیا ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں لاتی اور یہ کہ میں تو اپنے آباؤ اجداد کے دین کی پیروی کرتا ہوں جو کہتے تھے کہ اللہ ایک ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ دوستو تم خود سوچو کہ ایک اللہ بہتر ہے یا بہت سے۔ اللہ کے سوا جس کی بھی عبادت کرتے ہو وہ اللہ نہیں ہیں بلکہ چند نام ہیں جو تم نے خود رکھ لیے ہیں ان کی عبادت کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو جو ہر ایک پر غالب ہے۔



اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال) مندرجہ ذیل تراکیب کا ترجمہ لکھیے۔
(الف) اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ — حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔
(ب) اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ — اس نے حکم دیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو۔
(ج) ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ — یہ سیدھا دین ہے۔
(د) ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ — کیا الگ الگ بہت سے معبود بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔

## اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ (چودھواں سبق)

### اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (الفاظ و تراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| سِمَانٌ | موٹی تازی | اَحْلَامٌ | خواب |
| عِجَافٌ | دبلی | اِدَّكَرَ | اسے یاد آیا |
| سُنْبُلٰتٌ | خوشے | دَاَبًا | لگاتار، مسلسل |
| يٰبِسٰتٌ | خشک | حَصَدْتُّمْ | تم نے کاٹا |
| اَلْمَلَاُ | درباریوں | فَذَرُوْهُ | پس تم اسے چھوڑ دو |
| تَعْبُرُوْنَ | تم تعبیر دیتے ہو | تُحْصِنُوْنَ | تم بچاؤ گے |
| اَضْغَاثُ | پریشان | يُغَاثُ | بارش برسائی جائے گی |

### اَلتَّمَارِيْنُ (مشقیں)

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال) اس رکوع میں آنے والے مفرد اسماء کی جمع اور جمع کے واحد لکھیے۔

| مفرد | | جمع | |
|---|---|---|---|
| اَلْمَلِكُ | بادشاہ | اَلْمُلُوْكُ | کئی بادشاہ |
| اُمَّةٌ | ایک قوم | اُمَمٌ | کئی امتیں |
| اَلصِّدِّيْقُ | ایک دوست | اَلصِّدِّيْقُوْنَ | کئی دوست |
| سُنْبُلَةٌ | خوشے | سُنْبُلٰتٌ | خوشے |
| عَامٌ | ایک سال | اَعْوَامٌ | کئی سال |
| بَقَرَاتٌ | گائیں | بَقَرَةٌ | گائے |
| سِمَانٌ | موٹیاں | سَمِيْنَةٌ | موٹی |
| عِجَافٌ | دبلی | عَجُوْفَةٌ | دبلی |
| يٰبِسٰتٌ | خشک | يَابِسَةٌ | خشک |
| اَحْلَامٌ | خواب | حُلُمٌ | ایک خواب |
| سِنِيْنَ | کئی سال | سَنَةٌ | ایک سال |

اَلسُّؤَالُ الثَّانِیْ (دوسرا سوال) شاہ مصر نے کیا خواب دیکھا؟
جواب: شاہ مصر نے خواب میں دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی پتلی کمزور گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز و تازہ خوشے ہیں اور سات خشک خوشے ہیں۔ شاہ مصر نے اس خواب کی تعبیر اپنے سرداروں سے مانگی۔
اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال) حضرت یوسف علیہ السلام نے شاہ مصر کے خواب کی کیا تعبیر بتائی؟
جواب: آپ نے شاہ مصر کے خواب کی یہ تعبیر بتائی کہ سات سال تک کھیتوں میں مسلسل فصل کاشت کرو گے اور اس کے بعد سات سال تک قحط رہے گا پھر اس کے بعد بارشیں ہوں گی کہ لوگ پھلوں سے رس نکالیں گے۔
اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال) حضرت یوسف علیہ السلام نے آئندہ پیش آنے والی خشک سالی سے بچنے کی کیا تدبیر بتائی؟

جواب: آپ نے فرمایا کہ جب تم پہلے سال کاشت کرو تو جو کچھ بھی تم کاٹو اس میں سے تھوڑا کھا لو اور باقی حصہ خوشوں میں ہی رہنے دو تاکہ خشک سالی کے دنوں میں تم یہ ذخیرہ کیا ہوا اناج کھا سکو۔

## اَلدَّرْسُ الْخَامِسَ عَشَرَ (پندرھواں سبق)

### اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (الفاظ و تراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| اِئْتُوْنِيْ بِهٖ | اسے میرے پاس لاؤ | لَمْ اَخُنْهُ | میں نے اس سے خیانت نہیں کی |
| مَا بَالُ النِّسْوَةِ | ان عورتوں کا کیا حال ہے | مَآ اُبَرِّئُ | میں اپنے آپ کو بے قصور نہیں کہتا |
| خَطْبُكُنَّ | تمہارا معاملہ | اَمَّارَةٌ | حکم دیتا ہے |
| حَصْحَصَ | ظاہر ہو گیا | اَسْتَخْلِصْهُ | میں اسے چن لوں گا |

### اَلتَّمَارِيْنُ (مشقیں)

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال) اس رکوع میں اِنَّ اور اَنَّ کے اسماء کی نشان دہی کیجیے۔
جواب: اِنَّ اور اَنَّ کے اسماء درج ذیل ہیں۔
1- اِنَّ رَبِّیْ (بے شک میرا رب) "رَبِّیْ" (اسم ہے)
2- اِنَّهٗ (بے شک وہ) "ہ" (اسم ضمیر متصل اس کا اسم ہے)
3- اِنِّیْ (بے شک میں) "ی" (یائے متکلم) اسم ہے
4- اِنَّ اللّٰهَ (بے شک اللہ) "اللّٰہ" (اسم جلالت اِنَّ کا اسم ہے)
5- اِنَّ النَّفْسَ (بے شک نفس) "النَّفْسَ" (اسم ہے)
6- اِنَّكَ (بے شک تو) "ک" ضمیر متصل (اسم ہے)
اَلسُّؤَالُ الثَّانِیْ (دوسرا سوال) سبق میں سے جار و مجرور کی نشاندہی کیجیے۔
جواب:

| جار | مجرور | ترجمہ |
|---|---|---|
| ب | ہ | بِهٖ (اس کا۔ اس کو) |
| اِلٰی | رَبِّكَ | اِلٰی رَبِّكَ (اپنے رب کی طرف سے) |
| ب | كَيْدِهِنَّ | بِكَيْدِهِنَّ (ان کے مکر کو) |
| عَنْ | نَفْسِهٖ | عَنْ نَفْسِهٖ (اس کے دل سے) |
| ل | اللّٰه | لِلّٰهِ (اللہ کے لیے) |
| مِنْ | سُوْٓءٍ | مِنْ سُوْٓءٍ (کوئی برائی) |
| مِنْ | الصّٰدِقِيْنَ | مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (سچوں سے) |
| ب | الْغَيْبِ | بِالْغَيْبِ (غیب سے) |
| ب | السُّوْٓءِ | بِالسُّوْٓءِ (برائی کا) |
| ل | نَفْسِیْ | لِنَفْسِیْ (اپنے لیے) |
| عَلٰی | خَزَآئِنِ | عَلٰی خَزَآئِنِ (خزانوں پر) |
| ل | يُوْسُفَ | لِيُوْسُفَ (یوسف کے لیے) |
| فِیْ | الْاَرْضِ | فِی الْاَرْضِ (زمین میں) |
| مِنْ | هَا | مِنْهَا (اس سے) |
| ب | رَحْمَتِنَا | بِرَحْمَتِنَا (ہماری رحمت سے) |
| ل | الَّذِيْنَ | لِلَّذِيْنَ (ان کے لیے جو) |

اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال): اس سبق میں حضرت یوسف علیہ السلام کے کردار کی کون سی خوبیاں اجاگر ہوتی ہیں؟

جواب: اس سبق سے پتا چلتا ہے کہ آپ علیہ السلام ایک سچے انسان تھے اور اپنے محسن کے وفادار تھے۔ بددیانتی سے نفرت کرتے تھے۔ انتہائی پاکباز تھے۔ خوابوں کی تعبیر جانتے تھے۔ صحیح حساب کتاب رکھنے والے اور صاحب علم تھے۔ خزانے کی حفاظت کی اہلیت رکھتے تھے۔

اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال): مختصر جواب دیجیے۔

(الف) بادشاہ کے بلانے پر حضرت یوسف علیہ السلام نے کیا کہا؟

جواب: بادشاہ کے بلانے پر حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ بادشاہ سے جا کر پوچھو کہ ان عورتوں کے بارے میں حقیقت کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے یعنی آپ نے پہلے اپنے اوپر لگے الزام کی تحقیق چاہی۔

(ب) بادشاہ نے زنانِ مصر سے حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں کیا سوال کیا؟

جواب: بادشاہ نے زنانِ مصر کو بلوایا اور ان سے معاملے کی تفتیش شروع کی تو ان عورتوں سے کہا کہ تم بتاؤ کہ اس وقت کیا ہوا جب تم نے یوسف علیہ السلام کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی تھی۔

(ج) زنانِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کے کردار کے بارے میں کیا شہادت دی؟

جواب: انہوں نے شہادت دی کہ ہم نے یوسف علیہ السلام میں کوئی برائی نہیں دیکھی وہ بالکل بے گناہ اور بے قصور ہے۔

(د) عزیزِ مصر کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے بارے میں کیا اعتراف کیا؟

جواب: عزیزِ مصر کی بیوی نے کہا اب بات پوشیدہ نہیں رہی تو میں اقرار کرتی ہوں کہ میں نے یوسف علیہ السلام کو پھسلانے کی بھرپور کوشش کی تھی مگر وہ اس بات پر تیار نہ ہوا۔

(ہ) اس سبق میں مالیات کے نگران کی کون سی دو خصوصیات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: 1- وہ خزانے کی اچھی طرح حفاظت کر سکتا ہو۔

2- وہ مالیاتی امور کے بارے میں اچھی معلومات رکھتا ہو۔

اَلسُّؤَالُ الْخَامِسُ (پانچواں سبق): مندرجہ ذیل تراکیب کا ترجمہ بیان کیجیے۔

الف: اَلْئٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ — اب حق ظاہر ہو گیا۔

ب: اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ — بے شک نفس تو برائی کا حکم دیتا ہے۔

ج: اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ — مگر یہ کہ جس پر میرا رب رحم کرے۔

د: نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ — ہم اپنی رحمت دیتے ہیں جس کو ہم چاہتے ہیں۔

ہ: لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ — ہم نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

## اَلدَّرْسُ السَّادِسُ عَشَرَ (سولھواں سبق)

### اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ (الفاظ و تراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| جَهَّزَ | تیار کیا | نَکْتَلْ | ہم غلہ وزن کر کے لائیں گے |
| بِجَهَازِهِمْ | ان کا سامان | هَلْ اٰمَنُکُمْ | کیا میں تمہارا اعتبار کروں |
| اَلَا تَرَوْنَ | کیا تم نہیں دیکھتے | نَمِیْرُ | ہم غلہ لائیں گے |
| اَلْکَیْلَ | وزن | اَنْ یُّحَاطَ | یہ کہ گھیر لیا جائے |
| خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ | اچھی میزبانی کرنے والے | مَا اُغْنِیْ | وہ بچا نہیں سکتا |
| سَنُرَاوِدُ | ہم قائل کریں گے | | |

### اَلتَّمَارِیْنُ (مشقیں)

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال): سبق میں مذکور ادوات استفہام تلاش کیجیے۔

جواب: 1- اَ (ہمزہ استفہام) 2- هَلْ 3- مَا

اَلسُّؤَالُ الثَّانِیْ (دوسرا سوال): اس سبق میں سے فعل ماضی اور فعل مضارع کی نشاندہی کیجیے اور ان کے معانی بھی لکھیے۔

جواب: فعل ماضی

| | | | |
|---|---|---|---|
| جَآءَ | (وہ آیا) | قَالُوْا | (انہوں نے کہا) |
| دَخَلُوْا | (وہ داخل ہوئے) | مُنِعَ | (اس کو روکا گیا) |
| عَرَفَ | (اس نے پہچانا) | فَتَحُوْا | (انہوں نے کھولا) |
| جَهَّزَ | (اس نے تیار کیا) | وَجَدُوْا | (انہوں نے پایا) |
| قَالَ | (اس نے کہا) | رُدَّتْ | (وہ لوٹائی گئی) |
| اَمِنْتُ | (میں نے اعتماد کیا) | اَتَوْا | (وہ لائے) |
| اِنْقَلَبُوْا | (واپس گئے) | دَخَلُوْا | (وہ داخل ہوئے) |
| رَجَعُوْا | (وہ لوٹے) | عَلَّمْنَا | (ہم نے سیکھا) |
| قَضٰی | (اس نے پورا کیا) | اَمَرَ | (اس نے حکم دیا) |
| تَوَکَّلْتُ | (میں نے بھروسا کیا) | | |

فعل مضارع

| | | | |
|---|---|---|---|
| تَرَوْنَ | (تم دیکھتے ہو) | اُوْفِیْ | (میں پورا کرتا ہوں) |
| سَنُرَاوِدُ | (ہم جلد قائل کریں گے) | یَعْرِفُوْنَ | (وہ پہچانتے ہیں) |
| اٰمَنُ | (میں اعتبار کرتا ہوں) | نَبْغِیْ | (ہم چاہتے ہیں) |
| نَمِیْرُ | (ہم غلہ لائیں گے) | نَحْفَظُ | (ہم حفاظت کرتے ہیں) |
| نَزْدَادُ | (ہم زیادہ لیں گے) | اُرْسِلُ | (میں بھیجتا ہوں) |
| تُؤْتُوْنَ | (تم دیتے ہو) | یُحَاطُ | (اسے گھیر لیا جائے) |
| نَقُوْلُ | (ہم کہتے ہیں) | اُغْنِیْ | (میں بچاؤں گا) |
| یَتَوَکَّلُ | (وہ بھروسا کرتا ہے) | یَعْلَمُوْنَ | (وہ جانتے ہیں) |
| یَرْجِعُوْنَ | (وہ لوٹ آتے ہیں) | نَکْتَلْ | (ہم ماپ کرائیں) |

اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال): مندرجہ ذیل تراکیب کا ترجمہ لکھیے۔

(الف) فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

(پس اللہ خوب حفاظت کرنے والا اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے)

(ب) وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ۔

(اور اللہ تعالیٰ جو ہم کہتے ہیں اس پر گواہ ہے)

(ج) وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ۔

(اور بھروسا کرنے والوں کو اسی پر بھروسا کرنا چاہیے)

اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال): حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو مصر بلوانے کے لیے کیا تدبیر اختیار کی؟

جواب: آپ نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا اور ان کی خوب مہمان نوازی کی تاکہ یہ لوگ آتے جاتے رہیں۔ انہیں رخصت کرتے وقت یہ کہا کہ اگلی مرتبہ اپنے بھائی (بنیامین) کو بھی ساتھ لانا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے سامان میں وہ رقم بھی رکھوا دی جو انہوں نے غلہ کے عوض دی تھی تاکہ ان کے بھائی لالچ میں آ کر اپنے چھوٹے بھائی کو مصر لائیں۔

## اَلدَّرْسُ السَّابِعُ عَشَرَ (سترھواں سبق)

### اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ (الفاظ و تراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| اٰوٰی | اس نے پناہ دی | تَاللّٰهِ | اللہ کی قسم |
| لَا تَبْتَئِسْ | تو غم نہ کر | اَوْعِیَتِهِمْ | ان کے سامان کی [illegible] |
| اَلسِّقَایَةُ | پینے کا پیالا | اَسَرَّ | اس نے پوشیدہ رکھا |
| صُوَاعَ | پیالا | لَمْ یُبْدِ | اس نے ظاہر نہ کیا۔ |
| زَعِیْمٌ | ضامن | | |



### اَلتَّمَارِیْنُ (مشقیں)

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال): کلمات و تراکیب میں سے فعل نہی کی نشاندہی کیجیے۔

جواب: فعل نہی

لَا تَبْتَئِسْ (غم نہ کرو)

اَلسُّؤَالُ الثَّانِیْ (دوسرا سوال): سبق میں سے اسمائے واحد جمع کی نشاندہی کیجیے۔

جواب: اسمائے واحد

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اَخَا | بھائی | اَخُوْ | بھائی | جَهَازٌ | سامان |
| اَلسِّقَایَةُ | پیالہ | رَحْلٌ | سامانِ سفر | مُؤَذِّنٌ | اعلان کرنے والا |
| اَلْعِیْرُ | قافلہ | صُوَاعٌ | پیمانہ | حِمْلٌ | بوجھ |
| بَعِیْرٌ | اونٹ | زَعِیْمٌ | ذمہ دار | اَلْاَرْضُ | زمین |
| جَزَآءٌ | سزا | وِعَآءٌ | تھیلا | دِیْنٌ | دین |
| اَلْمَلِکُ | بادشاہ | عَلِیْمٌ | بہت علم والا | اَخٌ | بھائی |
| نَفْسٌ | دل | اَبًا | باپ | مَتَاعٌ | سامان |
| مَکَانٌ | جگہ | اَلْعَزِیْزُ | غالب | | |

اسمائے جمع

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| سَارِقُوْنَ | چور | سَارِقِیْنَ | چور | کَاذِبِیْنَ | جھوٹے |
| اَلظّٰلِمِیْنَ | ظالم | اَوْعِیَةِ | تھیلے | دَرَجٰتٍ | درجے |
| مُحْسِنِیْنَ | نیکوکار | ظٰلِمُوْنَ | ظالم لوگ | | |

اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال): حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو اپنے پاس روکنے کے لیے کیا تدبیر اختیار کی؟

جواب: حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھنا چاہتے تھے مگر مصر کے قانون کے مطابق حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائی (بنیامین) کو اپنے پاس روک نہیں سکتے تھے چنانچہ آپ علیہ السلام نے ایک تدبیر اختیار کی وہ یہ کہ آپ نے اپنے بھائی کو چور ثابت کیا اور اس کو اپنے پاس روک لیا۔ مصری قانون کے مطابق جو چور ہوتا ہے اس کو وہاں روک لیا جاتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کے سامان میں اپنا پیالہ رکھ دیا اور قافلے والوں سے کہا کہ تمہاری تلاشی ہو گی تلاشی لی گئی تو اپنے بھائی کے سامان سے پیالہ نکال لیا یوں وہ بھائی چور ثابت ہوا۔

اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال): برادرانِ یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو ساتھ لے جانے کے لیے کیا درخواست کی؟ اور حضرت یوسف علیہ السلام کا جواب کیا تھا؟

جواب: برادرانِ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ہمارا ایک بوڑھا باپ ہے۔ اس کے ہمارے ساتھ نہ جانے پر وہ بہت بے قرار ہو گا۔ آپ ہم میں سے کسی کو اس کی جگہ رکھ لیں اور اس کو جانے دیں۔ آپ علیہ السلام نے کہا: اللہ کی پناہ میں چور کو چھوڑ دوں اور ایک بے گناہ شخص کو اس کی جگہ گرفتار کر لوں۔

اَلسُّؤَالُ الْخَامِسُ (پانچواں سوال): درج ذیل تراکیب کے معانی لکھیے۔

1- نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ۔

(ہم جس کو چاہتے ہیں اس کے درجے بلند کر دیتے ہیں)

2- وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ۔ (ہر عالم سے بڑھ کر عالم موجود ہے۔)

## اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ عَشَرَ (اٹھارھواں سبق)

### اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ (الفاظ و تراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| اِسْتَیْئَسُوْا | وہ مایوس ہو گئے | تَفْتَؤُا | تو رہے گا ہمیشہ |
| خَلَصُوْا | مشورہ کرنے کے لیے | حَرَضًا | بیمار |
| نَجِیًّا | وہ الگ ہو گئے | بَثِّیْ | میرا غم |
| مَا فَرَّطْتُّمْ | جو تم نے ظلم کیا | فَتَحَسَّسُوْا | پس تلاش کرو |
| لَنْ اَبْرَحَ | میں ہرگز نہیں جاؤں گا | مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ | اللہ کی رحمت سے |
| یٰاَسَفٰی | ہائے افسوس | مُزْجٰةٍ | گھٹیا |
| لَا تَثْرِیْبَ | کوئی پکڑ نہیں | اٰثَرَکَ | اس نے تجھے فضیلت دی |

### اَلتَّمَارِیْنُ (مشقیں)

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال): درج بالا کلمات سے افعال الگ کر کے ان کے صیغے لکھیے۔

1- اِسْتَیْئَسُوْا (وہ مایوس ہو گئے) فعل ماضی۔ جمع مذکر غائب

2- خَلَصُوْا (وہ مشورہ کرنے لگے) فعل ماضی۔ جمع مذکر غائب

3- فَرَّطْتُّمْ (تم نے زیادتی کی) فعل ماضی۔ جمع مذکر حاضر

4- لَنْ اَبْرَحَ (میں ہرگز نہیں جاؤں گا) فعل مضارع۔ واحد متکلم

5- تَفْتَؤُا (تو رہے گا) فعل مضارع۔ واحد مذکر حاضر

6- تَحَسَّسُوْا (تلاش کرو) فعل امر۔ جمع مذکر حاضر

7- اٰثَرَ (اس نے ترجیح دی) فعل ماضی۔ واحد مذکر غائب

اَلسُّؤَالُ الثَّانِیْ (دوسرا سوال): اس سبق میں مذکورہ حروف مشبہ بالفعل کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کے اسماء لکھیے۔

جواب:

| حروف مشبہ بالفعل | اسماء | ترجمہ |
|---|---|---|
| اِنَّ | اَبَاکُمْ | بے شک تمہارا باپ |
| اِنَّ | اِبْنَکَ | بے شک تمہارا بیٹا |
| اِنَّ | نَا (اِنَّا) | بے شک ہم |
| اِنَّ | اللّٰهَ | بے شک اللہ |
| اِنَّ | هٗ (اِنَّهٗ) | بے شک وہ |
| اِنَّ | کَ (اِنَّکَ) | بے شک تو |

اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال): حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں میں سے بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی کو روک لیے جانے پر کس تشویش کا اظہار کیا؟

جواب: بڑے بھائی نے اپنے بھائیوں سے کہا ذرا سوچو تم اپنے باپ کا سامنا کس طرح کرو گے۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ تم نے یوسف کے ساتھ کیا زیادتی کی تھی اور اب اس چھوٹے بھائی کو روک لیا گیا ہے جب کہ ہم اللہ کا ضامن کر کے اس چھوٹے بھائی کو اپنے باپ سے لائے تھے۔ واپس جا کر ان کو کیا جواب دیں گے۔

اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال): حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نہ پا کر کیا فرمایا؟

جواب: حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہارا کوئی بہانہ نہیں مانتا لیکن صبر کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ ان کو میرے پاس لے آئے پھر آپ علیہ السلام نے آہ بھری اور اپنے بیٹے یوسف کو یاد کیا یوسف علیہ السلام کے غم میں دن رات رونے کی وجہ سے ان کی آنکھیں سفید ہو گئی تھیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

اَلسُّؤَالُ الْخَامِسُ (پانچواں سوال) مندرجہ ذیل تراکیب کے معانی لکھیے۔

جواب: (الف) فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ (پس صبر بہتر ہے)

(ب) اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ

(میں اپنے غم اور دکھ کی شکایت اللہ کے حضور کرتا ہوں)

(ج) لَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ (تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو)

(د) اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ

(اللہ کی رحمت سے کافر ہی مایوس ہوتے ہیں)

(ہ) لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ

(آج تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف فرمادے)

## اَلدَّرْسُ التَّاسِعَ عَشَرَ (اُنیسواں سبق)

### اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (الفاظ وتراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| فَصَلَتْ | روانہ ہوا | اَلْبَدْوِ | گاؤں |
| تُفَنِّدُوْنَ | تم مجھے بہکا ہوا کہتے ہو | نَزَغَ | اس نے جھگڑا ڈالا |
| خَرُّوْا | وہ گر پڑے | فَاطِرَ | پیدا کرنے والا |

### اَلتَّمَارِيْنُ (مشقیں)

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال): اس سبق میں ثلاثی مزید فیہ کے افعال، ان کے ابواب کی شناخت کرتے ہوئے لکھیے؟ اور ان کے معانی بھی لکھیے۔

جواب:

| افعال | ابواب | معانی |
|---|---|---|
| تُفَنِّدُوْنَ | تَفْعِيْلٌ | تم بہکا ہوا کہتے ہو |
| اَلْقٰى | اِفْعَالٌ | اس نے ڈالا |
| اِرْتَدَّ | اِفْتِعَالٌ | لوٹ آئی |
| اِسْتَغْفِرْ | اِسْتِفْعَالٌ | معافی مانگ |
| اٰوٰى | اِفْعَالٌ | اس نے اپنے پاس بٹھایا |
| اَحْسَنَ | اِفْعَالٌ | اس نے احسان کیا |
| اَخْرَجَ | اِفْعَالٌ | اس نے نکالا |
| اٰتَيْتَ | اِفْعَالٌ | تو نے دیا |
| عَلَّمْتَ | تَفْعِيْلٌ | تو نے سکھا |
| تَوَلّٰى | تَفَعُّلٌ | تو مارتا ہے |
| اَلْحِقْ | اِفْعَالٌ | ساتھ شامل ہوئے |
| نُوْحِيْ | اِفْعَالٌ | ہم وحی کرتے ہیں |
| اَجْمَعُوْا | اِفْعَالٌ | وہ جمع ہوئے |

اَلسُّؤَالُ الثَّانِيْ (دوسرا سوال): حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو کیسے سونگھ لی؟ اور ان کی بینائی کیسے لوٹ آئی؟

جواب: حضرت یعقوب علیہ السلام کا حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو سونگھنا اور ان کی بینائی کا انہیں دوبارہ حاصل ہونا نبوت کے کمالات میں سے ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اسی کمال کی وجہ سے پتہ چلا کہ یوسف علیہ السلام آرہے ہیں حالانکہ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام ان سے بہت دور تھے صرف ان کی قمیص آرہی تھی۔ جب حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص ڈالی گئی تو ان کی بینائی لوٹ آئی۔

اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال): بینائی لوٹنے کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں کے درمیان کیا گفتگو ہوئی؟

جواب: بینائی لوٹنے کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ بیٹا بتاؤ میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ میں اپنے رب کی جانب سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ بیٹوں نے کہا ابا جان ہم سے غلطیاں ہوئی ہیں۔ آپ ہمارے لیے اپنے رب سے بخشش کی دعا کریں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے دعا کرنے کا وعدہ کرلیا۔

اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال) مصر پہنچنے پر حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کی عزت وتکریم کس طرح کی؟

جواب: جب حضرت یوسف علیہ السلام کو والدین کے آنے کی اطلاع ملی تو آپ بادشاہ اور دیگر وزیروں کے ساتھ استقبال کے لیے شہر سے باہر تشریف لائے۔ آپ نے اپنے والدین کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھا کر ان کی عزت وتکریم کی۔

اَلسُّؤَالُ الْخَامِسُ (پانچواں سوال): حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ ..... بِالصّٰلِحِيْنَ کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ۔

ترجمہ: اے میرے رب! تو نے مجھے اقتدار دیا اور خوابوں کی تعبیر کے علم سے نوازا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا مددگار ہے۔ اسلام پر میرا خاتمہ کرنا اور مجھے نیکوکاروں میں شامل کرنا۔

اَلسُّؤَالُ السَّادِسُ (چھٹا سوال): نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات کیسے معلوم ہوئے؟

جواب: نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات وحی کے ذریعے معلوم ہوئے۔

## اَلدَّرْسُ الْعِشْرُوْنَ (بیسواں سبق)

### اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (الفاظ وتراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| كَاَيِّنْ | کتنے ہی۔ بہت سے | نُجِّيَ | وہ بچالیا گیا |
| بَغْتَةً | اچانک | يُفْتَرٰى | خود گھڑ لیا |

### اَلتَّمَارِيْنُ (مشقیں)

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال): نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے لوگوں کو کس راستے کی طرف بلایا؟ اور کیا کہا؟

جواب: نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف بلایا اور فرمایا:

هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

ترجمہ: "یہ میرا راستہ ہے۔ میں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں۔"

اَلسُّؤَالُ الثَّانِيْ (دوسرا سوال): قصہ حضرت یوسف علیہ السلام سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: قصہ حضرت یوسف علیہ السلام سے ہمیں کئی ایک سبق حاصل ہوتے ہیں:

1- کسی نعمت کا ملنا یا نہ ملنا اللہ کی طرف سے ہے۔

2- اپنے بھائیوں سے محبت کریں ان کی بلندیوں پر رشک کرنا چاہیے۔ ان سے حسد نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی کے خلاف سازش کریں۔

3- برائی کے مواقع بھرپور انداز میں میسر ہوں اس کے باوجود خدا سے ڈرتے رہنا اور برائی سے بچنا چاہیے۔

4- ہمیشہ وفادار رہیں۔ خیانت نہ کریں۔ 5- کتنی ہی مصیبت ہو تبلیغ دین جاری رکھو۔

6- ہر حالت میں والدین کا احترام لازم ہے۔

7- طاقت کے باوجود معاف کردینا چاہیے۔



اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال): مختصر جواب دیجیے۔

(الف) ایمان لانے کے معاملے میں لوگوں کی اکثریت کا رویہ کیا ہے؟

جواب: ایک اللہ پر ایمان لانے کے بعد بھی لوگوں کی اکثریت کا رویہ مشرکانہ رہتا ہے۔

(ب) قرآن حکیم میں بیان کردہ قصوں کا مقصد کیا ہے؟

جواب: ان قصوں کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عقل مند لوگ نصیحت پکڑیں۔

(ج) کائنات میں غور وفکر کے سلسلہ میں قرآن کی کیا تعلیم ہے؟

جواب: قرآن حکیم اپنے ماننے والوں سے کہتا ہے کہ زمین اور آسمان میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر دلالت کرنے والی کئی نشانیاں ہیں۔ ان میں غور کرکے حکمت ودانائی حاصل کرو۔

اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال): اُردو میں ترجمہ کیجیے۔

حَتّٰىٓ اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ

ترجمہ: یہاں تک کہ جب رسول (نافرمان قوم سے) مایوس ہونے لگے اور (نافرمانوں نے) خیال کیا کہ اُن سے (عذاب کے بارے میں) جھوٹ بولا گیا ہے تو اُن (رسولوں) کو ہماری مدد آپہنچی پھر جسے ہم نے چاہا اسے نجات ملی اور ہمارا عذاب مجرم قوم سے ٹالا نہیں جاتا۔

## اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ (اکیسواں سبق)

## سُوْرَةُ يٰسٓ

### اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (الفاظ وتراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| حَقَّ الْقَوْلُ | بات ثابت ہوگئی | سَدًّا | دیوار |
| اَعْنَاقِ | گردنیں | نُحْيِ | ہم زندہ کرتے ہیں |
| اَغْلٰلًا | طوق | قَدَّمُوْا | انہوں نے بھیجا |
| اَلْاَذْقَانِ | ٹھوڑیاں | اَحْصَيْنٰهُ | ہم نے احاطہ کیا ہوا ہے |
| مُقْمَحُوْنَ | سر اوپر اٹھائے ہوئے | | |

### اَلتَّمَارِيْنُ (مشقیں)

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال): مندرجہ بالا کلمات وتراکیب میں سے ثلاثی مزید فیہ پر مشتمل افعال الگ الگ معنٰی کے ساتھ لکھیے۔

جواب: درج ذیل افعال ثلاثی مزید فیہ ہیں:

1- قَدَّمُوْا (انہوں نے آگے بھیجا) باب تفعیل

2- نُحْيِ (ہم زندہ کرتے ہیں) باب افعال

3- اَحْصَيْنَا (ہم نے شمار کیا) باب افعال

اَلسُّؤَالُ الثَّانِيْ (دوسرا سوال): سبق میں مذکور اسم الفاعل اور اسم المفعول کی نشاندہی کریں اور ان کے معانی تحریر کریں۔

جواب: اسم فاعل

1- مُسْتَقِيْمٌ (سیدھا) 2- غَافِلُوْنَ (غافل لوگ)

3- مُبِيْنٌ (واضح)

اسم مفعول: 1- اَلْمُرْسَلِيْنَ (بھیجے ہوئے)

2- مُقْمَحُوْنَ (سر اُونچا کیے ہوئے)

اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال): اس سبق میں حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رسالت اور اس منصب کی ذمہ داریوں کے بارے میں کیا احکام بیان ہوئے ہیں؟

جواب: حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رسالت اور منصب کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی قسم کھا کر بیان کیا کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ رسالت کے منصب کی اہم ذمہ داری یہ ہے کہ جو لوگ غفلت میں ہیں ان کو جگایا جائے اور سیدھی راہ بتلائی جائے اور تبلیغ وتلقین کی جائے ایک اللہ اور رسول پر ایمان لانے اور آخرت پر یقین دلانا تاکہ وہ لوگ برائیوں سے بچے رہیں۔

اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال): نصیحت قبول کرنے والوں اور نصیحت رد کرنے والوں کا انجام کیا ہوگا؟

جواب: نصیحت قبول کرنے والوں کا انجام: وہ لوگ جنہوں نے نصیحت کو قبول کیا بھلائی اور سچائی کی بات کو مان لیا ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور بخشش کی خوشخبری ہے اور ان کو اللہ بہت بڑے انعام واجر سے نوازے گا۔

نصیحت قبول نہ کرنے والوں کا انجام: اور وہ لوگ جنہوں نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعوت حق کو قبول نہیں کیا بلکہ اپنی ہٹ دھرمی پر ڈٹے رہے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیے جائیں گے جس کی وجہ سے ان کی گردنیں اٹھی ہوئی ہوں گی اور وہ ادھر ادھر نہ دیکھ سکیں گے اور ان کے آگے پیچھے دیواریں بنادی جائیں گی۔ ان کی حالت اندھوں کی سی ہوگی۔

اَلسُّؤَالُ الْخَامِسُ (پانچواں سوال): مردوں کو زندہ کرنے اور ہر شخص کے اعمال کا ریکارڈ رکھنے کے بارے میں قرآن مجید کیا بیان کرتا ہے؟

جواب: قرآن میں ارشاد ہوا کہ: "بے شک ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم (سب) لکھ رہے ہیں جو (اعمال) انھوں نے آگے بھیجا اور جو انھوں نے پیچھے چھوڑے اور ہم نے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔ واضح کتاب (لوح محفوظ) میں۔ (سورۃ یٰسٓ: آیت ۱۲)

## اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالْعِشْرُوْنَ (بائیسواں سبق)

### اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (الفاظ وتراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ | گاؤں میں رہنے والے | طَآئِرُكُمْ | تمہاری نحوست |
| عَزَّزْنَا | ہم نے مدد کی | ذُكِّرْتُمْ | تمہیں سمجھایا گیا |
| اَلْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ | واضح طور پر پیغام پہنچا دینا | لَا تُغْنِ | کام نہیں آئے گا |
| | | لَا يُنْقِذُوْنَ | وہ مجھے بچا نہیں سکیں گے |
| تَطَيَّرْنَا | ہم نے برا شگون لیا | خَامِدُوْنَ | بجھنے والے ہلاک ہونے والے |
| اِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا | اگر تم باز نہ آئے | | |
| لَنَرْجُمَنَّ | ہم ضرور سنگسار کریں گے | لَيَمَسَّنَّ | ضرور پہنچے گا |

### اَلتَّمَارِيْنُ (مشقیں)

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال): مندرجہ بالا افعال پر لَمْ، لائے نفی اور لام تاکید کے عمل اور معنٰی میں تبدیلی کی وضاحت کیجیے۔

جواب: (1) لَمْ کا لفظی ومعنوی عمل: "لَمْ" فعل مضارع سے پہلے آتا ہے اور فعل مضارع کے پیش والے صیغوں کو جزم دیتا ہے۔ اس کے علاوہ باقی عام جگہوں سے نون کو گرادیتا ہے۔ جب کہ "لَمْ" کے داخل ہونے سے فعل مضارع "ماضی منفی" کے معنی دیتا ہے۔

جیسے: يُنْقِذُوْنَ (وہ بچاتے ہیں) سے لَمْ يُنْقِذُوْا (انہوں نے نہیں بچایا)

(2) لائے نہی کا لفظی ومعنوی عمل: اس کا عمل بھی "لَمْ" کی ہی طرح ہے اور فعل مضارع پر ہی داخل ہوتا ہے۔

معنوی طور پر مضارع کو نہی (منع کرنا) کے معنوں میں تبدیل کردیتا ہے۔

جیسے: تُشْرِکُ (تم شرک کرتے ہو) سے لَا تُشْرِکُ (تم شرک نہ کرو)

(3) لامِ تاکید کا لفظی و معنوی عمل: لامِ تاکید فعل مضارع پر داخل ہو کر پیش والے صیغوں کو نصب (زبر) دیتا ہے اور آخر میں نونِ تاکید (ثقیلہ/خفیفہ) آ جاتا ہے۔

اس کے داخل ہونے سے فعل مضارع کے معنی میں شدت، زور اور تاکید پیدا ہو جاتی ہے۔

جیسے: اَذْهَبُ (میں جاتا ہوں) سے لَاَذْهَبَنَّ (میں ضرور جاؤں گا)

اَلسُّؤَالُ الثَّانِیْ (دوسرا سوال): اس سبق میں مذکور اسم الفاعل اور اسم المفعول الگ الگ لکھیں اور ان کے معانی بھی تحریر کریں۔

جواب: اسم الفاعل

1- ثَالِثٌ (تیسرا) 2- اَلْمُبِیْنُ (واضح)

3- طَائِرٌ (پرندہ، نحوست) اَلْمُسْرِفُوْنَ (حد سے بڑھ جانے والے)

5- مُنْزِلِیْنَ (اتارنے والے) 6- خَامِدُوْنَ (ہلاک ہونے والے)

اسم المفعول

1- اَلْمُرْسَلُوْنَ (بھیجے گئے) 2- اَلْمُرْسَلِیْنَ (بھیجے گئے)

3- مُهْتَدُوْنَ (ہدایت یافتہ) 4- اَلْمُكْرَمِیْنَ (عزت والے)

5- مُحْضَرُوْنَ (حاضر کیے ہوئے)

اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال): اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ سے کون لوگ مراد ہیں؟ ان کا انجام کیا ہوا؟

جواب: اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ کا معنی ہے "گاؤں میں رہنے والے" یہ گاؤں ملک شام کا ہے وہاں کے رہنے والے بت پرست تھے۔

ان لوگوں کی طرف پیغمبر آئے تا کہ ان کو تبلیغ کی جائے لیکن وہ لوگ پیغمبروں کی توہین کرتے۔ پس اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ کا ایک زبردست کڑک نے کام تمام کر دیا۔

اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال): شہر کے دوسرے کنارے سے آ کر قوم کو نصیحت کرنے والے شخص کا واقعہ بیان کریں۔

جواب: رسولوں نے شہر کے لوگوں کو سمجھایا تھا کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے احکام کے مطابق زندگی گزارو لیکن وہ اپنا طور طریقہ چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ چنانچہ ایک نیک انسان شہر کے دوسرے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور اس نے ان کو نصیحت کی کہ یہ اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے بندے ہیں اور سچے لوگ ہیں ان کی تعلیمات مان لو اس کے باوجود وہ نہ مانے۔ اس آدمی نے توحید کا اعلان کر دیا۔ اس کا انجام بہت اچھا ہوا۔ اللہ نے اس کو جنت میں داخل کیا اور گاؤں والوں کو برباد کر دیا۔

## اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ (تیئیسواں سبق)

### اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِیْبُ (الفاظ وتراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| اَلْاَرْضُ الْمَيْتَةُ | مردہ زمین | اَنْ نُدْرِكَ | یہ کہ پکڑ لے |
| نَخِيْلٌ | کھجور | يَسْبَحُوْنَ | وہ تیرتے ہیں |
| اَعْنَابٌ | انگور | اَلْمَشْحُوْنُ | بھرا ہوا |
| تَقْدِيْرٌ | اندازہ | صَرِيْخٌ | فریاد سننے والا |
| اَلْعُرْجُوْنُ الْقَدِيْمُ | پرانی ٹہنی | يَخِصِّمُوْنَ | وہ باہم جھگڑتے ہیں |
| يَنْبَغِيْ | لائق۔ مناسب | تَوْصِيَةٌ | وصیت کرنا |

### اَلتَّمَارِيْنُ (مشقیں)

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال): مندرجہ بالا کلمات وتراکیب میں سے ثلاثی مجرد اور مزید فیہ پر مشتمل افعال کو الگ کریں اور ان کے معانی تحریر کریں۔

جواب: ثلاثی مجرد: يَسْبَحُوْنَ (وہ تیرتے ہیں)

ثلاثی مزید فیہ: 1- تُدْرِكَ (وہ پکڑ لیتا ہے)

2- يَخِصِّمُوْنَ (وہ جھگڑتے ہیں)

اَلسُّؤَالُ الثَّانِیْ (دوسرا سوال): مندرجہ بالا کلمات وتراکیب میں سے مرکب توصیفی کی نشاندہی کریں۔

جواب: مرکب توصیفی: 1- اَلْاَرْضُ الْمَيْتَةُ (مردہ زمین)

2- اَلْعُرْجُوْنُ الْقَدِيْمُ (پرانی شاخ)

اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال): اس سبق میں کائنات کے کن آثار سے توحید باری تعالیٰ پر استدلال کیا گیا ہے۔

جواب: اگرچہ اس کائنات میں موجود آثار اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پتا دیتے ہیں لیکن اس سبق میں خصوصیت سے جن چیزوں کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ یہ ہیں:

مردہ زمین یعنی ایسی زمین جس پر کوئی فصل نہ ہوتی ہو اللہ تعالیٰ اس کو زندگی عطا کرتا ہے اور اس سے اناج نکالتا ہے جس سے لوگوں کی خوراک بنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ طرح طرح کے باغات اگاتا ہے اور پانی کے چشمے بہاتا ہے کائنات میں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا جوڑا (مذکر و مؤنث) بنایا ہے۔ ان جوڑوں کے مشاہدے سے توحید باری تعالیٰ کا ثبوت ملتا ہے۔ سورج اور چاند اللہ نے بنائے ہیں۔ ان کی منزلیں مقرر ہیں اور اپنے اپنے مداروں میں تیر رہے ہیں اور ایک دوسرے سے ٹکراتے نہیں ہیں توحید کی ایک دلیل کشتیاں بھی ہیں جو انسان بناتا ہے۔ کشتیاں بنانے کا فن اور سمندر میں سفر کرنے کا فن انسان نے اللہ کی عطا سے سیکھے۔ یہ کشتیاں پانی میں تیرتی ہیں اور ٹنوں وزن اپنے اوپر اٹھائے ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتی ہیں۔ یہ سب اللہ کی قدرت کاملہ ہے۔ ان سب چیزوں میں عقلمندوں کے لیے توحید باری تعالیٰ پر استدلال کی نشانیاں موجود ہیں۔

اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال): قیامت کا جو منظر اس سبق میں بیان ہوا ہے اس پر نوٹ لکھیے۔

جواب: اس سبق میں بتایا گیا ہے کہ قیامت اچانک آئے گی۔ سب اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے تو اچانک ایک فرشتہ (حضرت اسرافیل علیہ السلام) صور پھونک کر دنیا کے خاتمے کا اعلان کر دیں گے۔ پھر ایک خوفناک چنگھاڑ آئے گی جو سب کچھ ختم کر دے گی ہر چیز بے جان کر کے رکھ دی جائے گی۔ افراتفری کی اس حالت میں نہ لوگ وصیت کر سکیں گے اور نہ ہی اپنے گھروں کو لوٹ سکیں گے۔

## اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ (چوبیسواں سبق)

### اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِیْبُ (الفاظ وتراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| نُفِخَ | پھونکا جائے گا | يَدَّعُوْنَ | وہ طلب کرتے ہیں۔ |
| اَلْاَجْدَاثُ | قبریں | اِمْتَازُوْا | تم الگ ہو جاؤ |
| يَنْسِلُوْنَ | وہ دوڑیں گے | اَلَمْ اَعْهَدْ | کیا میں نے تم کو حکم نہیں دیا |
| مَرْقَدٌ | قبر | جِبِلًّا كَثِيْرًا | بہت سی مخلوق |
| فٰكِهُوْنَ | خوش ہوں گے | اِصْلَوْهَا | اس میں جھلس جاؤ |
| اَلْاَرَائِكُ | تخت۔ صوفے | طَمَسْنَا | ہم نے مٹا دیا |
| مُتَّكِـُٔوْنَ | تکیہ لگائے ہوئے | مُضِيًّا | آگے چلنا |

### اَلتَّمَارِيْنُ (مشقیں)

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال): مندرجہ بالا کلمات وتراکیب میں سے فعل مجہول اور فعل امر کی نشاندہی کریں اور ان کے معانی بھی تحریر کریں۔

جواب: فعل مجہول: نُفِخَ (پھونکا جائے گا)



فعل امر: 1- اِمْتَازُوْا (تم الگ ہو جاؤ)

2- اِصْلَوْهَا (تم داخل ہو جاؤ)

اَلسُّؤَالُ الثَّانِیْ (دوسرا سوال): مندرجہ بالا کلمات میں سے اسم فاعل کو معنی کے ساتھ لکھیں۔

جواب: اسم فاعل: 1- فٰكِهُوْنَ (باتیں کرنے والے)

2- مُتَّكِـُٔوْنَ (تکیہ لگانے والے)

اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال): صور پھونکے جانے پر قیامت کے حالات تحریر کریں۔

جواب: صور پھونکے جانے پر مردے اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور اپنے رب کے پاس حاضر ہو جائیں گے پھر ان کو پتہ چلے گا کہ پیغمبر بالکل سچی بات کرتے تھے۔ اس دن حساب کتاب ہوگا۔ انسانی اعضاء انسان کے خلاف گواہی دیں گے۔ جنتی لوگ آپس میں خوش گپیاں کریں گے۔ وہ اور ان کی بیویاں تختوں پر بیٹھیں گے۔ ان کے لیے پھل ہوں گے بلکہ ہر وہ چیز ہوگی جس کا وہ مطالبہ کریں گے۔ کفار کو دوزخ میں پھینکا جائے گا۔

اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال): اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم ﷺ سے کیا عہد لیا تھا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم ﷺ سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ شیطان کی عبادت نہیں کریں گے کیونکہ وہ ان کا دشمن ہے وہ صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کریں گے کیونکہ یہی سیدھا راستہ ہے۔

اَلسُّؤَالُ الْخَامِسُ (پانچواں سوال): روزِ قیامت انسانی جسم کے اعضاء اس کے خلاف کیسے گواہی دیں گے؟

جواب: روزِ قیامت اللہ تعالیٰ مجرموں کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ اور پیر بتائیں گے کہ ان کے ساتھ کون سے جرائم کا وہ شخص ارتکاب کرتا رہا ہے۔

## اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ (پچیسواں سبق)

### اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِیْبُ (الفاظ وتراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| نُنَكِّسْ | ہم اوندھا کرتے ہیں | كُنْ فَيَكُوْنُ | ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے |
| خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ | کھلا دشمن | مَلَكُوْتٌ | بادشاہت |
| رَمِيْمٌ | بوسیدہ | | |

### اَلتَّمَارِيْنُ (مشقیں)

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال): مندرجہ بالا کلمات وتراکیب میں سے ثلاثی مزید فیہ کے افعال معانی کے ساتھ لکھیں۔

جواب: ثلاثی مزید فیہ: 1- نُنَكِّسْ (ہم اوندھا کرتے ہیں)

اَلسُّؤَالُ الثَّانِیْ (دوسرا سوال): اس سبق میں رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کو شاعری قرار دینے والوں کو کیا جواب دیا گیا ہے؟

جواب: وحی کو شاعری قرار دینے والوں کو کہا گیا ہے کہ ہم نے اپنے نبی خاتم النبیین ﷺ کو شاعری نہیں سکھائی۔ شاعری ہمارے نبی خاتم النبیین ﷺ کے شایانِ شان نہیں ہے۔ قرآن مجید شاعری نہیں بلکہ اللہ کا سچا کلام ہے اور اس سے عبرت و نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔

اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال): سبق ہٰذا میں کفار کے کفر و شرک اور ان کی ناشکری کے بارے میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میں نے انسانوں پر بے شمار انعام کیے لیکن وہ ناشکرا ہے میرا انکار کرتا ہے اور دوسری چیزوں کو میرے مقابلے میں رب کا درجہ دیتا ہے۔ اس سبق میں اللہ تعالیٰ نے بطور خاص چوپائے جانوروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہم نے اُن کو پیدا کیا اور پھر انہیں تمہارے تابع کر دیا کہ تم ان پر سواری کرتے ہو، ان کا دودھ پیتے ہو، ان کا گوشت کھاتے ہو، ان سے بار برداری کے اور دوسرے بہت سے کام لیتے ہو اور پھر بھی یہ ساری نعمتیں دینے والے خدائے واحد کا شکر ادا نہیں کرتے۔

اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال): سورۂ یٰسٓ کی آخری آیات میں آخرت کے بارے میں کیا دلائل دیے گئے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ اپنی حیثیت و حقیقت کو بھلا بیٹھا ہے اور سوال کرنے لگا کہ بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا یعنی آخرت کا انکار کرتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے، ان ہڈیوں کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی دفعہ بنایا تھا۔ اللہ ہر قسم کی تخلیق جانتا ہے اللہ تو صرف "کُن" کہتا ہے اور چیزیں بن جاتی ہیں۔ کیا زمین اور آسمان کو بنانے والا خدا ان بوسیدہ ہڈیوں سے انسان کو دوبارہ تخلیق کرنے پر قادر نہیں؟ یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔

اَلسُّؤَالُ الْخَامِسُ (پانچواں سوال): مندرجہ ذیل کلمات وتراکیب کے معانی لکھیے۔

ا- وَمَا عَلَيْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۔ اور ہماری ذمہ داری تو واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔

ب- سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا۔
پاک ہے وہ ذات جس نے سب جوڑے پیدا کیے۔

ج- وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۔
اور سب اپنے اپنے دائرے میں گردش کر رہے ہیں۔

د- وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۔ اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔

ہ- وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ۔
اور جس کو ہم زیادہ عمر دیتے ہیں اسے خلقت میں اوندھا کر دیتے ہیں۔

و- اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۔
اس کی شان تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اتنا ہی فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

## اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ (چھبیسواں سبق)

## سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ

### اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِیْبُ (الفاظ وتراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| لَا تُقَدِّمُوْا | آگے نہ بڑھو | يُنَادُوْنَ | وہ پکارتے ہیں |
| لَا تَرْفَعُوْا | بلند نہ کیا کرو | فَتَبَيَّنُوْا | پس تم تحقیق کر لو |
| لَا تَجْهَرُوْا | زور سے بات مت کیا کرو | لَعَنِتُّمْ | تم مشقت میں پڑ گئے |
| اَنْ تَحْبَطَ | کہ ضائع ہو جائیں | بَغَتْ | اس نے زیادتی کی |
| يَغُضُّوْنَ | وہ پست رکھتے ہیں | فَآءَتْ | اس نے رجوع کیا |
| اِمْتَحَنَ | اس نے آزمایا | اَقْسِطُوْا | تم انصاف کرو |

### اَلتَّمَارِيْنُ (مشقیں)

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال): مندرجہ ذیل کلمات وتراکیب میں سے ثلاثی مزید فیہ پر مشتمل افعال و ابواب کی نشاندہی کیجیے اور ان کے معانی لکھیے۔

جواب: مندرجہ بالا کلمات وتراکیب میں درج ذیل افعال ثلاثی مزید فیہ ہیں۔

| افعال | معانی | ابواب |
|---|---|---|
| لَا تُقَدِّمُوْا | تم آگے مت بڑھو | تَفْعِيْلٌ |
| اِمْتَحَنَ | اس نے چن لیا | اِفْتِعَالٌ |
| يُنَادُوْنَ | وہ پکارتے ہیں | مُفَاعَلَةٌ |
| تَبَيَّنُوْا | تم تحقیق کر لو | تَفَعُّلٌ |
| فَآءَتْ | اس نے رجوع کیا | مُفَاعَلَةٌ |
| اَقْسِطُوْا | تم انصاف کرو | اِفْعَالٌ |

اَلسُّـــؤَالُ الثَّـــانِـــیْ (دوسرا سوال) اس سبق کی ابتدائی پانچ آیات میں حضور ﷺ کے کون سے آداب بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: اس سبق کی پہلی پانچ آیات میں حضور ﷺ کے درج ذیل آداب بیان کیے گئے ہیں:

(1) اس سبق کی پہلی آیت میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ گفتگو کرتے وقت رسول اکرم ﷺ کی بات نہ کاٹی جائے۔ عمومی مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے احکام سے روگردانی نہ کی جائے۔

(2) دوسری آیت کریمہ میں فرمایا گیا ہے کہ تمہاری آواز پیغمبر کی آواز سے اونچی نہیں ہونی چاہیے یعنی اس انداز سے گفتگو نہ کرو جس طرح کہ آپس میں ایک دوسرے سے اونچی آواز سے کرتے ہو۔

(3) تیسری آیت کریمہ میں ان لوگوں کے لیے بخشش اور اجر عظیم کی بشارت ہے جو آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوتے وقت ادب واحترام کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

(4) چوتھی آیت کریمہ میں فرمایا گیا ہے کہ وہ لوگ جو آپ کو حجروں کے باہر سے آوازدے کر بلاتے ہیں ان میں سے اکثر نا سمجھ ہیں۔

(5) پانچویں آیت کریمہ میں آپ ﷺ سے بات کرنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے کہ اگر آپ ﷺ کمرے میں ہوں تو بہتر ہے کہ آپ ﷺ کا انتظار کیا جائے یہاں تک کہ آپ ﷺ خود باہر تشریف لے آئیں۔

اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال) اہل ایمان کے دو گروہ لڑ پڑیں تو دوسرے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ایسے موقع پر دوسرے مسلمان مصالحت کی مخلصانہ کوشش کریں اور اس مصالحت کے لیے ہر طرح سے اپنا اثر ورسوخ استعمال کریں۔

اگر مصالحت کی یہ کوشش کامیاب ہو جائے تو بہتر ورنہ یہ دیکھیں کہ دونوں گروہوں میں حق پر کون ہے۔ جو حق پر ہو اس کی مدد کریں اور مظلوم کی دادرسی کرنے اور ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کی پوری کوشش کریں یہاں تک کہ ظالم گروہ اپنی غلطی تسلیم کرکے اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ اس کا معاملہ میں قطعاً غیر جانبداری کا مظاہرہ کریں۔ مظلوم فریق کا ساتھ دے کر اپنا اخلاقی فرض ادا کریں۔

اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال): "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ" کی تشریح کرو۔

جواب: خانہ جنگی اور قتال وجدال کے بارے میں احکام کا ذکر کرنے کے بعد پھر باہمی محبت وپیار کے جذبات کو بیدار کرنے کے لیے فرمایا جا رہا ہے کہ اہل ایمان تو بھائی بھائی ہیں۔

حضور ﷺ نے اپنی ایک حدیث مبارکہ میں تمام مسلمانوں کو ایک جسم کی مانند قرار دے کر مسلمانوں کے دکھ درد کو مشترکہ بنا دیا ہے۔ اہل ایمان اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق نہیں ہو سکتے جب تک وہ اپنی عملی زندگی میں اخوت کا مظاہرہ نہ کریں۔

چونکہ قرآن حکیم نے اہل ایمان کو بھائی بھائی قرار دیا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ تمام اہل ایمان ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ وہ دوسرے مسلمان بھائی کے غم کو اپنا غم اور خوشی کو اپنی خوشی سمجھیں۔ وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے لیے اچھا سوچیں اور محبت وایثار کا مظاہرہ کریں۔

اَلسُّؤَالُ الْخَامِسُ (پانچواں سوال): کوئی غیر ذمہ دار شخص خبر لے کر آئے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: قرآن حکیم کی یہ آیت ہمیں درس دیتی ہے کہ جب کوئی غیر ذمہ دار شخص کوئی خبر لے کر آئے تو ہمیں بغیر تحقیق وتصدیق کے اس کی بات پر یقین نہیں کرنا چاہیے۔ بعض اوقات کچھ لوگ جھوٹی باتیں پھیلا دیتے ہیں جن پر یقین کرکے کوئی قدم اٹھانے کے بعد سخت ندامت اور پریشانی ہوتی ہے۔ اسی لیے یہ کہا گیا ہے کہ غیر ذمہ دار افراد کی باتوں پر بغیر تصدیق کے یقین نہ کریں۔

## اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ (ستائیسواں سبق)

## اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (الفاظ وتراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| لَا يَسْخَرْ | مذاق نہ اڑائے | لَا يَغْتَبْ | غیبت نہ کرے |
| لَا تَلْمِزُوْا | طعنہ نہ دو | اَلْاَعْرَابُ | دیہاتی |
| لَا تَنَابَزُوْا | نہ برا پکارو | لَمَّا يَدْخُلْ | ابھی نہیں داخل ہوا |
| لَمْ يَتُبْ | توبہ نہ کی | لَمْ يَرْتَابُوْا | انہوں نے شک نہیں کیا |
| اِجْتَنِبُوْا | دور رہو | تُعَلِّمُوْنَ | تم جتلاتے ہو |
| لَا تَجَسَّسُوْا | جاسوسی نہ کرو | لَا تَمُنُّوْا | تم احسان مت جتلاؤ |

## اَلتَّمَارِيْنُ (مشقیں)

اَلسُّـــؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال): مندرجہ بالا کلمات وتراکیب میں سے ثلاثی مزید فیہ افعال لکھیے۔

جواب:

| افعال | معانی | ابواب |
|---|---|---|
| لَا تَنَابَزُوْا | تم باہم مت پکارو | تَفَاعُلٌ |
| اِجْتَنِبُوْا | تم اجتناب کرو | اِفْتِعَالٌ |
| لَا تَجَسَّسُوْا | تم جاسوسی نہ کرو | تَفَعُّلٌ |
| لَمْ يَرْتَابُوْا | انہوں نے شک نہ کیا | اِفْتِعَالٌ |
| تُعَلِّمُوْنَ | تم آگاہ کرتے ہو | تَفْعِيْلٌ |

اَلسُّؤَالُ الثَّانِیْ (دوسرا سوال): "لَمْ" "لَمَّا" "اَنْ" اور "لَاءِ نہی" کے افعال پر داخل ہونے سے اعراب اور معانی میں کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے؟

جواب: "لَمْ" "لَمَّا" "اَنْ" اور "لَاءِ نہی" فعل پر داخل ہو کر فعل اور اس کے معنی میں جو تبدیلی پیدا کرتے ہیں وہ کچھ اس طرح ہے

لَمْ: یہ حرف فعل مضارع پر داخل ہو کر ماضی منفی کے معانی پیدا کر دیتا ہے اور فعل مضارع کو مجزوم کر دیتا ہے جیسے لَمْ يَشْرَبْ (اس نے نہیں پیا)۔

لَمَّا: یہ بھی لَمْ کی طرح عمل کرتا ہے البتہ اس کی نفی گفتگو کے زمانہ تک ہوتی ہے جیسے لَمَّا يَذْهَبْ (وہ ابھی تک نہیں گیا)

اَنْ: یہ حرف مضارع کو مصدر کے معانی میں بدل دیتا ہے۔ یہ مضارع کو نصب دیتا ہے جیسے يَسُرُّنِیْ اَنْ تَزُوْرَنِیْ (تیرا مجھ سے ملنا مجھے خوش کرتا ہے)

لَاءِ نہی: یہ مضارع کو جزم دیتا ہے اور نہی کے معنی میں کر دیتا ہے یہ زمانہ مستقبل میں کام کرنے سے روکنے کے لیے آتا ہے جیسے لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ (تو کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا)

اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال): وہ کون سی برائیاں ہیں جو معاشرے میں فساد کا سبب بنتی ہیں؟

جواب: (1) مذاق اڑانا: کسی کا مذاق اڑانا گویا اس بات کا اعلان ہے کہ اس شخص کے لیے دل میں کوئی عزت واحترام نہیں ہے۔ یوں دلوں سے ایک دوسرے کی محبت ختم ہو جاتی ہے اور نفرت پیدا ہونے لگتی ہے۔

(2) عیب لگانا: اسلام اپنے ماننے والوں کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ دوسروں کی خامیاں اور عیب جتلائیں ایسا آدمی جو دوسرے کے عیبوں پر پردہ نہیں ڈالتا اسلام اسے ناپسند کرتا ہے۔

(3) برے القاب: کسی شخص کو ایسے لقب سے پکارنا جسے وہ شخص ناپسند کرتا ہو مناسب نہیں ہے اس لیے کسی اندھے کو اندھا اور کانے کو کانا کہنا بھی جائز نہیں ہے۔ ایک دوسرے کو ہمیشہ اچھے اور پسندیدہ القاب سے پکارنا چاہیے۔

(4) بدگمانی اور تجسس: دوسروں کے بارے میں بدگمان ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ اسی



طرح دوسروں کی کھوج میں لگے رہنے کو بھی اسلام ناپسند کرتا ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو پردہ پوشی کا حکم دیتا ہے۔

(5) غیبت: قرآن کریم نے اپنے پیروکاروں کو غیبت سے دور رکھنے کے لیے ایسی تشبیہ دی ہے جس کو سن کر کوئی باذوق مسلمان اس کی طرف راغب نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم نے غیبت کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے۔ شریعت میں غیبت کو گناہ کبیرہ قرار دیا گیا ہے۔

اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال): لوگوں کو قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کرنے کا کیا مقصد قرآن پاک نے بیان کیا ہے؟

جواب: زمانہ جاہلیت میں عرب اپنے قبیلوں پر فخر کرتے تھے اور اپنی قوم کو برتر واعلیٰ سمجھتے تھے۔ قرآن مجید نے ایسے خیالات کو غلط قرار دیا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تمہیں قوموں اور قبیلوں میں اس لیے تقسیم کیا گیا ہے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ قوموں اور قبیلوں کی تقسیم کا اس کے سوا کوئی مقصد نہیں ہے۔

اَلسُّؤَالُ الْخَامِسُ (پانچواں سوال): اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت اور بڑائی کا کیا معیار ہے؟

جواب: قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہے۔"

کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک اور متقی شخص ہی معزز ومحترم ہے۔

کسی خاندان میں پیدا ہونا کسی ملک کا باشندہ ہونا یا رنگ وزبان کا بہتر ہونا بڑائی کا معیار نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑائی کا معیار صرف اور صرف تقویٰ ہے۔

اَلسُّؤَالُ السَّادِسُ (چھٹا سوال): اس سورہ پاک کے آخر میں مومنین کی کون سی صفات [illegible] ہیں؟

[illegible] پاک میں مومنین کی درج ذیل صفات بیان ہوئی ہیں:

[illegible] مومنین کی پہلی صفت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور کسی کو اللہ [illegible] نہیں ٹھہراتے۔

[illegible] رسل: مومنین نبی ﷺ کو آخری نبی مانتے ہوئے آپ [illegible] پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کی اطاعت کرتے ہیں۔

(3) [illegible]: مومنین اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ پر پورے یقین سے ایمان لاتے [illegible] اپنے ایمان کے بارے میں ذرہ برابر بھی شک نہیں کرتے۔

(4) جہاد: مومنین جب بھی ضرورت پڑے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال اور جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔

اَلسُّؤَالُ السَّابِعُ (ساتواں سوال): مندرجہ ذیل تراکیب کے معانی لکھیے۔

(ا) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ

اے ایمان والو! مردوں کا کوئی گروہ دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائے۔

(ب) وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔

اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو اور ایک دوسرے کو برے القاب کے ساتھ نہ پکارو۔

(ج) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ۔

اے [illegible] بدگمانی [illegible] بہت زیادہ بچو۔

(د) وَلَا تَجَـ[illegible] بَعْضُكُمْ بَعْضًا۔

اور نہ [illegible] کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو۔

## اَلدَّ[illegible]ـنُ وَالْعِشْرُوْنَ (اٹھائیسواں سبق)

## سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

## [illegible] التَّرَاكِيْبُ (الفاظ وتراکیب)

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| خَافِضَةٌ | پست کرنے والی | كَاْسٍ | گلاس |
| رُجَّتْ | لرزنے لگے گی | مَعِيْنٍ | صاف شراب |
| بُسَّتْ | ریزہ ریزہ ہو جائے گی | لَا يُصَدَّعُوْنَ | وہ سر درد محسوس نہیں کریں گے |
| هَبَاءً مُّنْبَثًّا | پراگندہ غبار | | |
| اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ | دائیں ہاتھ والے | لَا يُنْزِفُوْنَ | وہ مدہوش نہ ہوں گے |
| اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ | بائیں ہاتھ والے | الْمَكْنُوْنِ | چھپا ہوا |
| ثُلَّةٌ | بڑی جماعت | فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ | بے خار بیریوں میں |
| عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ | سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر | اَكْوَابٍ | پیالے |
| | | اَبَارِيْقَ | آفتابے (جگ) |
| | | ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ | لمبے لمبے سائے |
| طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ | کیلے کے گچھے | عُرُبًا اَتْرَابًا | ہم عمر پیار کرنے والیاں |

## اَلتَّمَارِيْنُ (مشقیں)

اَلسُّـــؤَالُ الْاَوَّلُ (پہلا سوال): مندرجہ بالا کلمات وتراکیب میں سے مرکب توصیفی کی نشاندہی کرکے ان کے معانی لکھیے۔

جواب: مرکب توصیفی

هَبَاءً مُّنْبَثًّا (پراگندہ غبار)

سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ (سونے کے تاروں سے بنے تخت)

سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ (بے خار دار بیریاں)

طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ (گچھے دار کیلے)

ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (لمبے لمبے سائے)

اَلسُّؤَالُ الثَّانِیْ (دوسرا سوال): اس سبق میں مذکور افعال ناقصہ تحریر کریں۔

جواب: اس سبق میں صرف دو افعال ناقصہ مذکور ہیں:

1- لَيْسَ: (نہیں ہے) 2- كَانَ: (تھا/ہونا)

كَانَ تین دفعہ مختلف صورتوں میں مذکور ہے۔

1- كَانَتْ (وہ تھی) 2- كُنْتُمْ (تم تھے) 3- كَانُوْا (وہ تھے)

اَلسُّؤَالُ الثَّالِثُ (تیسرا سوال): اس سبق میں قیامت برپا ہونے کی جو کیفیت بیان کی گئی ہے، اس پر مختصر نوٹ لکھیں۔ نیز انسانوں کو روز قیامت کن تین گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا؟

جواب: قیامت کے برپا ہونے کے بارے میں اس سبق میں بتایا گیا ہے کہ اس روز زمین تھرتھر کانپے گی اور پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور پھر غبار بن کر بکھر جائیں گے۔

اسی طرح مکانات اور پہاڑ بھی گر پڑیں گے اور درخت اپنی جڑوں سے اکھڑ جائیں اور پھر ہر چیز غبار بن کر بکھر جائے گی۔

انسانوں کے تین گروپ:

(1) دائیں ہاتھ والے: یہ نیک لوگ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں جنت عطا فرمائے گا۔

(2) بائیں ہاتھ والے: یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی ساری زندگی نافرمانی اور غفلت میں بسر کی۔ انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

(3) سابقون: یہ تیسرا گروہ ہے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جب انہیں دعوت حق دی گئی انہوں نے اسے فوراً قبول کر لیا۔ ان لوگوں نے دین کی سربلندی کے لیے کبھی بھی کسی قربانی سے دریغ نہ کیا۔

اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ (چوتھا سوال): "سابقون" پر اللہ تعالیٰ کے کیا کیا انعامات ہوں گے؟

جواب: "سابقون" پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات ہوں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مقرب ومقبول بندے ہیں۔ یہ انتہائی خوبصورت باغوں میں عیش وعشرت سے رہیں گے۔ جنت میں ان کے بیٹھنے کے لیے سونے کی تاروں سے بنے پلنگ ہوں گے۔ یہ لوگ ان پر تکیہ لگا کر بیٹھا کریں گے۔ "سابقون" کے اردگرد (خدمت کے لیے) نوعمر لڑکے ہوں گے جو اپنے ہاتھوں میں